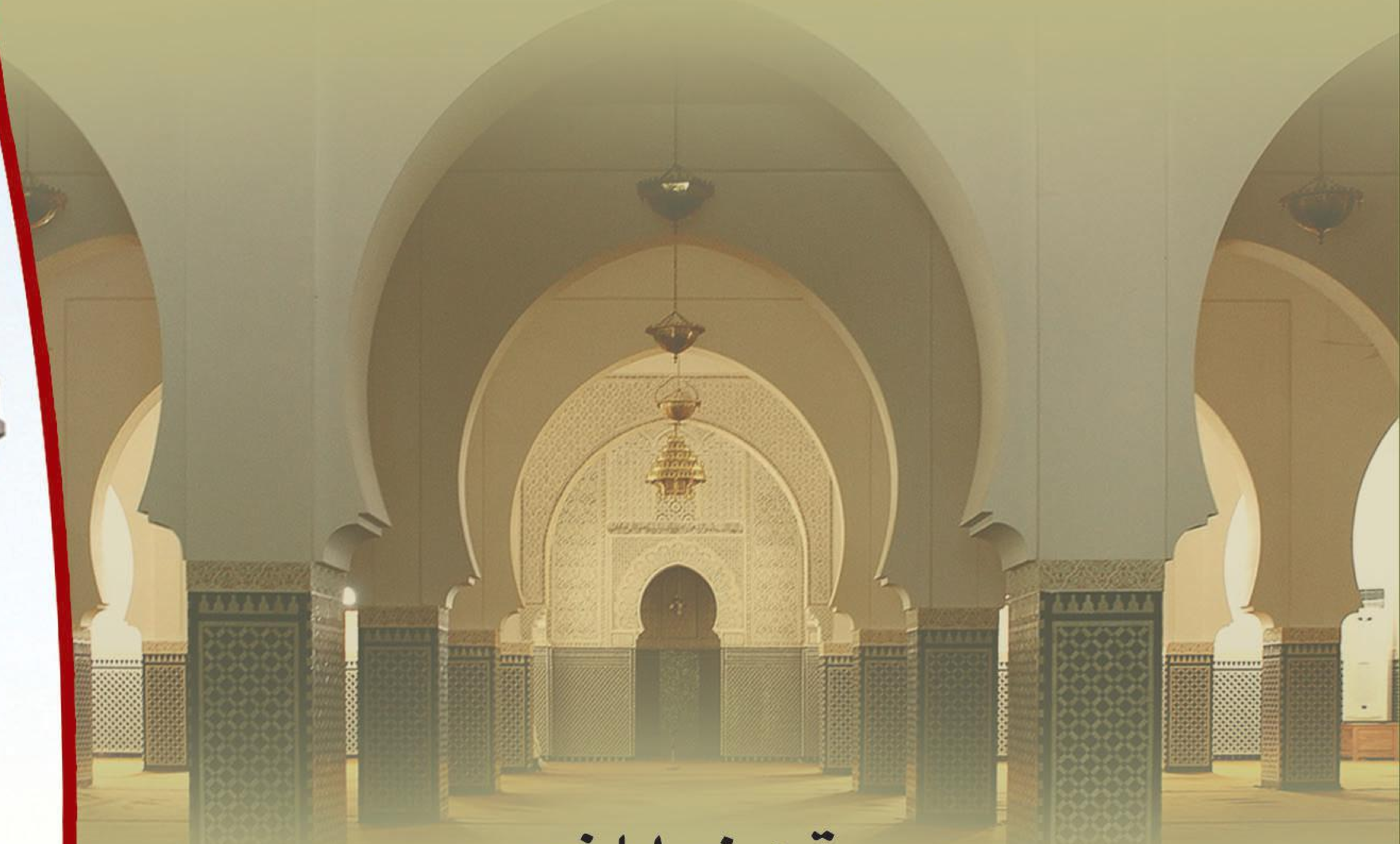


عددُ رکعاتِ صلواتِ النبی من الاحادیثِ والفقہِ الحنفی

فقہ حنفی کے مطابق اَدا کی جانے والی نمازوں کی
جملہ رکعتوں کی مستند احادیث سے تائید و توثیق

رکعاتِ نماز کا ثبوت

احادیثِ نبوی اور فقہِ حنفی کے آئینے میں



تصنیفِ لطیف

مُفتی مُحمّد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں
کاشی پور، اتراکھنڈ، انڈیا

فقہ حنفی کے مطابق اَدا کی جانے والی نمازوں کی
جملہ رکعتوں کی مستند احادیث سے تائید وتوثیق

رکعاتِ نماز کا ثبوت

احادیث نبوی اور فقہ حنفی کے آئینے میں

تصنیف لطیف :

مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں

کاشی پور، اتراکھنڈ، انڈیا

الصلاة عماد الدين

تفصیلات

کتاب : عدد رکعات صلوات النبی من الاحادیث والفقہ الحنفی

رکعات نماز کا ثبوت

مؤلف : مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی بدایونی

نظر ثانی : علامہ محمد افروز قادری چریاکوٹی

جامعۃ المصطفیٰ، کیپ ٹاؤن۔ساؤتھ افریقہ

صفحات : ۱۲۰

اِشاعت : ۲۰۱۳ء - ۱۴۳۵ھ

ناشر : نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلّہ علی خاں کاشی پور

کتاب ملنے کے پتے

رضوی کتاب گھر قلعہ بازار کاشی پور

کتب خانہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ مرادآباد

نعیمی کتب خانہ دیوان بازار مرادآباد

فہرست مضامین

شرفِ انتساب

میں اپنی اس کاوش کو جملہ محدثین خصوصاً صحاح ستہ کے مصنفین

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری ، امام مسلم بن حجاج قشیری ، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی ، امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی ، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی ، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ

رحمہم اللّٰہ تعالیٰ

کے نام معنون کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جنہوں نے بارگاہ رسالت سے منسوب اقوال وافعال کا گلدستہ ترتیب دے کر کائنات میں خوشبو بکھیری اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو اپنے قلوب واذہان معطر کرنے کا سامان مہیا فرما دیا۔ اللہ ان بزرگوں کے درجات بلند فرمائے اور ہمیشہ ہمیش ان پر رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔ (آمین)

-:کرم جو :-

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

حرفِ نیاز

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیک یا سید الأنبیآء والمرسلین وعلیٰ آلک وأصحابک أجمعین . أما بعد

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے دین متین، قرآنِ مبین اور پیغمبر صادق وامین ﷺ کا خود محافظ ہے۔ اور اُس کی حفاظت وصیانت کے کیا کہنے!۔ ذرا سوچیں کہ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر تکمیل دین کا اِعلان ہوا، اور کلامِ الٰہی کے آخری شاہکار کو تاجدارِ کائنات ﷺ کے کاشانۂ اقدس میں کب اُتارا گیا، چودہ صدیوں کا طویل سفر کٹ گیا، گردشِ زمانہ نے کیا کیا تغیرات واِنقلابات دکھائے؛ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ نہ دین اِسلام میں کوئی کمی وکجی آئی اور نہ کلامِ الٰہی کا نیر تاباں خط نصف النہار سے نیچے اُترا۔

یوں ہی اُس پروردگار نے --جس نے یہ کائناتِ ارضی وسماوی بنائی ہی اپنے محبوب کے لیے ہے-- نہ صرف اپنے شاہکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت فرمائی بلکہ آپ کی ایک ایک سنت واَدا کے تحفظ کا بھی بڑا انوکھا اہتمام فرمایا۔

یہ مذاہب اربعہ کیا ہیں؟ اور کائنات کے چپے چپے میں پھیلے ہوئے حنفی، مالکی، شافعی، اور حنبلی مکاتب فکر کیا ہیں؟ یہ دراصل اسی چشمۂ حفاظتِ ربانی کے غماز وآئینہ دار ہیں؛ کیوں کہ اللہ جل مجدہ نے ان چاروں مذاہب کے ذریعہ اپنے محبوبِ گرامی وقار ﷺ کی جملہ اَداؤں کو صبح قیامت تک کے لیے محفوظ کر دیا ہے۔ بھلا وہ محبوب جس کی حیاتِ پاک کا لمحہ لمحہ پیغمبر لگے ہے، اور جس کا اُسوہ رہتی دنیا کے لیے بے مثال آئیڈیل کی حیثیت رکھتا ہے اس کی سنتوں اور دل رُبا اَداؤں کے تحفظ کا ایسا اُلوہی اِہتمام کیوں نہ ہوتا!۔

اپنوں اور غیروں سب کے مقبول ومعروف سیرت نگار ومؤرخ ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم نے

بھی اس حقیقت کی گرہ کشائی یوں ہی کی ہے، وہ ایک مقام پر لکھتے ہیں: 'دراصل اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ اس کے پیغمبر کی ہر اَدا اُمت میں محفوظ ہو جائے اور یہ منشا مختلف فقہی اسکولوں کے فقہی اختلافات سے پورا ہوا'۔

سو بڑے نادان ہیں عصر حاضر کے مٹھی بھر وہ لوگ جنھیں مذاہب اربعہ کی آج تک سمجھ نہیں آئی، اور وہ اب تک اس میں کیڑے نکالتے پھر رہے ہیں۔ کاش! انھیں کوئی بتا دیتا کہ اس سے تو اہل اللہ بھی دامن کش نہیں رہے، اور اوائل دور سے آج تک اُمت انھیں مذاہب کے اِلتزام واِتباع سے ہدایت نصیب ہوتی آئی ہے۔ کیا اقطاب، کیا اغواث اور کیا ابدال' سب کی گردنوں میں اسی کا پٹہ ہے، اور سوادِ اعظم کا قافلۂ عشق ومحبت ہمیشہ انھیں چاروں معروف شاہ راہوں سے ہو کر آگے بڑھا ہے، اور آج - بحمد اللہ - ہماری دہلیز جان وایماں تک پہنچا ہے۔

اور پھر ان مذاہب اربعہ میں جو شان وشہرت اور قبولِ عام فقہ حنفی کو میسر آیا کسی اور کے حصے میں نہ آیا۔ اور شاید فقہ حنفی کی اسی عالمگیر مقبولیت نے بہت سے حاسدوں اور کور بختوں کو جنم دیا ہے۔ یوں ہی سارے ائمہ میں سب سے زیادہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو موردِ الزام ٹھہرایا جاتا ہے اور آپ کے فقہی مسلک کو زیر تنقید رکھا جاتا ہے؛ مگر آسمان کا تھوکا ہمیشہ اپنے ہی منہ پر آتا ہے؛ اس لیے تاریخ گواہ ہے کہ جس نے امام اعظم یا آپ کے مذہب کو آنکھ دکھائی، خود منہ کی کھائی، اور فقہ حنفی کا سورج اوّلِ دن سے آج تک پوری تب وتاب کے ساتھ مطلع عالم پر ضوافگن ہے۔

من جملہ الزامات واِتہامات میں ایک یہ بھی تھا کہ فقہ حنفی کی اَساس محض قیاس پر اُستوار ہے، اور امام اعظم علیہ الرحمہ کی محدثانہ خدمات بالکل نہ کے برابر ہیں، اسی لیے فقہ حنفی کی عبادات ومعاملات کو حدیث وسنت سے کم اَخذ کیا گیا ہے۔

کم پڑھے لکھے لوگ آج تک اسی مغالطے کا شکار تھے؛ کیوں کہ صحیح معنوں میں فقہ حنفی کو حدیث کی کسوٹی پر پرکھ کر اس کی عبادات ومعاملات کو احادیث سے مبرہن کر کے منصۂ شہود پر

لانے کا اِہتمام کم ہوا ہے؛ لیکن خدا بھلا کرے محبّ گرامی قدر مولانا مفتی محمد ذوالفقار نعیمی -زید مجدہ- کا جن کو خدائے بخشندہ نے ایک دھڑکتا دل، اور تڑپتا سینہ عطا کیا ہے جو ہمیشہ مذہب ومسلک کے فروغ وتوسیع کے لیے دھڑکتا اور تڑپتا رہتا ہے۔

مولانا نے بھی اس کمی کو محسوس کیا اور ہجوم وطومارِ افکار کے باوجود اپنے محسوسات کو پیکر عمل میں ڈھالنے کی ٹھان لی، خدا کا کرنا دیکھیں کہ آج انھیں ایک اہم محدثانہ کام کرنے میں سرخروئی نصیب ہوگئی ہے، یعنی فقہ حنفی کی سنن مؤکدہ وغیر مؤکدہ وغیرہ رکعاتِ نماز کو حدیث وسنت رسول کی روشنی میں کھول کر رکھ دیا ہے، اور افضل العبادات نماز کے رکعتی مسئلے کو بڑی خوش اُسلوبی سے حل کر دیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اگر اس انداز سے کام کرنے کا سلسلہ شروع ہو جائے تو فقہ حنفی کے تعلق سے بہت سے شکوک وشبہات اپنی موت آپ مر سکتے ہیں۔ خدا کرے مولانا کو اس قسم کے فقیہانہ ومحدثانہ کام کی مزید توفیق ملے اور فقہ حنفی کے بہت سے گوشوں کو حدیث کی روشنی دکھا کر منظر عام پر لائیں۔

اس کام میں مزید توسع وندرت لائی جا سکتی تھی؛ مگر مولانا کی مصروفیت نے شاید اس طرف متوجہ نہ ہونے دیا؛ تاہم جو ہو گیا وہ اس موضوع پر کفایت کرتا ہے۔ مولانا کی اس کاوش سے یقیناً حنفیوں کا بول بالا اور غیر مقلدوں کا منہ کالا ہوگا۔

خداوند قدوس مولانا کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول ومنظور فرمائے اور امام اعظم کے روحانی فیوض وبرکات سے ہمیں حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

-: خادم العلم والعلماء :-

محمد افروز قادری چریاکوٹی

بروز جمعہ: ۸/ذی القعدۃ الحرام ۱۴۳۴ھ/ ۱۳/ستمبر ۲۰۱۳ء - جامعۃ المصطفیٰ، کیپ ٹاؤن۔ ساؤتھ افریقہ

ابتدائیہ

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

امابعد: نسل انسانی کے معرض وجود میں آنے کا اصل اوراولین مقصد عبادت الٰہی ہے جیسا کہ قرآن کی آیت کریمہ ''وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُون''اس پر مشاہدعدل ہے بغیر عبادت الٰہی انسان اپنے آپ میں مکمل نہیں ہے اورعبادت الٰہی کے بہت سے طریقے ہیں لیکن مولیٰ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی اداؤں پر مشتمل طریقہ کو جسے نماز سے تعبیر کیا جاتا ہے بہت ہی زیادہ پسند فرمایا ہے یہاں تک کہ اس کی بارگاہ سے وابستہ جتنی بھی عبادتیں ہیں ان میں اولین درجہ نماز کو قرار دیا ہے۔ بارگاہ الٰہی میں نماز کی اسی حیثیت واہمیت کے پیش نظر مصطفیٰ جان رحمتﷺ نے کبھی اسے دین کا ستون قرار دیا فرمایا:

''الصلاۃ عمادالدین'' (نماز دین کا ستون ہے)

کبھی جنت کی کنجی بتایا فرمایا''الصلاۃ مفتاح الجنۃ'' (نماز جنت کی کنجی ہے) کبھی مومن کی معراج بتایا فرمایا''الصلاۃ معراج المومنین'' اورکبھی ''جعلت قرۃ عینی فی الصلاۃ'' فرما کر اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ الغرض بندوں کے لئے عبادتوں میں بارگاہ الٰہی اور بارگاہ مصطفیٰ کا اہم واحسن انتخاب نماز ہے۔

اوریہی وجہ ہے کہ آج نماز کی فرضیت کو چودہ سو سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی اس کی اہمیت وحیثیت وافادیت میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔اوراسلامی ساری اطاعتوں وعبادتوں میں نماز ہی وہ واحد عبادت ہے جس کے تمام پہلوؤں کو بیان کرنے میں شارع سے لے علماء وصلحاء تک سبھی نے زبردست اہتمام کیا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی درج ذیل عبارت سے اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں

''ان الصلاۃ اعظم العبادات شاناواوضحهابرهاناواشهرهافی الناس وانفعهافی النفس ولذلک اعتنی الشارع ببیان فضلهاوتعیین اوقاتهاوشروطهاوارکانهاوآدابها ورخصهاونوافلهااعتناء عظیمالم یفعل فی سائرانواع الطاعات وجعلهامن اعظم شعائرالدین''[حجۃ اللہ البالغہ، ص ۳۱۵]

(نماز تمام عبادات میں عظیم الشان عبادت ہے مومن کے ایمان کی سب سے واضح دلیل اورلوگوں میں سب سے زیادہ مشہور ہے اورنسل انسانی کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔ اسی لئے شارع نے اس کی فضیلت، اس کے اوقات کے تعین، اس کی شرائط، اس کے ارکان، اس کے آداب، اس کی رخصتوں اورنوافل کے بیان کرنے میں اس قدر اہتمام فرمایا ہے۔ کہ طاعات کی بقیہ انواع میں اتنا اہتمام نہیں فرمایا اورنماز کو دین کے شعائر میں سے ایک عظیم شعار قرار دیا ہے۔)

لہٰذا جب یہ بات مسلم ہے کہ بارگاہ الٰہی کے قریب سے قریب تر کردینے والی عبادت نماز ہے اور جو مرتبہ ومقام نماز کو حاصل ہے کسی دوسری عبادت کو نہیں تو ہر مومن عالم ہو یا غیر عالم اگر اس کا دین اسلام سے قدرے لگاؤ ہے اور وہ دین کی خدمت میں کچھ حصہ لے کر اپنے مقدر کو اوج ثریا پر پہنچانے کا خواہش مند ہے اوراللہ نے اسے لکھنے کا ہنر بھی عطا فرمایا ہے تو وہ پہلی فرصت میں نماز کے موضوع کو اپنے قلم کا محور بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی لئے آج تک اسلامی مسائل پر مشتمل جتنی کتابیں منظر عام پر نظر آئی ہیں ان میں اکثر کتابیں نماز اوراس کے فضائل ومسائل اوراس کے دیگر ابواب پر ہی مشتمل ہوتی ہیں۔

علاوہ ازیں اسلامی جتنی عبادات ہیں اگر اس میں غور کیا جائے تو یقیناً یہ بات کھل کر سامنے آجائے گی کہ ہر عبادت میں مقدار وتعداد کو بڑا دخل ہے، حج میں طواف کعبہ کے کتنے چکر ہیں؟

کتنے روزے فرض ہیں؟

زکوٰۃ کتنے مال پر کتنی ہے؟

اسی طرح نماز میں بھی تعداد کو بڑا دخل حاصل ہے کہ بندے پر کتنی نمازیں فرض ہیں، کتنی واجب، کتنی سنن اور کتنے نوافل؟ اوران فرض، واجب، سنن اورنوافل نمازوں کی رکعتوں کی تعداد کیا ہے؟

لہٰذا یہی امر کارفرما رہا کہ چنددنوں پیشتر احادیث کے حوالے سے رکعات نماز کی تعداد سے متعلق پاکستان سے ایک استفتاء احقر کو موصول ہوا جب اس کا جواب لکھنے کا ارادہ کیا اورکتب کی مراجعت کی تو بہت تعجب ہوا کہ عام کتابوں میں اس موضوع پر بہت کم لکھا گیا ہے نماز کی فضیلت ووعید پر مشتمل احادیث تو بہت سی کتابوں میں موجود ہیں البتہ رکعات نماز کی تفصیل میں احادیث بہت کم کتابوں میں نظر آئیں اگر کہیں مل بھی گئیں تو مکمل اورمفصل اورمصرح نہیں۔

اسی لئے فتوی لکھتے وقت اس بات کا خیال رکھا کہ اس کو مکمل کرلیا جائے اورفتوی میں اجمال سے کام لے لیا جائے اوراس موضوع پر مستقل ایک کتاب ترتیب دے کر باذوق قارئین کے لئے اس کو شائع کردیا جائے۔ اللہ کا فضل ہوا کہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا اور کتاب قارئین کے ہاتھوں میں۔

اس کتاب (رکعات نماز کا ثبوت احادیث اورفقہ حنفی کے آئینے میں) میں ابھی بہت کچھ ہوسکتا تھا مگر میں نے سردست اتنا ہی کرنے کی کوشش کی ہے جتنا کہ کتاب کے موضوع سے ظاہر ہے۔ فرض، واجب سنت ونفل نمازوں کی رکعات کی تعداد کے ثبوت میں خاص کر صحاح ستہ کا سہارا لیا ہے لیکن جہاں صحاح ستہ میں موضوع کے مطابق کوئی حدیث نظر نہیں آئی یا حدیث تو ملی مگر اس میں صاف صراحت نہیں ملی تو دوسری کتب احادیث سے بھی استفادہ کیا ہے۔

اورچونکہ احناف پر اہل حدیث (غیر مقلد) احادیث سے روگردانی اوراپنی من مانی

کا الزام بھی لگاتے رہتے ہیں اس لئے فقہ حنفی کی کتب معتبرہ سے بھی ہر نماز کا ثبوت پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ باور کرایا ہے کہ فقہ حنفی میں مقرر کردہ رکعات نماز احادیث سے ہی مستنبط ہیں۔اور یہ احناف کی اپنی اختراع نہیں ہے۔

میں نے اس کتاب کو ترتیب دینے میں اپنی بساط کے مطابق پوری کوشش کی ہے پھر بھی مجھے اپنی کم علمی، کم فہمی، بے مائیگی اور بے بضاعتی کا مکمل اعتراف ہے قارئین سے مؤدبانہ عرض ہے کہ اگر کہیں غلطی پائیں تو درگزر فرمائیں اور مجھے رجوع کرنے کا موقع عنایت فرمائیں۔

آخر میں محترم حضرت العلام محمد افروز صاحب قادری چریاکوٹی مدظلہ کا بہت بہت شکرگزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کو بالاستیعاب دیکھا اورمفید وکارآمد مشوروں سے نوازا نیز کتاب کے لئے بطور تقریظ حرف نیاز کے عنوان سے ایک اہم مضمون لکھ کر کتاب کے حسن کو دوبالا کرنے میں میرا تعاون فرمایا۔

اورمحبّ گرامی وقار محمد ثاقب رضا قادری صاحب لاہور حفظہ اللہ کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے نماز کے اس اہم باب کی جانب میری توجہ مبذول کرائی اور کتاب کی تکمیل پر انہوں نے کتاب کی سیٹنگ تزئین وغیرہ کے کام میں میری رہنمائی فرمائی۔

اللہ ان دونوں حضرات کو دارین کی نعمتوں سے بہرہ ورفرمائے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلینﷺ

امیدوار کرم

محمدذوالفقارخان نعیمی ککرالوی

احادیث نبویہ کی روشنی میں
فرض نمازوں کا اجمالی بیان

بخاری شریف میں طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں :

”جاء رجل إلی رسول اللّٰہ ﷺ من أھل نجد ثائر الرأس یسمع دوی صوتہ ، ولا یفقہ ما یقول حتی دنا فإذا ھو یسأل عن الإسلام ، فقال رسول اللّٰہ ﷺ: خمس صلوات فی الیوم واللیلة ، فقال : ھل علی غیرھا ؟ قال: لا، إلا أن تطوع“

یعنی نجد کا رہنے والا ایک شخص - جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے - رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنی جارہی تھی مگر اس کی بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ ہاں! جب وہ قریب ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ اِسلام کی بابت پوچھ رہا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن رات میں پانچ نمازیں ہیں۔ وہ شخص بولا: کیا ان کے علاوہ بھی کچھ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے کچھ پڑھ لے۔ [۱/۱۱، ۱۲، باب الایمان ،باب الزکوۃ من الاسلام]

بخاری شریف میں دوسرے مقام پر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی فرماتے ہیں :

” أن النبی ﷺ بعث معاذا رضی اللّٰہ عنہ إلی الیمن فقال ادعھم إلی شھادة أن لا إلہ إلا اللّٰہ وأنی رسول اللّٰہ ﷺ فإن ھم

أطاعوا لذلک فأعلمھم أن اللّٰہ قد افترض علیھم خمس صلوات فی کل یوم ولیلة“

یعنی نبی ﷺ نے حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا: تم انہیں یہ شہادت دینے کی دعوت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس کو مان لیں تو انہیں یہ بتلاؤ کہ اللہ تعالی نے دن اور رات میں ان پر پانچ وقت کی نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ [۱/۱۸۷ ،باب وجوب الزکوۃ]

بخاری شریف میں ایک اور مقام پر ہے :

”عن ابن شھاب أن عمر بن عبد العزیز أخر العصر شیئا فقال لہ عروة أما إن جبریل قد نزل فصلی أمام رسول اللّٰہ ﷺ فقال عمر اعلم ما تقول یا عروة قال: سمعت بشیر بن أبی مسعود یقول سمعت أبا مسعود یقول سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول نزل جبریل فأمنی فصلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ یحسب بأصابعہ خمس صلوات“

یعنی ابن شہاب سے مروی ہے کہ ایک روز عمر بن عبدالعزیز نے عصر کی نماز میں کچھ تاخیر کردی تو ان سے حضرت عروہ نے کہا کہ جبرئیل آئے اور حضور ﷺ کو امام بن کر نماز پڑھائی۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اے عروہ! جانتے ہو تم کیا کہہ رہے ہو؟۔ عروہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود سے انہوں نے ابومسعود سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا کہ جبریل علیہ السلام آئے اور میرے امام بنے۔ میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، آپ اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کو شمار کرتے تھے۔) [۱/۴۵۷، باب ذکر الملائکة]

مسلم شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا :

” نھینا أن نسأل رسول اللّٰہ ﷺ عن شیء فکان یعجبنا أن یجیء الرجل من أھل البادیة العاقل فیسألہ ونحن نسمع فجاء رجل من أھل البادیة فقال یا محمد أتانا رسولک فزعم لنا أنک تزعم أن اللّٰہ أرسلک قال صدق قال فمن خلق السماء قال اللّٰہ قال فمن خلق الأرض قال اللّٰہ قال فمن نصب ھذہ الجبال وجعل فیھا ما جعل قال اللّٰہ قال فبالذی خلق السماء وخلق الأرض ونصب ھذہ الجبال آللّٰہ أرسلک قال نعم قال وزعم رسولک أن علینا خمس صلوات فی یومنا ولیلتنا قال صدق قال فبالذی أرسلک آللہ أمرک بھذا قال نعم قال زعم رسولک أن علینا زکاة فی أموالنا قال صدق قال فبالذی أرسلک آللہ أمرک بھذا قال نعم قال وزعم رسولک أن علینا صوم شھر رمضان فی سنتنا قال صدق قال فبالذی أرسلک آللہ أمرک بھذا قال نعم قال زعم رسولک أن علینا حج البیت من استطاع إلیہ سبیلا قال: صدق قال ثم ولی قال والذی عثک بالحق لا أزید علیھن ولا أنقص منھن فقال النبی ﷺ لئن صدق لیدخلن الجنة“[۱/۳۰، ۳۱، کتاب الایمان]

یعنی ہمیں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں (زیادہ) سوال کرنے سے روک دیا گیا تھا اس لیے ہمیں اس بات سے خوشی ہوتی تھی کہ کوئی سمجھدار دیہاتی آئے اور وہ آپ ﷺ سے سوال کرے اور ہم بھی سنیں۔ اِتفاقا ایک دیہاتی آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: اے محمد ﷺ آپ کا قاصد ہمارے ہاں

آیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ اللہ نے آپ کو اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے، آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ اس دیہاتی نے کہا: آسمان کو کس نے بنایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے، اس نے عرض کیا: زمین کو کس نے بنایا؟ فرمایا اللہ تعالی نے۔ اس نے عرض کیا ان پہاڑوں کو کس نے بنایا؟ فرمایا اللہ تعالی نے، اس دیہاتی نے عرض کیا اس اللہ کی قسم جس نے آسمان بنایا، زمین بنائی، پہاڑ قائم کیے، کیا اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے؟۔ فرمایا: ہاں بے شک۔ دیہاتی نے عرض کیا آپ ﷺ کا قاصد کہتا تھا کہ دن رات میں ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے عرض کیا آپ ﷺ کو اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو اس کا حکم بھی دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ دیہاتی نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا تھا کہ ہم پر اپنے مال کی زکوۃ ادا کرنا فرض ہے؟۔ فرمایا: ہاں اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے عرض کیا کہ اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالی نے آپ کو اس کا حکم بھی دیا ہے؟۔ فرمایا ہاں۔ دیہاتی نے عرض کیا: آپ ﷺ کا قاصد کہتا تھا کہ سال میں ماہ رمضان کے روزے بھی ہم پر فرض ہیں۔ فرمایا ہاں اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے کہا آپ ﷺ کو اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو اس کا حکم بھی دیا ہے؟۔ فرمایا ہاں، دیہاتی نے عرض کیا: آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا تھا کہ ہم میں سے جس کو زادِ راہ کی استطاعت ہو اس پر بیت اللہ کا حج کرنا بھی ضروری ہے۔ فرمایا اس نے سچ کہا۔ اس کے بعد وہ دیہاتی پشت پھیر کر یہ کہتا ہوا چلا گیا قسم ہے اس اللہ کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں ان باتوں میں نہ زیادہ کروں گا اور نہ کم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا ہے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

سنن نسائی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا :

" سأل رجل رسول اللّٰہ ﷺ فقال یا رسول اللّٰہ ﷺ کم افترض اللّٰہ عز و جل علی عبادہ من الصلوات قال افترض اللّٰہ علی عبادہ صلوات خمسا قال یا رسول اللّٰہ ھل قبلھن أو بعدھن شیئا قال افترض اللّٰہ علی عبادہ صلوات خمسا فحلف الرجل لا یزید علیہ شیئا ولا ینقص منہ شیئا قال رسول اللّٰہ ﷺ إن صدق لیدخلن الجنۃ "

یعنی ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے معلوم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض فرمائی ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض قرار دی ہیں۔اس شخص نے عرض کیا یا رسول ﷺ ان نمازوں کے آگے یا پیچھے کسی قسم کی کوئی نماز فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں۔اس شخص نے قسم کھائی کہ میں اب ان نمازوں میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اس شخص نے سچ کہا ہے تو یہ ضرور جنت میں داخل ہوگیا۔

[۱/۵۴،باب کم فرضت فی الیوم واللیلۃ]

☆ الحاصل مندرجہ بالا احادیث کریمہ سے ثابت ہوا کہ بندوں پر ایک دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

اب ہم نماز پنجگانہ اور جملہ واجب سنت اور نفل نمازوں کی رکعات کا تفصیلی بیان احادیث نبویہ کی روشنی میں قلمبند کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

فرض نمازوں کی رکعتوں کا بیان

نماز فجر کی فرض رکعتوں کا بیان

فجر کی فرض نماز دو رکعت ہے جیسا کہ حضرت سیار بن سلامہ سے مروی بخاری شریف کی درج ذیل حدیث مبارک سے ثابت ہے۔حضرت سیار بن سلامہ فرماتے ہیں

" دخلت أنا وأبی علی أبی برزۃ الأسلمی فسألناہ عن وقت الصلوات فقال کان النبی ﷺ......یصلی الصبح فینصرف الرجل فیعرف جلیسہ ، وکان یقرأ فی الرکعتین ، أو إحداھما ما بین الستین إلی المئۃ"

یعنی میں اور میرے والد ابو برزہ اسلمی سے ملنے گئے ،ہم نے ان سے نماز کے اوقات سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ.... نبی ﷺ فجر کی نماز اس وقت ادا کرتے جب کہ اتنی روشنی ہوجاتی کہ آدمی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا۔اور آپ دونوں رکعتوں میں یا ایک میں سو سے ساٹھ آیات تک تلاوت فرماتے تھے۔[۱/۱۰٦ ،باب القراءۃ فی الفجر]

نیز مسلم شریف اور سنن ابوداؤد میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا، رسول اللہ ﷺ نماز فجر سے پہلے قضائے حاجت کے لیے باہر نکلے اور میں لوٹا اٹھائے آپ ﷺ کے ساتھ ہوگیا اور جب نبی ﷺ تشریف لائے وضو وغیرہ کیا اور نماز کے لیے چلے تو میں آپ کے ساتھ تھا آگے حدیث کے اصل الفاظ ملاحظہ فرمائیں :

" حتی نجد الناس قد قدموا عبد الرحمن بن عوف فصلی لھم فأدرک رسول اللّٰہ ﷺ إحدی الرکعتین فصلی مع الناس الرکعۃ الآخرۃ فلما سلم عبد الرحمن بن عوف قام رسول اللّٰہ ﷺ یتم صلاتہ فأفزع ذلک المسلمین فأکثروا التسبیح فلما قضی النبی ﷺ صلاتہ أقبل علیھم ثم قال أحسنتم أو قال قد أصبتم یغبطھم أن صلوا الصلاۃ لوقتھا"

یہاں تک کہ ہم نے لوگوں کو پایا کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو امام بنا لیا ہے، انہوں نے ان کو نماز پڑھائی، رسول اللہ ﷺ کو دو رکعتوں میں سے ایک رکعت ملی اور آپ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ دوسری رکعت ادا کی۔ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ اپنی نماز کو پورا کرنے کے لیے کھڑے ہوگئے۔اس بات پر مسلمان پریشان ہوگئے تو وہ کثرت سے تسبیح پڑھنے لگے۔جب نبی کریم ﷺ نے اپنی نماز پوری کرلی تو ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے اچھا کیا یا فرمایا: تم نے ٹھیک کیا اور ان کی تعریف کی اور فرمایا کہ تم نے نماز کو اس کے وقت میں اَدا کیا۔

[مسلم، ۱/۱۸۰ ،باب تقدیم الجماعۃ من یصلی بھم إذا تأخر الإمام،سنن ابو داود، ۱/۲۰ ،باب المسح علی الخفین]

ابوداؤد شریف میں حضرت قیس بن عمرو سے مروی فرماتے ہیں :

" رأی رسول اللّٰہ ﷺ رجلا یصلی بعد صلاۃ الصبح رکعتین فقال رسول اللّٰہ ﷺ صلاۃ الصبح رکعتان. فقال الرجل إنی لم أکن صلیت الرکعتین اللتین قبلھما فصلیتھما الآن فسکت رسول اللّٰہ ﷺ"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ صبح کی نماز دو رکعت ہے۔اس نے عرض کیا کہ میں نے فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں اس وقت وہ پڑھی ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔

[۱/۱۸۰ ،باب التطوع ،باب من فاتتہ متی یقضیھا]

سنن نسائی میں ابوقتادہ سے مروی ہے انہیں ان کے والد نے بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تو

"وکان یفعل ذلک فی صلاۃ الصبح یطول فی الأولی ویقصر فی الثانیۃ"

یعنی نماز فجر کی پہلی رکعت میں طوال مفصل اور دوسری رکعت میں قصار مفصل تلاوت فرماتے تھے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۱۳ ،باب تقصیر القیام فی الرکعۃ الثانیۃ من الظھر)

☆ الحاصل :۔ مذکورہ بالا صحیح مسلم، سنن ابوداؤد اور سنن نسائی کی احادیث کریمہ سے ثابت ہوا کہ فجر کی (فرض) نماز دو رکعت ہے

☆☆☆☆☆

نماز ظہر کی فرض رکعات کا ثبوت

ظہر کی فرض نماز چار رکعت ہے

بخاری شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

" أن النبی ﷺ صلی الظهر بالمدینة أربعا"

یعنی نبی کریم ﷺ نے مدینہ شریف میں نماز ظہر چار رکعت ادا فرمائی۔

[۲۰۹/۱،باب من بات بذی الحلیفة حتی أصبح]

اسی میں حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ سے مروی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا :

"أن النبی ﷺ کان یقرأ فی الظهر فی الأولیین بأم الکتاب وسورتین وفی الرکعتین الأخریین بأم الکتاب ویسمعنا الآیة"

یعنی عبداللہ بن ابو قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز ظہر میں شروع کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں اور اخیر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے اور ہمیں کوئی آیت سنا دیتے تھے۔

[۱۰۷/۱ ،باب یقرأ فی الاخرتین بفاتحة الکتاب]

☆ بخاری شریف کی درج بالا احادیث سے ظاہر ہے کہ ظہر کی (فرض) نماز چار رکعت ہے۔

مسلم شریف میں ابوسعید خدری سے روایت ہے :

"أن النبی ﷺ کان یقرأ فی صلاة الظهر فی الرکعتین الأولیین فی کل رکعة قدر ثلاثین آیة وفی الأخریین قدر خمس عشرة آیة أو قال نصف ذلک وفی العصر فی الرکعتین الأولیین فی

کل رکعة قدر قراء ة خمس عشرة آیة وفی الأخریین قدر نصف ذلک"

یعنی نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات کی مقدار پڑھا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں پندرہ آیات کی مقدار اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پندرہ آیات کی مقدار اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف۔[مسلم شریف، ۱۸۶/۱ ،باب القراء ت فی الظهر والعصر]

سنن ترمذی میں ابن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا :

" صلینا مع النبی ﷺ الظهر بالمدینة أربعا "

یعنی ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی۔

[سنن ترمذی: ۱۲۲/۱ ،باب التقصیر فی السفر]

سنن نسائی میں بھی حضرت انس بن مالک سے مروی ہے :

" أن النبی ﷺ صلی الظهر بالمدینة أربعا"

یعنی نبی ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعت نماز ادا فرمائی۔

[سنن نسائی: ۵۶/۱ ،باب صلاة العصر فی السفر]

سنن نسائی کبری میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت فرماتے ہیں :

" بینما أنا أصلی مع رسول اللّٰہ ﷺ صلاة الظهر فسلم رسول اللّٰہ ﷺ من رکعتین ، فقام رجل من بنی سلیم ، فقال یارسول اللّٰہ ﷺ أقصرت الصلاة أم نسیت ؟ فقال رسول اللّٰہ ﷺ لم تقصر ولم أنس ، فقال یا رسول اللّٰہ ﷺ إنما صلیت

رکعتین ، فقال رسول اللّٰہ ﷺ أحق ما یقول ذو الیدین ؟ قالوا نعم ، فقام فصلی بهم رکعتین"

(ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز ظہر پڑھی آپ ﷺ نے دو رکعت پر ہی سلام پھیر دیا۔ اس پر بنی سلیم کا ایک شخص کھڑا ہوا اور آپ سے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز میں کمی کردی گئی یا آپ بھول گئے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ نماز میں کمی ہوئی نہ میں بھولا۔ تو اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے دو ہی رکعت پڑھی ہیں۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟۔ لوگوں نے کہا ہاں تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر انہیں دو رکعتیں اور پڑھائیں۔

[۳۰۰/۱، کتاب الصلاة]

سنن دارقطنی میں حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی فرماتے ہیں کہ:

" قال النبی ﷺ أتی جبریل علیه السلام النبی ﷺ فقال قم فصل وذلک دلوک الشمس حین مالت الشمس فقام فصلی الظهر أربعا ."

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے اور کہا: کھڑے ہوجائیں، نماز پڑھیں اور وہ سورج ڈھلنے کا وقت تھا۔ چنانچہ نبی ﷺ کھڑے ہوکر ظہر کی چار رکعت اَدا فرمائی۔[۲۶۱/۱،باب عدد رکعات الصلوات الخمس]

الحاصل:۔ صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن نسائی اور سنن دارقطنی کی مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ نماز ظہر کی (فرض) نماز چار رکعات ہے۔

نماز عصر کی فرض رکعات

نماز عصر میں فرض رکعات چار ہیں جیسا کہ مسلم شریف اور سنن ابوداؤد میں حضرت عمران بن حصین سے مروی فرماتے ہیں:

"أن رسول اللّٰہ ﷺ صلی العصر فسلم فی ثلاث رکعات ثم دخل منزله فقام إلیه رجل یقال له الخرباق وکان فی یدیه طول فقال یا رسول اللّٰہ فذکر له صنیعه وخرج غضبان یجر رداءه حتی انتهی إلی الناس فقال أصدق هذا قالوا نعم فصلی رکعة ثم سلم ثم سجد سجدتین ثم سلم"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے تین رکعات کے بعد سلام پھیر دیا پھر اپنے گھر تشریف لے جانے لگے تو آپ ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی کھڑا ہوا جسے خرباق کہا جاتا ہے اور اس کے ہاتھ بھی لمبے تھے، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ پھر آپ ﷺ نے جو کیا وہ آپ ﷺ کو اس نے یاد دلا دیا۔ آپ ﷺ غصہ میں اپنی چادر کھینچتے ہوئے نکلے اور لوگوں تک پہنچ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ سچ کہتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک رکعت اور پڑھا کر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔ [مسلم، ۲۱۴/۱ ،باب السهو فی الصلاة والسجود له، سنن ابوداود، ۱۴۶/۱ ،باب فی سجدة السهو]

☆ حدیث مذکور سے صاف ثابت ہے کہ عصر میں چار رکعت نماز فرض ہے۔

علاوہ ازیں سنن دارقطنی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں:

"قال النبی ﷺ أتی جبریل علیه السلام..... حین کان ظله

مثله فقال قم فصل فصلى العصر أربعا''

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے...اس وقت جب کہ سایہ ایک مثل ہوگیا اور کہا کہ کھڑے ہوجائیں اور نماز پڑھیں تو آپ نے عصر کی چار رکعت نماز اَدا فرمائی۔[۱/۱۳۶۱،باب عدد ركعات الصلوات الخمس]

☆ اس حدیث سے بھی عصر کی نماز فرض کا چار رکعت ہونا ثابت ہے

الحاصل: درج بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ عصر کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

نمازمغرب کی فرض رکعات

نمازمغرب کی فرض رکعات تین ہیں۔بخاری شریف میں حضرت ابن شہاب سے مروی وہ حضرت سالم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

'' كان ابن عمر ، رضى الله عنهما يجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة . قال سالم وأخر ابن عمر المغرب ، وكان استصرخ على امرأته صفية بنت أبى عبيد فقلت له الصلاة فقال سر فقلت الصلاة فقال سر حتى سار ميلين ، أو ثلاثة ثم نزل فصلى ثم قال هكذا رأيت النبى ﷺ يصلى إذا أعجله السير وقال عبد الله رأيت النبى ﷺ إذا أعجله السير يؤخر المغرب فيصليها ثلاثا ثم يسلم''

یعنی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مغرب اور عشا کی نماز مزدلفہ میں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ نیز سالم نے بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز مغرب کو مؤخر کردیا تھا اور جب کہ ان کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید کی علالت کی خبر ملی میں نے کہا کہ نماز کا وقت ہوگیا، انہوں نے کہا: چلے چلو، میں نے کہا پھر کہا کہ

نماز کا وقت ہوگیا انہوں نے کہا بڑھے چلو، یہاں تک کہ دو یا تین میل چل لیے پھر اترے اور نماز پڑھی پھر کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے، جب آپ ﷺ کو جلدی جانا ہوتا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ دیکھا کہ جب آپ ﷺ کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی تکبیر کہتے اور تین رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرتے۔ [۱/۱۴۸ باب يصلى المغرب ثلاثا فى السفر]

☆ بخاری شریف کی درج بالاحدیث مبارک سے ظاہر ہے کہ مغرب (فرض) نماز تین رکعت ہے۔

نیز مسلم شریف میں حضرت شہاب سے مروی:

'' ان عبيدالله بن عبدالله بن عمر أخبره أن أباه قال جمع رسول الله ﷺ بين المغرب والعشاء ليس بينهما سجدة وصلى المغرب ثلاث ركعات''

یعنی عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازوں کو اکٹھا پڑھا اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سجدہ نہیں کیا (یعنی کوئی نفل وغیرہ نہیں پڑھے) اور آپ ﷺ نے مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں۔ [مسلم، ۱/۴۱۷،باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة واستحباب صلاتى المغرب والعشاء]

سنن دارقطنی میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے فرماتے ہیں :

'' قال رسول الله ﷺ أتانى جبريل عليه السلام حين طلع الفجر وذكر الحديث وقال فى وقت المغرب ، ثم أتانى حين سقط القرص فقال قم فصل فصليت المغرب ثلاث ركعات ، ثم

أتانى من الغد حين سقط القرص فقال قم فصل فصليت المغرب ثلاث ركعات''

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس طلوع فجر کے وقت جبریل آئے اور حدیث ذکر کی اور کہا وقت مغرب کے سلسلے میں کہ پھر آئے جبریل میرے پاس جب سورج کی ٹکیہ ختم ہوگئی پس کہا کہ کھڑے ہوجائیں نماز پڑھیں تو میں نے مغرب کی تین رکعت نماز ادا کی پھر دوسرے روز پھر اسی وقت میرے پاس آئے پس کہا کہ کھڑے ہوجائیں نماز پڑھیں تو میں نے مغرب کی تین رکعات اَدا کی۔ [سنن دارقطنی، ۱/۴۸۷]

حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے فرماتی ہیں:

''كان أول ما افترض على رسول الله ﷺ الصلاة ركعتان ركعتان ، إلا المغرب ، فإنها كانت ثلاثا ''

یعنی رسول اللہ ﷺ پر اولاً دو دو رکعت نماز فرض ہوئی سوائے مغرب کے کہ وہ تین رکعت ہوئی۔[مسنداحمد ۶/ ۲۷۲]

☆ الحاصل: صحیح مسلم، سنن دارقطنی اور مسند احمد کی مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ مغرب میں فرض نماز تین رکعت ہے۔

نمازعشا کی فرض رکعات

عشاء کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

بخاری شریف میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں :

''شكا أهل الكوفة سعدا إلى عمر رضى الله عنه فعزله واستعمل عليهم عمارا ، فشكوا ، حتى ذكروا أنه

لا يحسن يصلى ، فأرسل إليه فقال: يا أبا إسحاق إن هؤلاء يزعمون أنك لا تحسن تصلى ؟ قال أبو إسحاق أما أنا والله فإنى كنت أصلى بهم صلاة رسول الله ﷺ ما أخرم عنها ، أصلى صلاة العشاء ، فأركد فى الأوليين ، وأخف فى الأخريين قال كذاك الظن بك يا ابا إسحاق''

یعنی کوفہ والوں نے حضرت عمر سے حضرت سعد کی شکایت کی حضرت عمر نے حضرت سعد کو معزول فرمادیا اور عمار کو ان کا گورنر بنادیا انہوں نے حضرت سعد کی بہت زیادہ شکایتیں کیں یہاں تک کہ وہ نماز بھی درست نہیں پڑھاتے تھے۔ حضرت عمر نے انہیں بلاکر ان سے کہا کہ اے ابواسحاق! یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے تھے۔ حضرت سعد بولے۔ خدا کی قسم! ان کے ساتھ میں نے ویسی نماز ادا کی ہے جیسی حضور ﷺ کی نماز ہوتی تھی، چنانچہ میں عشا کی نماز پڑھاتا تو پہلی دو رکعتوں میں زیادہ دیر لگاتا تھا اور آخری دو ہلکی پڑھتا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اے ابواسحاق! تم سے یہی امید تھی۔

[۱/۱۰۴ ،باب وجوب القراءة للإمام والمأموم فى الصلوات كلها فى الحضر والسفر]

☆ بخاری کی مذکور بالاحدیث سے صاف طور پر ثابت ہے کہ عشاء کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

نیز مسند احمد میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی فرماتے ہیں :

''صليت مع رسول الله ﷺ فى الحضر والسفر فصلى الظهر فى الحضر أربعا وبعدها ركعتين وصلى العصر أربعا وليس بعدها شىء وصلى المغرب ثلاثا وبعدها ركعتين وصلى العشاء

أربعا وصلى في السفر الظهر ركعتين وبعدها ركعتين والعصر ركعتين وليس بعدها شيء والمغرب ثلاثا وبعدها ركعتين والعشاء ركعتين وبعدها ركعتين"

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی حضر میں اور سفر میں۔ نبی ﷺ نے حضر میں ظہر کی چار رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر کی چار رکعت اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب کی تین رکعت پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت اور عشا کی چار رکعت پڑھی اور سفر میں ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر دو رکعت اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب تین رکعت اور اس کے بعد دو رکعت اور عشاء دو رکعت اور اس کے بعد دو رکعت۔[۹۰/۲]

اور معجم الکبیر للطبرانی میں حضرت صرد بن ابو مبارک سے روایت ہے انہوں نے فرمایا:

"سمعت حبيب بن أبي فضالة المكي، قال: لما بني هذا المسجد مسجد الجامع، قال وعمران بن حصين جالس فذكروا عنده الشفاعة، فقال رجل من القوم: يا أبا نجيد لتحدثونا بأحاديث ما نجد لها أصلا في القرآن، فغضب عمران بن حصين، وقال لرجل قرأت القرآن؟

قال: نعم، قال: وجدت فيه صلاة المغرب ثلاثا، وصلاة العشاء أربعا، وصلاة الغداة ركعتين، والأولى أربعا، والعصر أربعا؟ قال: لا، قال: فعمن أخذتم هذا الشأن؟ألستم أخذتموه عنا، وأخذناه عن رسول الله ﷺ"

یعنی میں نے حبیب بن ابو فضالہ مکی کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب یہ جامع مسجد

بنائی گئی تو ایک روز عمران بن حصین اس میں تشریف فرما تھے، لوگوں نے ان کے سامنے شفاعت کا ذکر کیا، اتنے میں ایک آدمی بول پڑا: اے ابو نجید! ہم سے وہ حدیثیں بیان کریں کہ ہم قرآن میں جن کی اصل پائیں۔ عمران بن حصین نے غضبناک لہجے میں اس سے فرمایا کہ کیا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ فرمایا کہ کیا تو اس میں نماز مغرب کی تین، عشا کی چار، فجر کی دو، اور ظہر و عصر کی چار رکعتیں پاتا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب تم نے کس سے لیا؟ کیا تم نے یہ سب ہم سے نہیں لیا اور ہم نے رسول اللہ ﷺ سے۔[۱۲۶/۱۳]

سنن دار قطنی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں:

"قال النبي ﷺ أتى جبريل عليه السلام....حين غاب الشفق فقال: قم فصل فصلى العشاء الآخرة أربعا"

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ غروب شفق کے وقت جبریل میرے پاس آئے، اور اس وقت اندھیرا چھا چکا تھا، تو مجھ سے کہا کہ: کھڑے ہو جائیں اور نماز پڑھیں تو آپ نے عشا کی چار رکعت نماز ادا فرمائی۔

[۳۶۱/۱، باب عدد ركعات الصلوات الخمس]

☆ الحاصل:۔ مسند احمد، معجم الکبیر للطبرانی اور سنن دار قطنی کی مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ عشا کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

جمعہ کی فرض رکعات کا بیان

جمعہ میں فرض نماز دو رکعت ہے جیسا کہ سنن نسائی میں حضرت عبدالرحمن بن ابو لیلی سے مروی ہے فرماتے ہیں:

"قال عمر صلاة الجمعة ركعتان"

یعنی حضرت عمر نے فرمایا جمعہ کی نماز دو رکعت ہے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۵۹، باب عدد صلاة الجمعة]

اور مسلم شریف میں حضرت عبید اللہ ابن ابو رافع سے مروی فرماتے ہیں:

"استخلف مروان أبا هريرة على المدينة وخرج إلى مكة فصلى لنا أبو هريرة الجمعة فقرأ بعد سورة الجمعة في الركعة الآخرة (إذا جاءك المنافقون)"

یعنی مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا اور وہ مکہ مکرمہ نکل گیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی تو انہوں نے سورۃ الجمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورۃ (إِذَا جَآئَکَ الْمُنَافِقُوْنَ) پڑھی۔

[مسلم، ۱/۲۸۷، باب في قراءة سورة الجمعة والمنافقين....في صلاة الجمعة]

☆ مسلم شریف کی اس حدیث پاک سے بھی ثابت ہوا کہ جمعہ کی فرض نماز دو رکعت ہے۔

نیز سنن ابوداؤد میں حضرت نافع سے روایت ہے:

"أن ابن عمر رأى رجلا يصلي ركعتين يوم الجمعة في مقامه فدفعه وقال أتصلي الجمعة أربعا"

یعنی عبداللہ ابن عمر نے ایک شخص کو جمعہ کے دن اسی جگہ (جہاں اس نے جمعہ کی دو رکعت نماز ادا کی تھی) نماز ادا کرتے دیکھا تو آپ نے اس کو ہٹایا اور فرمایا کہ کیا جمعہ کی چار رکعت نماز پڑھ رہا ہے (یعنی جمعہ کی نماز تو دو رکعت ہے تو اسی جگہ جہاں پر ابھی جمعہ کی دو رکعت پڑھی ہیں دو اور پڑھ رہا ہے گویا جمعہ کی چار رکعت پڑھ رہا ہے)؟۔

[سنن ابو داود، ۱/۱۶۰، باب الصلاة بعد الجمعة]

☆ اس حدیث پاک میں بھی جمعہ کی فرض نماز کا دو رکعت ہونا واضح ہے

الحاصل:۔ مندرجہ بالا احادیث کریمہ کی روشنی میں ثابت ہوا کہ جمعہ کی فرض نماز دو رکعت ہے۔

☆☆☆☆☆

نماز قصر کا بیان

حالت سفر میں نمازوں کی رکعات

مسافر شخص پر از روئے شرع چار رکعتی فرض نماز میں صرف دو رکعت نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔احادیث کی روشنی میں قصر نمازوں کی تفصیل ملاحظہ ہو:

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

''إن اللہ فرض الصلاۃ علی لسان نبیکم ﷺ علی المسافر رکعتین وعلی المقیم أربعا''

(یقیناً اللہ تعالیٰ نے نماز کو فرض فرمایا تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر مسافر کے لئے دو رکعت اور مقیم کے لئے چار رکعت)[صحیح مسلم، ۱/۲۴۱: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا]

☆ درج بالا حدیث مبارک میں صاف صراحت ہے کہ مسافر کے لئے چار رکعت والی نماز میں قصر ہے یعنی اسے دو رکعت ادا کرنا ہے۔

اور حضرت شعبہ نے حضرت یحیٰ بن یزید سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے نبی ﷺ کی نماز قصر کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا

''کان رسول اللہ ﷺ إذا خرج مسیرۃ ثلاثۃ أمیال أو ثلاثۃ فراسخ شعبۃ الشاک صلی رکعتین''

(رسول اللہ ﷺ جب تین میل یا تین فرسخ (راوی حضرت شعبہ کو اس میں شک ہے) کے لئے نکلتے تھے تو دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے)[صحیح

مسلم، ۱/۲۴۲: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا]

اس حدیث پاک سے بھی صاف ظاہر ہے کہ نبی کریم ﷺ حالت سفر میں قصر نماز ادا فرماتے تھے یعنی چار رکعت والی نماز دو رکعت ادا فرماتے تھے۔

نیز حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد اور وہ نبی کریم ﷺ سے مروی ''أنہ صلی صلاۃ المسافر بمنی وغیرہ رکعتین' (نبی کریم ﷺ نے منی اور اس کے علاوہ میں سفر کی نماز دو رکعت ادا فرمائی)[صحیح مسلم، ۱/۲۴۳: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا]

☆ یہ حدیث پاک بھی اس بات کی صاف گواہی دے رہی ہے کہ مسافر کی نماز دو رکعت ہے۔

تنبیہ: بندوں کے لئے سفر میں جو رخصت ہے وہ صرف فرائض میں ہے واجب اور سنن ونوافل میں نہیں انہیں حالت سفر میں ہو یا حالت حضر میں مکمل ادا کرنے کا حکم ہے۔

جیسا کہ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں:

''صلیت مع النبی ﷺ فی الحضر والسفر، فصلیت معہ فی الحضر الظھر أربعا وبعدھا رکعتین، وصلیت معہ فی السفر الظھر رکعتین وبعدھا رکعتین، والعصر رکعتین ولم یصل بعدھا شیئا، والمغرب فی الحضر والسفر سواء، ثلاث رکعات، لا ینقص فی حضر ولا سفر، وھی وتر النھار، وبعدھا رکعتین''

(یعنی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حضر وسفر میں نماز ادا کی نبی ﷺ کے ساتھ میں نے حضر میں نماز ظہر چار رکعت پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت (سنت) اور سفر میں ظہر دو رکعت پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت (سنت) اور عصر دو رکعت اس کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی اور مغرب حضر وسفر دونوں میں برابر تین رکعات نہ حضر میں کم نہ سفر میں اور وہ دن کے وتر ہیں اور اس کے بعد دو رکعت (سنت)

پڑھی)[سنن ترمذی، ۱/۱۲۳، باب ماجاء فی التطوع فی السفر]

نیز حضرت عبداللہ ابن عمر ہی سے مروی ہے

''أن النبی ﷺ کان یتطوع فی السفر قبل الصلاۃ وبعدھا''

(یعنی نبی کریم ﷺ سفر میں نماز سے پہلے اور نماز کے بعد نفل ادا فرماتے تھے)[مرجع سابق]

☆ الحاصل:۔ سنن ترمذی کی مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ حالت سفر میں چار رکعت والی فرض نماز میں قصر ہے، یعنی اس میں دو رکعت ادا کرنا ہے اس کے علاوہ میں نہیں نیز نماز کے بعد اور اس سے پہلے کے سنن ونوافل اور وتر وغیرہ واجب نمازیں حسب معمول ادا کی جائیں گی۔ان کو نہ ترک کیا جائے گا نہ اس میں تخفیف ہوگی۔

☆☆☆☆☆

واجب نمازوں کی رکعات کا بیان احادیث میں

نماز وتر کی رکعات کا بیان

نماز وتر تین رکعات ہیں۔

سنن ابوداؤد میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں

'' قال رسول اللہ ﷺ الوتر حق علی کل مسلم فمن أحب أن یوتر بخمس فلیفعل ومن أحب أن یوتر بثلاث فلیفعل ومن أحب أن یوتر بواحدۃ فلیفعل''

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وتر پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے تو جو پانچ رکعت وتر پڑھنا چاہے تو پانچ پڑھے اور اگر تین رکعت وتر پڑھنا چاہے تو تین پڑھے۔

[سنن ابوداود، ۱/۲۰۱، باب کم الوتر]

☆ اس حدیث مبارک میں نماز وتر تین رکعات سے پانچ رکعات تک ہے یعنی اگر کوئی تین رکعات نماز وتر پڑھنا چاہے تو تین پڑھے اور اگر پانچ پڑھنا چاہے تو پانچ۔

سنن ترمذی میں حضرت علی سے مروی فرماتے ہیں:

''کان النبی ﷺ یوتر بثلاث یقرأ فیھن بتسع سور من المفصل یقرأ فی کل رکعۃ بثلاث سور آخرھن قل ھو اللہ أحد وفی الباب عن عمران بن حصین وعائشۃ وابن عباس وأبی أیوب و عبد الرحمن بن ابزی عن أبی کعب یروی أیضا عن عبد الرحمن بن أبزی عن النبی ﷺ ھکذا روی بعضھم فلم یذکر فیہ عن أبی وذکر بعضھم عن عبد الرحمن بن أبزی عن أبی قال

أبو عيسى وقد ذهب قوم من أهل العلم من أصحاب النبي ﷺ وغيرهم إلى هذا ورأوا أن يوتر الرجل بثلاث قال سفيان إن شئت أوترت بخمس وإن شئت أوترت بثلاث وإن شئت أوترت بركعة قال سفيان والذى أستحب أن يوتر بثلاث ركعات وهو قول ابن المبارك وأهل الكوفة"

یعنی رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے اوران میں قصار مفصل کی نو سورتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں تین سورتیں جن میں آخری سورۃ اخلاص ہوتی تھی۔اس باب میں عمران بن حصین عائشہ ابن عباس ابوایوب اورعبدالرحمٰن بن ابزی سے بھی روایت ہے.....امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں فقہا صحابہ وغیرہم کی ایک جماعت کا اسی پر عمل ہے کہ وتر میں تین رکعات پڑھی جائیں۔سفیان ثوری کہتے ہیں کہ پانچ رکعت تین رکعت ایک رکعت جتنی چاہے پڑھے لیکن میرے نزدیک وتر کی تین رکعتیں پڑھنا مستحب ہے۔ابن مبارک اوراہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔[سنن ترمذی:۱/۱۰۶،باب فی الوتر بثلاث]

☆ سنن ترمذی کی درج بالاحدیث پاک میں حضرت علی سے نبی کریم ﷺ کے وتر نماز تین رکعت ثابت ہے۔اورامام ترمذی فرماتے ہیں فقہاء صحابہ کی ایک جماعت کا یہی عمل ہے کہ نماز وتر تین رکعت ہے علاوہ ازیں سفیان ثوری کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ان کے نزدیک بھی وتر تین رکعت ہی ادا کرنا مستحب ہے اورحضرت عبداللہ ابن مبارک اوراہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے کہ وتر کی نماز تین رکعت ہے۔

سنن نسائی میں حضرت ابی بن کعب سے مروی:

"أن رسول الله ﷺ كان يوتر بثلاث ركعات"

یعنی اللہ کے رسول ﷺ وتر تین رکعات پڑھتے تھے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۹۱، باب كيف الوتر بثلاث]

اسی میں حضرت عباس سے مروی ہے :

"كان رسول الله ﷺ يوتر بثلاث"

یعنی رسول اللہ ﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔[ایضا]

سنن دارقطنی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے :

" قال رسول الله ﷺ وتر الليل ثلاث كوتر النهار صلاة المغرب"

یعنی عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کے وتر تین رکعت ہیں جیسے دن کی وتر نماز مغرب ہے۔

[۲/۳۴۹،الوتر ثلاث كثلاث المغرب]

☆ سنن نسائی اورسنن دارقطنی کی درج بالا روایتوں میں بھی نبی کریم ﷺ کے حوالے سے تین رکعت وتر کی صراحت موجود ہے۔

الحاصل :۔عشاء کے بعد وتر نماز تین رکعت ہے۔

نماز عیدین کی رکعتوں کا بیان

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ دونوں میں دو دو رکعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔

جیسا کہ مسلم شریف اور سنن نسائی میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی درج ذیل حدیث پاک میں ہے۔حضرت ابن عباس فرماتے ہیں :

" أن رسول الله ﷺ خرج يوم أضحى أو فطر فصلى ركعتين لم يصل قبلها ولا بعدها"

[سنن نسائی، ۱/۱۸۰،باب الصلاة قبل العيدين وبعدها]

یعنی رسول اللہ ﷺ عید اضحیٰ یا عید فطر کے دن نکلے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی نہ اس سے پہلے کوئی (نفل) نماز پڑھی نہ اس کے بعد۔[مسلم: ۱/۲۹۱ كتاب العيدين]

☆ مسلم شریف کی درج بالاحدیث مبارک میں نبی کریم ﷺ سے عیدالفطر اور عید اضحیٰ میں دو رکعت نماز ادا کرنے کا ثبوت موجود ہے۔

اور سنن نسائی میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں :

"صلاة الأضحى ركعتان وصلاة الفطر ركعتان "

یعنی بقرعید کی نماز دو رکعت ہے اور عیدالفطر کی نماز دو رکعت ہے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۷۸،باب عدد صلاة العيدين]

نیز صحیح ابن خزیمہ میں حضرت کعب بن عجرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں :

" قال عمر صلاة الأضحى ركعتان و.....صلاة الفطر ركعتان"

یعنی حضرت عمر نے فرمایا کہ عید اضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے اور عیدالفطر کی نماز دو رکعت ہے۔

☆ سنن نسائی اور صحیح ابن خزیمہ کی درج بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ عیدین کی نماز دو رکعت ہے۔

الحاصل:عیدالفطر اور عید اضحیٰ میں دو رکعت نماز واجب ہے۔

☆☆☆☆☆

احادیث میں نماز پنجگانہ کی سنن مؤکدہ رکعتوں کا اجمالی ذکر

دن رات کی پنج وقتہ نمازوں میں سنت مؤکدہ رکعات کی تعداد بارہ رکعت ہے
مسلم شریف میں زوجہ رسول ﷺ حضرت ام حبیبہ سے مروی فرماتی ہیں :

" سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول ما من عبد مسلم یصلی للّٰہ کل یوم ثنتی عشرۃ رکعۃ تطوعا غیر فریضۃ إلا بنی اللّٰہ لہ بیتا فی الجنۃ أو إلا بنی لہ بیت فی الجنۃ"

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان بندہ اللہ کے لیے ہر دن بارہ رکعت نماز نفل غیر فرض اَدا کرے اللہ تعالی اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے یا بنائے گا۔ [مسلم، ۱/ ۲۵۱ ،باب فضل السنن الراتبۃ قبل الفرائض وبعدھن وبیان عددھن]

☆ اس حدیث پاک میں اس بات کی صاف صراحت ہے کہ نماز پنجگانہ کی سنن مؤکدہ بارہ رکعات ہیں۔

اور یہی حکم نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام حبیبہ سے مروی سنن نسائی کی درج ذیل حدیث سے بھی ثابت ہے۔فرماتی ہیں

" سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول من رکع ثنتی عشرۃ رکعۃ فی یومہ ولیلتہ سوی المکتوبۃ بنی اللّٰہ لہ بھا بیتا فی الجنۃ". [سنن

نسائی، ۱/ ۱۹۹ ،باب ثواب من صلی فی الیوم واللیلۃ]

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے روزانہ فرض نماز کے علاوہ بارہ رکعات نماز پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

اور حضرت ام حبیبہ سے ہی مروی فرماتی ہیں :

"قال النبی ﷺ من صلی فی یوم ثنتی عشرۃ رکعۃ تطوعا بنی لہ بھن بیت فی الجنۃ"

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے روزانہ فرض نماز کے علاوہ بارہ رکعات نماز پڑھیں تو اس کے لیے ان رکعتوں کے باعث جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

[سنن ابوداود، ۱/ ۱۷۸ ،باب التطوع ورکعات السنۃ]

☆ حضرت ام حبیبہ سے مروی مذکورہ بالا دونوں احادیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ روزانہ فرض نماز کے علاوہ سنت (مؤکدہ) نماز بارہ رکعت ہے۔

نیز سنن ترمذی میں حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

" قال رسول اللّٰہ ﷺ من ثابر علی ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ بنی اللّٰہ لہ بیتا فی الجنۃ أربع رکعات قبل الظھر ورکعتین بعدھا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بارہ رکعت سنتوں پر مداومت کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا چار رکعت ظہر سے پہلے دو رکعت اس کے بعد دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشا کے بعد اور دو رکعت

فجر سے پہلے۔[سنن ترمذی: ۱/ ۹۴ ،باب ما جاء فیمن صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ]

☆ سنن ترمذی کی اس حدیث پاک میں نماز پنجگانہ کی سنن مؤکدہ رکعات کی تعداد کے ساتھ ان کی ادائیگی کا وقت بھی ذکر ہے۔

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث میں اجمالاً نماز پنجگانہ کی جملہ سنن مؤکدہ کی تعداد بارہ ذکر کی گئی ہے۔یعنی نماز پنجگانہ میں جملہ سنن مؤکدہ بارہ رکعات ہیں۔

ہم ذیل میں ان تمام سنن مؤکدہ کا تفصیلی بیان قلمبند کرتے ہیں۔

احادیث کریمہ میں سنن مؤکدہ رکعات کا تفصیلی بیان

نماز فجر کی سنت مؤکدہ رکعات کا ثبوت

نماز فجر میں فرض نماز سے قبل دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ سے مروی درج ذیل حدیث سے یہ بات ثابت ہے وہ فرماتی ہیں :

" کان رسول اللّٰہ ﷺ إذا سکت المؤذن بالأولی من صلاۃ الفجر قام فرکع رکعتین خفیفتین قبل صلاۃ الفجر بعد أن یستبین الفجر ثم اضطجع علی شقہ الأیمن حتی یأتیہ المؤذن للإقامۃ"

یعنی جب مؤذن فجر کی اذان کہہ کے خاموش ہوجاتا تو رسول اللہ ﷺ صبح صادق کے بعد نماز فجر سے پہلے کھڑے ہوکر مختصر سی دو رکعت نماز پڑھتے اور اپنے

بائیں پہلو پر آرام فرماتے تھے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کے لیے آجاتا۔
[بخاری، ۱/ ۸۷، کتاب الاذان، باب من انتظر الاقامۃ، مسلم، ۱/ ۲۵۴ ،باب صلاۃ اللیل]

صحیح بخاری ہی میں حضرت عائشہ سے دوسری روایت ہے فرماتی ہیں :

"لم یکن النبی ﷺ علی شیء من النوافل أشد منہ تعاھدا منہ علی رکعتی الفجر"

یعنی نبی ﷺ کسی نفل کا اس قدر التزام نہ فرماتے جس قدر فجر کی دو رکعتوں پر پابندی فرماتے۔[بخاری،۱/۱۵۶، کتاب التہجد ، باب تعاھد رکعتی الفجر]

ایک اور مقام پر فرماتی ہیں:

" أن النبی ﷺ کان لا یدع أربعا قبل الظھر و رکعتین قبل الغداۃ"

یعنی نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعات اور فجر سے پہلے کی دو رکعت نہیں چھوڑتے تھے۔

[بخاری، ۱/ ۱۵۷ ،باب الرکعتان قبل الظھر]

مزید فرماتی ہیں :

" کان النبی ﷺ یصلی رکعتین خفیفتین بین النداء والإقامۃ من صلاۃ الصبح"

یعنی نبی کریم ﷺ نماز فجر میں اذان اور اقامت کے دوران دو رکعتیں مختصر سی پڑھتے تھے۔

[بخاری، ۱/ ۸۷،باب الاذان بعد الفجر ،مسلم، ۱/ ۲۵۰ ،باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر]

نیز مسلم شریف میں حضرت عائشہ سے یہ بھی مروی فرماتی ہیں :

''عن النبی ﷺ قال رکعتا الفجر خیر من الدنیا و ما فیھا''

یعنی نبی ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہیں۔[مسلم،۱/۲۵۱باب استحباب سنۃ رکعتی الفجر]

مزید فرماتی ہیں :

''إن النبی ﷺ لم یکن علی شیء من النوافل أشد معاھدۃ منه علیٰ رکعتین قبل الصبح''

یعنی بیشک نبی ﷺ نوافل میں سے سب سے زیادہ اہتمام صبح کی سنتوں کا کرتے تھے۔[ایضاً]

اسی صحیح مسلم میں حضرت حفصہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

''کان إذا سکت المؤذن من الأذان لصلاۃ الصبح، وبدا الصبح، رکع رکعتین خفیفتین قبل أن تقام الصلاۃ''

یعنی جب مؤذن اذان کہہ لیتا اور صبح صادق شروع ہو جاتی تو آپ جماعت قائم ہونے سے پہلے مختصر سی دو رکعتیں پڑھتے۔[ایضاص۲۵۰]

☆ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی بخاری و مسلم کی درج بالا احادیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ فجر کی فرض نماز سے قبل دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

سنن نسائی میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے فرماتے ہیں :

'' اخبرتنی حفصۃ أن رسول اللہ ﷺ کان یصلی قبل الصبح رکعتین''

یعنی مجھے حضرت حفصہ نے خبر دی کہ اللہ کے رسول ﷺ نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۹۷، ۱۹۸، باب وقت رکعتی الفجر]

سنن ابن ماجہ میں ان سنتوں کی قضا سے متعلق ہے :

''عن قیس بن عمرو قال رأی النبی ﷺ رجلا یصلی بعد صلاۃ الصبح رکعتین فقال النبی ﷺ صلاۃ الصبح مرتین ؟ فقال له الرجل إنی لم أکن صلیت الرکعتین اللتین قبلھا ، فصلیتھما قال فسکت النبی ﷺ.

یعنی حضرت قیس بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کیا صبح کی نماز دو بار ہے اس نے عرض کی کہ میں نے فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں وہ پڑھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔

[سنن ابن ماجہ: ص ۸۰، باب فیمن فاتته الرکعتان قبل صلاۃ الفجر]

☆ سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کی مذکورہ بالا احادیث میں بھی فجر کی دو رکعت نماز سنت مؤکدہ کی صراحت موجود ہے۔

الحاصل:۔ احادیث بالا سے ثابت ہوا کہ نماز فجر میں دو رکعات سنت مؤکدہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

ظہر کی سنتوں کا ثبوت

ظہر کی ابتدائی سنت مؤکدہ رکعات

نماز ظہر کے فرض ادا کرنے سے پہلے چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔ ملاحظہ ہو: بخاری شریف میں حضرت عائشہ سے مروی ہے :

''أن النبی ﷺ کان لا یدع أربعا قبل الظھر''

یعنی نبی ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعات کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

[بخاری:۱/۱۵۷، باب الرکعتان قبل الظہر]

☆ اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ سے نماز ظہر کے فرض سے قبل چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ثابت ہے۔

سنن ابوداؤد، سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں :

''من حافظ علی أربع رکعات قبل الظھر وأربع بعدھا حرمه اللہ علی النار''

یعنی جو شخص ظہر سے قبل اور بعد چار چار رکعات نماز (نوافل) کا اہتمام کرے، اللہ اسے آگ پر حرام کر دے گا۔

[سنن ابوداود، ۱/۱۸۰، باب الاربع قبل الظھر وبعدھا، سنن ترمذی: ۱/۹۸، باب ماجاء فی الرکعتین بعد الظھر، سنن ابن ماجہ، ص ۸۱، باب ماجاء فیمن صلی قبل الظھر اربعاو بعدھا اربعا]

اسی میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

''أربع قبل الظھر لیس فیھن تسلیم تفتح لھن أبواب السماء''

یعنی (نبی ﷺ نے فرمایا) ظہر سے پہلے چار رکعات ہیں جن کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے تو پڑھنے والوں کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

[سنن ابوداود، ۱/۱۸۰، باب الاربع قبل الظھر وبعدھا]

☆ حضرت حفصہ اور حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی سنن ابوداود، سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی مذکورہ بالا دونوں احادیث سے ثابت ہوا کہ ظہر کی نماز سے قبل چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

صحیح مسلم میں عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں :

''سألت عائشة عن صلاۃ رسول اللہ ﷺ عن تطوعه فقالت کان یصلی فی بیتی قبل الظھر أربعا ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یدخل فیصلی رکعتین''

میں نے حضرت عائشہ سے نبی ﷺ کی نفل نماز سے متعلق معلوم کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے پھر نکل کر لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر داخل ہو کر دو رکعت ادا فرماتے۔

[صحیح مسلم، ۱/۲۵۲، باب جواز النافلۃ قائما وقاعدا]

☆ صحیح مسلم کی اس حدیث پاک کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کا نماز ظہر کے فرض ادا کرنے سے پہلے چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت علی سے مروی فرماتے ہیں :

"کان النبی ﷺ یصلی قبل الظھر أربعا وبعدھا رکعتین "

یعنی حضرت علی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت اور اس کے بعد دو رکعت اَدا فرماتے تھے۔[۱/۹۶، باب ماجاء فی الأربع قبل الظھر]

سنن نسائی میں حضرت عاصم بن ضمرۃ سے مروی ہے انہوں نے حضرت علی سے نبی ﷺ کی نمازوں سے متعلق معلوم کیا تو آپ نے فرمایا:

"یصلی قبل الظھر أربعا وبعدھا ثنتین". [سنن نسائی، ۱/۱۰۱، الصلاۃ قبل العصر]

یعنی نبی ﷺ نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا فرمائی۔

☆ سنن ترمذی اور سنن نسائی کی مندرجہ بالا احادیث میں نبی کریم ﷺ کا ظہر سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنے کا ثبوت موجود ہے۔

الحاصل:۔ احادیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) اَدا فرماتے تھے۔

☆☆☆☆☆

بعدِ ظہر سنت مؤکدہ رکعتوں کا بیان

ظہر کے فرض کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے:

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی فرماتے ہیں:

"صلیت مع رسول اللہ ﷺ رکعتین بعد الظھر"

یعنی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز ظہر کے بعد دو رکعت پڑھیں۔

[صحیح بخاری، ۱/۱۵۶، باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی، سنن مسلم،]

☆ اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ نماز ظہر کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا فرماتے تھے۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں:

" کان رسول اللہ ﷺ إذا فاتتہ الأربع قبل الظھر، صلاھا بعد الرکعتین بعد الظھر"

یعنی نبی ﷺ سے اگر ظہر سے قبل کی چار سنتیں فوت ہو جاتیں تو آپ انہیں ظہر کی دو رکعتوں کے بعد اَدا فرماتے تھے۔

[سنن ابن ماجہ، ص ۸۰، باب من فاتتہ الأربع قبل الظھر]

سنن نسائی میں حضرت ام سلمہ سے مروی فرماتی ہیں:

" أن النبی ﷺ صلی فی بیتھا بعد العصر رکعتین مرۃ واحدۃ وأنھا ذکرت ذلک لہ فقال ھما رکعتان کنت أصلیھما بعد الظھر فشغلت عنھما حتی صلیت العصر"

یعنی نبی ﷺ نے ان کے گھر میں عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں اور جب

آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ میں ظہر کے بعد جو دو رکعت پڑھتا ہوں آج میں انہیں نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ میں نے نماز عصر پڑھ لی تو یہ وہ دو رکعت نماز ہے۔[۱/۶۷، باب الرخصۃ فی الصلاۃ بعد العصر]

☆ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ سے مروی درج بالا احادیث میں بھی نبی کریم ﷺ کا نماز ظہر کے بعد دو رکعت (سنت مؤکدہ) ادا کرنے کا ذکر موجود ہے۔

الحاصل:۔ احادیث مذکورہ سے ظہر کے فرض ادا کرنے کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ثابت ہے۔

مغرب کی سنت مؤکدہ رکعات کا ثبوت

مغرب کے فرض کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے: جیسا کہ

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں:

"صلیت مع رسول اللہ ﷺ .....رکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء"

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب اور عشا کے بعد دو رکعت نماز پڑھی۔[صحیح بخاری، ۱/۱۵۶، باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی، صحیح مسلم]

☆ مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ مغرب کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ:

" ما أحصی ما سمعت من رسول اللہ ﷺ یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل صلاۃ الفجر ب بقل یا أیھا

الکافرون وقل ھو اللہ أحد"

میں نے بار بار رسول اللہ ﷺ کو مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں اور فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔[سنن ترمذی: ۱/۹۸، باب ماجاء فی الرکعتین بعد المغرب والقراءۃ فیھما]

☆ اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ سے نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا فرمانا ثابت ہے۔

سنن نسائی میں عبداللہ بن عمر سے مروی ہے:

"أن رسول اللہ ﷺ کان یصلی بعد المغرب رکعتین فی بیتہ"

یعنی نبی کریم ﷺ مغرب کی نماز کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت اَدا فرماتے تھے۔[سنن نسائی، ۱/۱۰۰، باب الصلاۃ بعد الظھر]

☆ اس حدیث میں بھی نبی کریم ﷺ سے مغرب کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

سنن ترمذی میں انہیں سے مروی ہے فرماتے ہیں:

"صلیت مع النبی ﷺ رکعتین بعد المغرب فی بیتہ"

یعنی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ مغرب کے بعد دو رکعت نماز آپ ﷺ کے گھر میں اَدا کی۔

[سنن ترمذی: ۱/۹۸، باب ماجاء أنہ یصلیھما فی البیت]

سنن ابن ماجہ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا:

"کان النبی ﷺ یصلی المغرب، ثم یرجع إلی بیتی فیصلی

رکعتین"

یعنی نبی کریم ﷺ مغرب کی نماز اَدا فرمانے کے بعد میرے گھر میں واپس لوٹتے تو دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

[سنن ابن ماجہ، ص ۸۱، باب ما جاء فی الرکعتین بعد المغرب]

سنن ترمذی حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

"عن النبی ﷺ (قال) من صلی بعد المغرب عشرین رکعة بنی الله له بیتا فی الجنة "

یعنی نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مغرب کے بعد بیس رکعت پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

[سنن ترمذی: ۱/ ۹۸، باب فضل التطوع ست رکعات بعدالمغرب]

☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ سے سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی مؤخر الذکر تینوں احادیث سے یہی ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ مغرب کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا فرماتے تھے۔

الحاصل :۔ مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ مغرب کی فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت (مؤکدہ) ہے۔

مؤخر الذکر حدیث سے مغرب کی نماز کے بعد سے عشا تک بیس رکعت نفل نماز ثابت ہے، اس میں دو رکعت ابتدائی سنت (مؤکدہ) اور چھ رکعات اوابین بھی ہیں۔

عشا کے بعد کی سنت مؤکدہ رکعات

عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے :

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی فرماتے ہیں :

"أن رسول الله ﷺ كان يصلي .... بعد العشاء ركعتين"

یعنی رسول اللہ ﷺ عشا کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔

[صحیح بخاری ، ۱/ ۱۲۸، باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها، صحیح مسلم

مسلم شریف میں ہے :

"عن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن صلاة رسول الله ﷺ عن تطوعه فقالت.... يصلي بالناس العشاء ويدخل بيتي فيصلي ركعتين"

یعنی عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ سے نبی ﷺ کی نفل نماز ادا کرنے سے متعلق معلوم کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ لوگوں کو عشا کی نماز پڑھاتے تھے اور میرے گھر میں داخل ہو کر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

[صحیح مسلم، ۱/ ۲۵۲، باب جواز النافلة قائما وقاعدا]

☆ مذکورہ بالا دونوں احادیث میں عشاء کے فرض ادا کرنے کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

نیز بخاری میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں :

"بت فی بیت خالتی میمونة بنت الحارث زوج النبی وكان

النبی ﷺ عندها فی لیلتها فصلی النبی ﷺ العشاء ثم جاء إلی منزله فصلی أربع ركعات ثم نام ثم قام ثم قال نام الغليم، أو كلمة تشبهها ثم قام فقمت عن يساره فجعلني عن يمينه فصلی خمس ركعات ثم صلی ركعتين ثم نام حتی سمعت غطيطه ، أو خطيطه ، ثم خرج إلی الصلاة"

یعنی حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ نبی کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ بنت حارث کے گھر میں رات گزاری، نبی ﷺ بھی اس رات وہیں تھے نبی ﷺ عشا کی نماز ادا فرما کے اپنے گھر تشریف لائے چار رکعت نماز ادا کی پھر سو گئے پھر فرمایا کہ بچہ سو گیا یا ایسا ہی کچھ فرمایا پھر کھڑے ہو گئے میں آپ ﷺ کے بائیں کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے اپنے بائیں جانب کر کے پانچ رکعت نماز ادا فرمائی پھر دو رکعت پڑھی پھر سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے کھراٹوں کی آواز سنی پھر آپ فجر کی نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

[صحیح بخاری، ۱/ ۲۲، باب السمر فی العلم]

سنن ابوداؤد میں ہے :

"عن ابن عباس قال بت فی بیت خالتی میمونة بنت الحارث فصلی النبی ﷺ العشاء ثم جاء فصلی أربعا ثم نام ثم قام يصلي فقمت عن يساره فأدارني فأقامني عن يمينه فصلی خمسا ثم نام حتی سمعت غطيطه أو خطيطه ثم قام فصلی ركعتين ثم خرج فصلی الغداة"

یعنی حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر میں رات گزاری نبی کریم ﷺ عشا کی نماز ادا فرما کے

تشریف لائے اور چار رکعت نماز ادا فرمائی پھر سو گئے پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے گھما کر مجھے دائیں جانب کر لیا پانچ رکعت پڑھی پھر سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے کھراٹوں کی آواز سنی پھر آپ نے اٹھ کر دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر تشریف لے گئے نماز فجر اَدا فرمائی۔

[سنن ابو داود، ۱/ ۱۹۲، باب صلاة اللیل]

☆ صحیح بخاری اور سنن ابوداؤد کی مذکورہ بالا احادیث سے واضح ہے کہ نبی ﷺ عشا کے فرض ادا کرنے کے بعد چار رکعت ادا فرماتے یعنی دو سنت مؤکدہ اور دو نفل اور آرام سے اٹھنے کے بعد پانچ رکعت نماز یعنی تین وتر اور دو نفل ادا فرماتے۔

الحاصل :۔ عشا کے بعد دو رکعت سنت (مؤکدہ) ہیں دو رکعت نفل اور تین وتر اور پھر دو نفل، یعنی عشا کے بعد کل سنن ونوافل سوائے تین رکعت وتر واجب کے کل سنن ونوافل چھ رکعت ہیں۔

نماز جمعہ سے قبل کی سنت مؤکدہ رکعات

جمعہ کی نماز پہلے سنت مؤکدہ چار رکعات ہیں:

سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے فرماتے ہیں :

"كان النبی ﷺ يركع قبل الجمعة أربعا ."

یعنی نبی ﷺ جمعہ سے قبل چار رکعت اَدا فرماتے تھے۔

[سنن ابن ماجہ: ص ۷۹، باب ماجاء فی الصلاة قبل الجمعة]

☆ درج بالا حدیث سے نبی کریم ﷺ کا جمعہ کی نماز سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

مجمع الزوائد میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں :

" كان رسول الله ﷺ يركع قبل الجمعة أربعا وبعدها أربعا "

یعنی نبی کریم ﷺ جمعہ کی نماز سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے اور جمعہ کے بعد چار رکعت۔ [مجمع الزوائد:۲/۲۳۰]

☆ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کا جمعہ سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی :

" أنه كان يصلي قبل الجمعة أربعا "

یعنی وہ جمعہ سے پہلے چار رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

[۱۱۸/۱ باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها]

اور معجم الکبیر لطبرانی میں ابواسحاق سے مروی ہے فرماتے ہیں :

"أن ابن مسعود كان يصلي قبل الجمعة أربع ركعات وبعدها أربع ركعات"

یعنی ابواسحاق سے روایت ہے کہ ابن مسعود جمعہ سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے اور اس کے بعد چار رکعت۔ [معجم الکبیر للطبرانی]

☆ مندرجہ بالا مؤخر الذکر سنن ترمذی اور معجم الکبیر للطبرانی کی دونوں روایتوں میں حضرت عبداللہ ابن مسعود کا جمعہ کی نماز سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنے ذکر کیا گیا ہے۔

الحاصل:۔ مندرجہ بالا احادیث سے جمعہ کی فرض نماز سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

جمعہ کے بعد کی سنت مؤکدہ رکعات

جمعہ کے فرض ادا کرنے کے بعد چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے :

مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے :

" قال رسول الله ﷺ إذا صلى أحدكم الجمعة فليصل بعدها أربعا"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ پڑھے تو اسے چاہیے کہ اس کے بعد چار رکعت نماز ادا کرے۔

[مسلم، ۲۸۸/۱ باب فی استحباب اربع رکعات او الرکعتین بعد الجمعة]

ترمذی شریف میں حضرت ابوہریرہ ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں :

"عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل أربعا"

یعنی حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھے اسے چاہیے کہ چار رکعت پڑھے۔

[سنن ترمذی: ۱۱۷/۱، باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها]

☆ حضرت ابوہریرہ سے مروی مذکورہ بالا دونوں روایتوں سے ثابت ہوا کہ جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت نماز سنت (مؤکدہ) ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے:

"أنه كان يصلي قبل الجمعة أربعا وبعدها أربعا"

یعنی وہ جمعہ سے پہلے چار رکعت اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔

[سنن ترمذی: ۱۱۸/۱، باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها]

مجمع الزوائد میں حضرت علقمہ بن قیس سے مروی ہے :

"أن ابن مسعود صلى يوم الجمعة بعد ما سلم الإمام أربع ركعات"

یعنی ابن مسعود نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد چار رکعت نماز ادا فرمائی۔ [مجمع الزوائد ۲۳۰/۲]

☆ سنن ترمذی اور مجمع الزوائد کی آخری دونوں حدیثوں سے حضرت عبداللہ ابن مسعود کا جمعہ کے بعد چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

الحاصل:۔ درج بالا احادیث سے جمعہ کے فرض ادا کرنے کے بعد چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

☆☆☆☆☆

احادیث میں سنن غیر مؤکدہ رکعات کا بیان

قبل نماز عصر سنت غیر مؤکدہ رکعات

نماز عصر سے قبل چار رکعت سنت مؤکدہ ہے:

سنن ابوداؤد و ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے :

"عن النبي ﷺ قال رحم الله امرأ صلى قبل العصر اربعًا"

یعنی اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرمائے جو عصر کی نماز سے قبل چار رکعات پڑھے۔

[ابوداود، ۱۸۰/۱، باب الصلاة قبل العصر، سنن ترمذی: ۹۸/۱، باب الاربع قبل العصر]

سنن ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

"كان النبي يصلي قبل العصر اربع ركعات"

یعنی نبی ﷺ عصر سے پہلے چار رکعات نماز ادا فرماتے تھے۔

[سنن ترمذی: ۹۸/۱، باب فی الاربع قبل العصر]

☆ سنن ابوداؤد اور سنن ترمذی کی مذکورہ بالا احادیث میں نبی کریم ﷺ کے حوالے سے ثابت ہوا کہ عصر سے پہلے سنت (غیر مؤکدہ) چار رکعات ہے۔

علاوہ ازیں سنن نسائی میں حضرت عاصم بن ضمرة سے مروی ہے انہوں نے حضرت علی سے نبی ﷺ کی نمازوں سے متعلق معلوم کیا تو آپ نے فرمایا :

"يصلي قبل العصر أربعا" [سنن نسائی]

یعنی نبی ﷺ عصر سے پہلے چار رکعت نماز ادا فرماتے۔

☆سنن نسائی کی درج بالا حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ عصر سے پہلے چار رکعت نماز (سنت غیر مؤکدہ) ادا فرماتے تھے۔

الحاصل:۔عصر کی فرض نماز سے قبل سنت غیر مؤکدہ چار رکعات ہے۔

قبل عشا سنت غیر مؤکدہ رکعتوں کا بیان

عشا سے پہلے کی چار سنتوں کا ذکر کتب احادیث میں نہیں ہے البتہ فقہ حنفی کی کتاب 'الاختیار لتعلیل المختار لابن المودود' میں حضرت عائشہ سے مروی درج ذیل روایت نقل کی گئی ہے جس میں عشا سے قبل چار رکعات سنتوں کا ثبوت موجود ہے :

" أنه عليه الصلاة والسلام كان يصلي قبل العشاء أربعا"

یعنی نبی کریم ﷺ عشا سے پہلے چار رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔[۱/۷۲]

☆الحاصل: عشاء کے فرض ادا کرنے سے قبل چار رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ ہے۔

جمعہ کے بعد کی سنت غیر مؤکدہ رکعات

جمعہ کی نماز کے بعد سنت غیر مؤکدہ دو رکعات ہیں:

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے :

"أن رسول الله ﷺ ...، وكان لا يصلي بعد الجمعة حتى ينصرف فيصلي ركعتين"

یعنی رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد واپس آ کر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

[صحیح بخاری، ۱/۱۲۸، باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها]

صحیح مسلم میں حضرت سالم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں :

"أن النبي ﷺ كان يصلي بعد الجمعة ركعتين"

یعنی نبی کریم ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

[مسلم، ۱/۲۸۸ باب في استحباب اربع ركعات او الركعتين بعد الجمعة]

☆ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی درج بالا احادیث سے ثابت کہ نبی ﷺ نماز جمعہ (فرض) ادا کرنے کے بعد دو رکعت نماز (سنت غیر مؤکدہ) ادا فرماتے تھے۔

اور سنن ترمذی میں حضرت علی سے مروی ہے :

"أنه أمر أن يصلي بعد الجمعة ركعتين ثم أربعا"

یعنی انہوں نے حکم دیا کہ جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھو اور اس کے بعد چار رکعت۔

[سنن ترمذی: ۱/۱۱۸، باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها]

☆ اس روایت میں جمعہ کے بعد کی دو رکعت سنت غیر مؤکدہ اور چار رکعت سنت مؤکدہ کا بیان ہے۔

نیز مجمع الزوائد میں حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی سے مروی ہے فرماتے ہیں

" كان عبد الله بن مسعود يعلمنا أن نصلي أربع ركعات بعد الجمعة حتى سمعنا قول علي صلوا ستا وقال أبو عبد الرحمن فنحن نصلي ستا"

یعنی عبداللہ بن مسعود ہمیں بتاتے تھے کہ ہم جمعہ کے بعد چار رکعت نماز پڑھیں یہاں تک کہ ہم نے حضرت علی کا فرمان سنا کہ چھ رکعت پڑھو اور ابو عبدالرحمٰن نے کہا کہ ہم چھ رکعت پڑھتے تھے۔[مجمع الزوائد ۲/۲۳۰]

اسی میں حضرت قتادہ سے مروی :

"أن ابن مسعود كان يصلي بعد الجمعة ست ركعات"

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود جمعہ کے بعد چھ رکعت اَدا فرماتے تھے۔

[مجمع الزوائد ۲/۲۳۰]

☆ مجمع الزوائد کی ان دونوں روایتوں میں بھی چار سنت مؤکدہ اور دو سنت غیر مؤکدہ رکعات کا بیان ہے۔

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ جمعہ کے فرض ادا کرنے کے بعد چھ رکعت نماز ہے جس میں چار رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ ہے۔

☆☆☆☆☆

پنجگانہ نمازوں کی نفل رکعات کا بیان

بعدِ ظہر نفل رکعتوں کا بیان

ظہر کی سنت بعدیہ کے بعد دو رکعت نماز نفل ہے۔ :

سنن نسائی میں حضرت عنبسہ بن ابوسفیان سے مروی فرماتے ہیں :

"أخبرتني أختي أم حبيبة زوج النبي ﷺ أن حبيبها أبا القاسم ﷺ أخبرها قال ما من عبد مؤمن يصلي أربع ركعات بعد الظهر فتمس وجهه النار أبدا إن شاء الله عز و جل"

یعنی مجھے میری بہن حضرت ام حبیبہ نے بتایا کہ ان کے حبیب ابو القاسم ﷺ نے انہیں بتایا کہ کوئی مومن بندہ ایسا نہیں جو ظہر کے بعد چار رکعت نماز اَدا کرے اسے جہنم کی آگ چھوے۔ان شاءاللہ۔

[۱/۲۰۱ باب الاختلاف على اسماعيل]

☆ الحاصل: اس حدیث پاک سے نماز ظہر ادا کرنے کے بعد چار رکعت نماز ادا کرنا ثابت ہے یعنی دو رکعت سنت مؤکدہ اور دو نفل۔

عشاء کی سنت مؤکدہ کے بعد کی نفل رکعتوں کا بیان

عشاء کی سنت بعدیہ کے بعد نفل نماز دو رکعت ہے:

سنن ابوداؤد میں حضرت زرارہ بن اوفی سے مروی انہوں نے حضرت عائشہ سے نبی

کریم ﷺ کی رات کی نمازوں سے متعلق استفسار کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا :

" كان يصلى صلاة العشاء فى جماعة ثم يرجع إلى أهله فيركع أربع ركعات"

یعنی نبی ﷺ نمازعشا جماعت سے ادا فرمانے کے بعد اپنے گھر والوں میں تشریف لے آتے تھے او چار رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔[سنن ابوداود،۱/۱۹۰،باب صلاۃ اللیل]

☆ اس حدیث پاک میں فرض نماز کے بعد دورکعت سنت مؤکدہ اور دو نفل کا مجمل ذکر کیا گیا ہے۔

سنن دارقطنی میں حضرت کعب سے روایت ہے فرماتے ہیں :

" من صلى أربع ركعات بعد العشاء فقرأ فيهن وأحسن ركوعهن وسجودهن كان أجره كأجر من صلاهن فى ليلة القدر"

یعنی جو شخص عشا کی نماز کے بعد چار رکعت نماز بہتر رکوع وسجود کے ساتھ ادا کرے تو اس کا ثواب شب قدر میں ادا کی گئی نمازوں کے ثواب کے مثل ہوگا۔[۲/۴۶۱،باب تخفيف الصلاة]

☆ اس حدیث پاک میں بھی دورکعت سنت مؤکدہ اور دو نفل کا اجمالی ذکر کیا گیا ہے۔

معجم الکبیر للطبرانی میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی فرماتے ہیں

"قال رسول الله ﷺ من صلى العشاء فى جماعة وصلى أربع ركعات قبل أن يخرج من المسجد ،كان كعدل ليلة القدر"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی

اور مسجد سے نکلنے سے قبل چار رکعات مزید پڑھیں تو وہ شب قدر کے برابر ہوجائیں گی۔[۱۱/۳۵۱]

☆ یہ حدیث پاک بھی دورکعت سنت مؤکدہ اور دو نفل نماز کی طرف اشارہ کررہی ہے۔

الحاصل: احادیث بالا سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ عشاء کے فرض ادا کرنے کے بعد وتر سے پہلے چار رکعت ادا فرماتے تھے یعنی دو رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت نفل۔

وتر کے بعد نفل رکعتوں کا بیان

وتر نماز کے بعد نبی کریم ﷺ سے دو رکعت نماز نفل ثابت ہے۔ ملاحظہ ہو :

سنن ابوداؤد میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت :

"أن رسول الله...ركع ركعتين وهو جالس بعدالوتر"

یعنی رسول اللہ ﷺ وتر کے بعد دو رکعت نماز بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔

[سنن ابوداؤد، ۱/۱۹۱،باب فى صلاة الليل]

☆ اس حدیث پاک میں صاف صراحت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر کے بعد دو نفل ادا فرماتے تھے۔

سنن ترمذی میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرماتے ہیں :

"أن النبى ﷺ كان يصلى بعد الوتر ركعتين"

یعنی نبی کریم ﷺ وتر کے بعد دو رکعات ادا فرماتے تھے۔

[سنن ترمذى: ۱/۱۰۸ ،باب ماجاء لاوتران فى ليلة]

☆ اس حدیث میں بھی وتر کے بعد دو رکعت نماز نفل کا ذکر ہے۔

سنن نسائی میں حضرت یحییٰ بن کثیر سے مروی انہوں نے فرمایا :

" أخبرنى أبو سلمة بن عبد الرحمن أنه سأل عائشة عن صلاة رسول الله ﷺ من الليل فقالت كان يصلى ثلاث عشرة ركعة تسع ركعات قائما يوتر فيها وركعتين جالسا"

یعنی مجھے ابوسلمہ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے نبی ﷺ رات کی نماز سے متعلق معلوم کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا: نبی ﷺ تیرہ رکعت ادا فرماتے نو رکعات کھڑے ہوکر اسی میں وتر بھی ہوتے اور پھر دو رکعات بیٹھ کر پڑھتے۔

[۱/۱۹۶ ،باب إباحة الصلاة بين الوتر وبين ركعتى الفجر]

سنن ابن ماجہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے مروی :

"أن النبى ﷺ كان يصلى بعد الوتر ركعتين خفيفتين وهو جالس"

یعنی نبی کریم ﷺ وتر پڑھنے کے بعد ہلکی سی دو رکعت بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔[ص ۸۳،باب ما جاء فى الركعتين بعد الوتر جالسا]

☆ سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کی مذکورہ احادیث سے بھی ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر کے بعد دو رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔

الحاصل :۔ نماز وتر کے نبی کریم ﷺ دو رکعت نماز نفل ادا فرماتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مختلف سنن ونوافل نمازوں کی رکعتوں کا بیان احادیث کی روشنی میں

نماز تراویح کی رکعتوں کا بیان

یوں تو بہت سی روایتوں سے نماز تراویح کی بیس رکعات ثابت ہیں ہم یہاں چند روایتوں کو نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو

سنن کبریٰ بیہقی میں سائب بن یزید سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں :

"كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطاب رضى الله عنه فى شهر رمضان بعشرين ركعة "

یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور مبارک میں رمضان کے مہینے میں لوگ بیس رکعت اَدا کرتے تھے۔[۲/۴۹۶:باب ما روى فى عدد ركعات القيام فى شهر رمضان]

اور یزید بن رومان فرماتے ہیں :

"كان الناس يقومون فى زمان عمر بن الخطاب رضى الله عنه فى رمضان بثلاث وعشرين ركعة"

یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور مبارک میں رمضان کے مہینے میں لوگ تئیس رکعت ادا کرتے تھے۔[ایضا]

ابوالخصیب فرماتے ہیں :

''كان يؤمنا سويد بن غفلة في رمضان فيصلي خمس ترويحات عشرين ركعة''

یعنی سوید بن غفلہ رمضان میں ہماری امامت فرماتے تھے تو پانچ ترویحات سے بیس رکعت پڑھاتے تھے۔

شتیر بن شکل سے جو اصحاب حضرت علی سے ہیں مروی ہے :

''أنه كان يؤمهم في شهر رمضان بعشرين ركعة ويوتر بثلاث''

یعنی وہ رمضان کے مہینے میں لوگوں کی بیس رکعت میں امامت فرماتے تھے اور تین وتر پڑھاتے تھے۔[ایضا]

☆سنن کبریٰ بیہقی کی مندرجہ بالا روایات سے نماز تراویح بیس رکعات ثابت ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابوالحسناء سے مروی ہے فرماتے ہیں :

''أن عليا أمر رجلا يصلي بهم في رمضان عشرين ركعة.''

یعنی حضرت علی نے ایک شخص کو رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت نماز پڑھانے کا حکم دیا۔[مصنف ابن ابی شیبہ ۲/ ۳۹۲،۳۹۳:باب کم یصلی فی رمضان من رکعة]

اسی میں حضرت انس بن مالک سے مروی وہ یحیٰی بن سعید سے روایت کرتے ہیں

'' أن عمر بن الخطاب أمر رجلا يصلي بهم عشرين ركعة''

یعنی حضرت عمر نے ایک شخص کو لوگوں کو بیس رکعات پڑھانے کا حکم دیا۔[ایضا]

نیز حضرت نافع ابن عمر سے مروی ہے :

''كان ابن أبي مليكة يصلي بنا في رمضان عشرين ركعة''

یعنی ابن ابو ملیکہ ہم کو رمضان میں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔[ایضا]

اور عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں :

''كان أبي بن كعب يصلي بالناس في رمضان بالمدينة عشرين ركعة ويوتر بثلاث''

یعنی ابی بن کعب رمضان میں لوگوں کو مدینہ میں بیس رکعت اور تین وتر پڑھاتے تھے۔[ایضا]

☆مصنف ابن ابی شیبہ کی مذکورہ روایات سے نماز تراویح بیس رکعات ثابت ہے۔

الحاصل:۔مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوگئی کہ نماز تراویح کی رکعات کی تعداد بیس رکعات ہے۔

نماز اشراق کی رکعتوں کا بیان

اشراق کی نماز دو رکعت سے چار رکعت تک ہے :

سنن ترمذی میں حضرت انس سے مروی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

''من صلى الفجر في جماعة ثم قعد يذكر الله حتى تطلع الشمس ثم صلى ركعتين كانت له كأجر حجة وعمرة''

یعنی جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر سورج طلوع ہونے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لیے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ہے۔[: ۱/ ۱۳۰،باب ذکر ما یستحب من الجلوس فی المسجد بعد صلاۃ الصبح]

☆مذکورہ حدیث پاک سے اشراق کی نماز دو رکعت ثابت ہے۔

معجم الاوسط میں حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

''قال رسول الله ﷺ من صلى الغداة وقعد في مصلاه حتى تطلع الشمس ثم صلى أربع ركعات غفر الله له ذنوبه''

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز فجر ادا کی اور اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر طلوع شمس تک بیٹھا رہا پھر طلوع شمس کے بعد چار رکعت نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔[المعجم الاوسط للطبرانی،۶/ ۱۰۶]

☆ اس روایت سے چار رکعت نماز اشراق ثابت ہے۔

شعب الایمان للبیہقی میں حضرت حسن بن علی سے مروی فرماتے ہیں :

'' سمعت رسول الله ﷺ يقول من صلى الغداة ثم ذكر الله عز وجل حتى تطلع الشمس، ثم صلى ركعتين أو أربع ركعات لم تمس جلده النار''

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی پھر سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کیا پھر دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھی تو اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔[شعب الایمان للبیہقی،۵/ ۴۳۰]

☆ اس روایت میں دو سے چار رکعت تک نماز اشراق کا بیان ہے

الحاصل:۔مذکورہ بالا احادیث سے اشراق کی نماز دو رکعت سے چار رکعت تک ثابت ہے۔

نماز چاشت کی رکعتوں کا بیان

نماز چاشت دو رکعت سے بارہ رکعت تک ہے۔جیسا کہ

بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں :

''أوصاني النبي ﷺ بركعتي الضحى''

یعنی مجھے نبی ﷺ نے چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت فرمائی۔[صحیح بخاری، ۱/ ۱۵۶،باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی]

صحیح مسلم میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

''عن النبي ﷺ أنه قال يصبح على كل سلامى من أحدكم صدقة فكل تسبيحة صدقة وكل تحميدة صدقة وكل تهليلة صدقة وكل تكبيرة صدقة وأمر بالمعروف صدقة ونهي عن المنكر صدقة ويجزء من ذلك ركعتان يركعهما من الضحى''

یعنی نبی ﷺ نے فرمایا:تم میں جو کوئی آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے تو ہر تسبیح (سُبحانَ اللّٰہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تحمید (اَلْحَمْدُ للّٰہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تہلیل (لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا) اور ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) اچھائی کا حکم دینا اور برائی روکنا صدقہ ہے اور سب صدقات کا متبادل چاشت کی نماز کی دو رکعتوں کا پڑھ لینا ہے۔[مسلم، ۱/ ۲۵۰،باب استحباب صلاۃ الضحی]

سنن نسائی میں حضرت ابوہریرہ سے مروی :

''أمرني رسول الله ﷺ بركعتي الضحى''

یعنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی دو رکعتوں کا حکم فرمایا۔[سنن نسائی، ۱/ ۲۵۲،باب صوم النبی ﷺ]

سنن ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے فرماتے ہیں:

" قال رسول اللہ ﷺ من حافظ علی شفعة الضحی غفر له ذنوبه وإن کانت مثل زبد البحر "

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کی حفاظت کرے (یعنی ان کو ادا کرے) اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔[سنن ترمذی: ۱/۱۰۸، باب ماجاء فی صلاۃ الضحی، سنن ابن ماجہ: ص ۹۸، باب ماجاء فی صلاۃ الضحیٰ]

☆ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی، سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی مندرجہ بالا روایات سے چاشت کی نماز دو رکعت ثابت ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت معاذہ سے مروی انہوں نے حضرت عائشہ سے معلوم کیا:

"کم کان رسول اللہ ﷺ یصلی صلاۃ الضحی قالت أربع رکعات ویزید ما شاء" [ایضاص ۲۴۹]

یعنی نبی کریم ﷺ نماز چاشت کتنی رکعت ادا فرماتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ چار رکعت اور زیادہ جو چاہتے پڑھتے۔[مسلم]

☆ صحیح مسلم کی اس حدیث پاک میں نماز چاشت چار رکعت بلکہ اس اس بھی زیادہ پڑھنے کا بیان ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

" ما أنبأ أحد أنه رأی النبی ﷺ صلی الضحی غیر أم هانی ذکرت أن النبی ﷺ یوم فتح مکة اغتسل فی بیتها فصلی ثمان رکعات فما رأیته صلی صلاۃ أخف منها غیر أنه یتم الرکوع والسجود "

یعنی ہم سے حضرت ام ہانی کے سوا کسی نے بیان نہیں کیا، کہ ہم نے نبی ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ان کے گھر میں فتح مکہ کے دن غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز ادا فرمائیں اور میں نے کوئی نماز اس سے ہلکی نہیں دیکھی ہے بجز اس کے کہ وہ رکوع اور سجود پورا کرتے تھے۔

[۱/ ۱۴۹، باب من تطوع فی السفر فی غیر دبر الصلوات وقبلها]

صحیح مسلم میں حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی:

" أنه لما کان عام الفتح أتت رسول اللہ ﷺ وهو بأعلی مکة قام رسول اللہ ﷺ إلی غسله فسترت علیه فاطمة ثم أخذ ثوبه فالتحف به ثم صلی ثمان رکعات سبحة الضحی "

یعنی وہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت حاضر ہوئیں جب آپ ﷺ مکہ کے بلند حصہ پر تھے رسول اللہ ﷺ غسل فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت فاطمہ نے آپ پر پردہ کر دیا پھر آپ ﷺ نے غسل کے بعد اپنے اوپر ایک کپڑا لپیٹا پھر چاشت کی آٹھ رکعات نماز ادا فرمائیں۔

[مسلم، ۱/۱۵۳، باب تستر المغتسل بثوب ونحوه]

☆ بخاری اور مسلم کی درج بالا احادیث میں آٹھ رکعت نماز چاشت کا بیان ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت انس بن مالک سے مروی انہوں نے فرمایا:

"قال رسول اللہ ﷺ من صلی الضحی ثنتی عشرة رکعة بنی اللہ قصرا فی الجنة من ذهب"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص چاشت کی بارہ رکعات نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔[سنن ترمذی: ۱/ ۱۰۸، باب ماجاء فی صلاۃ الضحیٰ]

☆ سنن ترمذی کی اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے بارہ رکعات نماز چاشت پڑھنے کا حکم عطا فرمایا ہے۔

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں یہ ثابت ہوا کہ نماز چاشت کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہے۔

نماز اوابین کی رکعات

مغرب کی نماز کے بعد اوابین کی نماز چھ رکعت ہے:

سنن ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا:

" قال رسول اللہ ﷺ من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم فیما بینهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتی عشرة سنة "

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت (نوافل) پڑھے اور اس دوران کوئی بری بات نہ کہے تو یہ اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہے۔[سنن ترمذی: ۱/۹۸، باب ماجاء فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب]

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی فرماتے ہیں:

"أن النبی ﷺ قال من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم بینهن بسوء، عدلن له بعبادة ثنتی عشرة سنة"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت (نوافل) پڑھے اور اس دوران کوئی بری بات نہ کہے تو یہ اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہے۔ [سنن ابن ماجہ: ص ۸۱، باب ماجاء فی الست الرکعات بعد المغرب]

☆ الحاصل:۔ سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی درج بالا روایتوں سے ثابت ہوا کہ اوابین کی نماز چھ رکعت ہے۔

نماز تہجد کی رکعتوں کا بیان

تہجد کی نماز دو رکعت سے بارہ رکعت تک ہے:

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" إذا استیقظ الرجل من اللیل وأیقظ امرأته فصلیا رکعتین کتبا من الذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات "

جب کوئی مرد رات میں بیدار ہو تو اپنی بیوی کو جگائے اور پھر دونوں دو رکعت نماز ادا کریں تو دونوں اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔

[ص ۹۴، باب فیمن أیقظ أهله من اللیل]

☆ درج بالا حدیث مبارک میں دو رکعت نماز تہجد کا بیان ہے۔

نیز حضرت عائشہ سے نبی ﷺ کی رمضان کی راتوں میں پڑھی جانے والی نمازوں سے متعلق معلوم کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

"ما کان رسول اللہ ﷺ یزید فی رمضان، ولا فی غیره علی إحدی عشرة رکعة یصلی أربعا فلا تسل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی أربعا فلا تسل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی ثلاثا"

یعنی رسول اللہ ﷺ رمضان ہو یا غیر رمضان گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے چار رکعت پڑھتے ان کی عمدگی اور طوالت سے متعلق تو پوچھو ہی مت پھر چار رکعت پڑھتے ان کی عمدگی اور طوالت کیا کہنے! اس کے بعد تین

رکعت اَدافرماتے ۔[بخاری ،باب قیام النبی باللیل، مسلم، ۱/ ۲۵۴ ، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ]

☆ اس حدیث پاک سے آٹھ رکعت نماز تہجد کا ثبوت ملتا ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور سنن ابوداؤد میں حضرت کریب سے مروی فرماتے ہیں :

"أن ابن عباس أخبره أنه بات عند ميمونة وهي خالته فاضطجعت في عرض وسادة واضطجع رسول الله ﷺ وأهله في طولها فنام حتى انتصف الليل ، أو قريبا منه فاستيقظ يمسح النوم عن وجهه ثم قرأ عشر آيات من آل عمران ثم قام رسول الله ﷺ إلى شن معلقة فتوضأ فأحسن الوضوء ثم قام يصلي فصنعت مثله فقمت إلى جنبه فوضع يده اليمنى على رأسي وأخذ بأذني يفتلها ثم صلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع حتى جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين ثم خرج فصلى الصبح"

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رات گزاری میں بستر کے عرض میں اور رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی زوجہ بستر کے طول میں لیٹے آپ سوگئے یہاں تک کہ آدھی رات یا اس کے لگ بھگ گزر گئی۔ آپ اپنا چہرہ مبارکہ ملتے ہوئے بیدار ہوئے پھر سورۂ آل عمران کی دس آیات تلاوت فرمائیں پھر آپ لٹکی ہوئی مشک کے پاس تشریف لے گئے اور اچھی طرح وضوفرمایا پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے میں نے بھی آپ کی طرح کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا تو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے

کان ملنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر وتر پڑھے پھر مؤذن کے آنے تک لیٹ گئے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت اَدافرمائیں پھر نکل کر صبح کی نماز ادا فرمائی۔[بخاری شریف ۱/ ۱۳۵ ،باب فی الوتر، مسلم، ۱/ ۲۶۰ ،باب صلاۃ النبی ﷺ ودعائہ باللیل، ابوداؤد، ۱/ ۱۹۴ ،باب فی صلاۃ اللیل]

☆ بخاری، مسلم اور سنن ابوداؤد کی مذکورہ بالا حدیث مبارک سے بارہ رکعت نماز تہجد ثابت ہے۔

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث کریمہ کی روشنی میں نبی کریم ﷺ سے تہجد کی نماز دو سے بارہ رکعات تک ثابت ہے۔

نوٹ:۔ اکثر کتب میں نبی کریم ﷺ کے حوالے سے تہجد کی نماز زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات تک بیان کی جاتی ہے البتہ موخر الذکر بخاری شریف کی حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ سے سونے کے بعد بارہ رکعت نماز پڑھنے کا ثبوت موجود ہے جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تہجد کی نماز بارہ رکعت بھی ادا فرمائی ہے۔ ھذا ماعندی والعلم عنداللہ عزوجل ورسولہ ﷺ

نماز تحیۃ الوضوء کی رکعتوں کا بیان

وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا سنت ہے :

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت حمران سے مروی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو فرمانے کے بعد فرمایا :

"قال رسول الله ﷺ من توضأ نحو وضوئي هذا ثم صلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرکے دو رکعت

نماز ادا کرے اور دل میں کوئی دنیوی خیال نہ لائے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔[بخاری، ۱/ ۲۸ ،باب الوضوء ثلاثا ثلاثا...... مسلم، ۱/ ۱۲۰ ،باب صفة الوضوء وكماله، ابوداؤد...... نسائی، ۱/ ۱۲ ،باب المضمضة والاستنشاق]

☆ الحاصل:۔ درج بالا حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنی چاہئے۔

نماز تحیۃ المسجد کی رکعات

مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا چاہئے :

بخاری شریف میں حضرت عمرو بن سلیم زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے قتادہ بن ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے کہا :

"قال النبي ﷺ إذا دخل أحدكم المسجد فلا يجلس حتى يصلي ركعتين"

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔[۱/ ۱۵۶ ،باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی]

صحیح مسلم، سنن ترمذی اور نسائی میں ابوقتادہ سلمی سے مروی ہے :

"أن رسول الله ﷺ قال إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ركعتين قبل أن يجلس"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔[مسلم، ۱/ ۲۴۸ ،باب استحباب تحیة المسجد، ترمذی: ۱/ ۷۱، باب اذا دخل أحدكم المسجد: سنن نسائی، ۱/ ۸۵ ،باب الأمر بالصلاة قبل الجلوس فيه]

☆ الحاصل: احادیث بالا سے ثابت ہوا کہ تحیۃ المسجد کی نماز دو رکعت ہے۔

صلاۃ التسبیح کی رکعات

صلاۃ التسبیح چار رکعت ہے :

سنن ابوداؤد اور سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

"أن رسول الله ﷺ قال للعباس بن عبد المطلب يا عباس يا عماه ألا أعطيك ألا أمنحك ألا أحبوك ألا أفعل بك عشر خصال إذا أنت فعلت ذلك غفر الله لك ذنبك أوله وآخره قديمه وحديثه خطأه وعمده صغيره وكبيره سره وعلانيته عشر خصال أن تصلي أربع ركعات تقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب وسورة فإذا فرغت من القراءة في أول ركعة وأنت قائم قلت سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر خمس عشرة مرة ثم تركع فتقولها وأنت راكع عشرا ثم ترفع رأسك من الركوع فتقولها عشرا ثم تهوي ساجدا فتقولها وأنت ساجد عشرا ثم ترفع رأسك من السجود فتقولها عشرا ثم تسجد فتقولها عشرا ثم ترفع رأسك فتقولها عشرا فذلك خمس وسبعون في كل ركعة تفعل ذلك في أربع ركعات إن استطعت أن تصليها في كل يوم مرة فافعل فإن لم تفعل ففي كل جمعة مرة فإن لم تفعل ففي كل شهر مرة فإن لم تفعل ففي كل سنة مرة فإن لم تفعل ففي عمرك مرة"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا: اے چچا جان کیا میں آپ کو عطا نہ کروں، کیا میں آپ کو فائدہ نہ پہنچاؤں۔ کیا میں آپ کو

ایسی دس باتیں نہ سکھاؤں کہ اگر آپ ان پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، سہواًاور قصداً کیے گئے ، چھوٹے اور بڑے، چھپے اور کھلے سب گناہ بخش دے؟ اور وہ دس باتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی ایک سورت پڑھیں اور پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہونے کے بعد حالت قیام میں پندرہ مرتبہ ﴿ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلَہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ﴾ کہیں پھر دس مرتبہ یہی کلمات رکوع میں کہیں، پھر سجدہ میں دس مرتبہ پھر سجدہ سے اُٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدہ میں جا کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدہ سے اُٹھ کر دس مرتبہ، تو یہ ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ ہیں۔طرح چاروں رکعتوں میں اسی طرح کریں۔اگر ہو سکے تو یہ صلوٰۃ التسبیح روزانہ ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہر جمعہ کو۔اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے۔اگر یہ بھی نہ ہو تو ہر سال میں ایک مرتبہ اور اگر اتنا بھی نہ ہو سکے تو کم سے کم زندگی میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لیں۔

[سنن ابوداؤد، ۱/۱۸۳،۱۸۴،باب صلاۃ التسبیح،سنن ابن ماجہ:ص ۹۹،باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح]

سنن ترمذی میں حضرت ابووہب سے مروی ہے فرماتے ہیں :

'' سألت عبد اللّٰہ بن المبارک عن الصلاۃ التی یسبح فیھا ؟ قال یکبر ثم یقول سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا إلہ إلا غیرک ثم یقول خمس عشرۃ مرۃ سبحانَ اللّٰہِ والحمدُ لِلّٰہِ ولا إلہَ إلّا اللّٰہُ واللّٰہُ أکبرُ ثم یتعوذ ویقرأ﴿ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرّحیم﴾ و فاتحۃ الکتاب وسورۃ ثم یقول عشر مرات سبحانَ اللّٰہِ والحمدُ لِلّٰہِ ولا إلہَ إلّا اللّٰہُ واللّٰہُ

أکبرُ ثم یرکع فیقولھا عشرا ثم یرفع رأسہ فیقولھا عشرا ثم یسجد فیقولھا عشرا ثم یرفع رأسہ ویقولھا عشرا ثم یسجد الثانیۃ فیقولھا عشرا یصلی أربع رکعات علی ھذا فذلک خمس وسبعون تسبیحۃ فی کل رکعۃ یبدأ فی کل رکعۃ بخمس عشر تسبیحۃ ثم یقرأ ثم یسبح عشرا فإن صلی لیلا فأحب إلی أن یسلم فی کل رکعتین وإن صلی نھارا فإن شاء سلم وإن شاء لم یسلم قال أبو وھب وأخبرنی عبد العزیز بن أبی رزمۃ عن عبد اللّٰہ أنہ قال یبدأ فی الرکوع بسبحان ربی العظیم وفی السجود بسبحان ربی الأعلی ثلاثا ثم یسبح التسبیحات ''

یعنی میں نے عبداللہ بن مبارک سے تسبیح والی نماز کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا: تکبیر کہے پھر ثنا پڑھے پھر پندرہ مرتبہ کہے :

﴿سبحانَ اللّٰہِ والحمدُ لِلّٰہِ ولا إلہَ إلّا اللّٰہُ واللّٰہُ أکبرُ﴾ پھر﴿ أعوذُ باللّٰہِ مِنَ الشَّیطانِ الرَّجِیمِ (اور) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ﴾ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی اور سورت پڑھے پھر دس مرتبہ﴿سبحانَ اللّٰہِ والحمدُ لِلّٰہِ ولا إلہَ إلّا اللّٰہُ واللّٰہُ أکبرُ﴾ پڑھے پھر رکوع میں دس مرتبہ پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ انہیں کلمات کو پڑھے اور چاروں رکعتیں اسی انداز میں ادا کرے۔پس یہ ہر رکعات میں پچھتر تسبیحات ہوئیں۔ ہر رکعت میں پندرہ مرتبہ سے شروع کرے پھر قراءت کرے اور دس مرتبہ تسبیح کرے اور اگر رات کو نماز ادا کرے تو مجھے ہر دو رکعتوں پر بعد سلام پھیرنا پسند ہے اگر دن کو پڑھے تو چاہے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرے یا نہ پھیرے۔ابو وہب فرماتے ہیں مجھے عبدالعزیز بن ابی رزمہ نے عبداللہ کے بارے میں بتایا کہ ان کا کہنا ہے کہ رکوع میں پہلے تین مرتبہ ﴿سُبْحَانَ رَبِّیَ

الْعَظِیمِ﴾ اور سجدے میں پہلے تین مرتبہ﴿ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلَی﴾ پڑھے اور پھر یہ تسبیحات پڑھے۔[سنن ترمذی: ۱/۱۰۹،باب فی صلاۃ التسبیح]

☆الحاصل: مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ صلاۃ التسبیح کی چار رکعات ہیں۔

(نماز خسوف و نماز کسوف کی رکعات)

سورج گرھن وچاندگرھن کی نماز کی رکعتوں کا بیان

سورج گرہن اور چاند گرہن ہونے پر دو رکعت نماز پڑھنا چاہئے جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا :

''انکسفت الشمس علی عھد رسول اللّٰہ ﷺ فصلی رکعتین''

یعنی رسول اللہ ﷺ کے دورِ مبارک میں سورج گرہن لگا تو نبی ﷺ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔[بخاری، ۱/۱۴۵،باب الصلاۃ فی کسوف القمر]

سنن کبریٰ للبیہقی میں ابوبکرہ سے مروی:

" أن النبی ﷺ صلی رکعتین مثل صلاتکم ھذہ فی کسوف الشمس والقمر"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے سورج اور چاند گرہن میں تمہاری نمازوں کی طرح دو رکعت نماز ادا فرمائی۔[السنن الکبری للبیھقی]

نیز انہیں سے سنن نسائی میں روایت ہے فرماتے ہیں :

'' کنا جلوسا عند النبی ﷺ فکسفت الشمس فوثب یجر ثوبہ فصلی رکعتین حتی انجلت''

یعنی ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔رسول اللہ ﷺ تیزی سے اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے کھڑے ہوئے اور دو

رکعات ادا فرمائیں حتی کہ سورج گرہن ختم ہو گیا۔

[سنن نسائی، ۱/۱۶۴،باب الامر بالصلاۃ عند الکسوف]

سنن ابوداؤد میں حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا :

"کسفت الشمس علی عھد رسول اللّٰہ ﷺ فخرج فزعا یجر ثوبہ وأنا معہ یومئذ بالمدینۃ فصلی رکعتین فأطال فیھما القیام ثم انصرف وانجلت"

یعنی رسول اللہ ﷺ کے دورِ مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ گھبرائے ہوئے اور اپنے کپڑے (چادر) گھسیٹتے ہوئے نکلے۔میں اس دن مدینہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضر تھا آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی اور ان میں قیام کو لمبا فرمایا پھر آپ واپس پلٹے تو سورج روشن ہو گیا۔[سنن ابوداؤد: ۱/۱۶۸،کتاب الکسوف]

☆ الحاصل:۔احادیث مذکورہ سے سورج اور چاند گرہن کی دو رکعت نماز ثابت ہے۔

فائدہ۔سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور چاند گہن کی نماز مستحب ہے۔

نماز استسقاء کی رکعات

ایام قحط میں دو رکعت نماز ادا کرنا سنت ہے :

صحیح بخاری میں عباد بن تمیم سے مروی وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا

"رأیت النبی ﷺ یوم خرج یستسقی قال فحول إلی الناس ظھرہ واستقبل القبلۃ یدعو ثم حول رداء ہ ثم صلی لنا رکعتین جھر فیھما بالقراء ۃ"

یعنی عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ استسقا کی نماز کے لیے نکلے،تو لوگوں کی جانب اپنی پشت اطہر کر کے،قبلہ رو ہو کر دعا فرمانے لگے پھر اپنی چادر اُلٹ دی پھر ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور ان دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت فرمائی۔

[بخاری، ۱/۱۳۹،باب الجھر بالقراء ۃ فی الاستسقاء]

اسی میں ہے :

"عبادبن تمیم عن عمه أن النبیﷺ استسقی فصلی رکعتین وقلب رداء ہ"

یعنی عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیﷺ نے استسقاء کی نماز پڑھی تو دو رکعتیں پڑھیں اور پھر اپنی چادر الٹ دی۔[بخاری: ۱/ ۱۴۰. باب صلاۃ الاستسقاء رکعتین]

سنن ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ میں ہشام بن اِسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ سے مروی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا :

" أخبرنی أبی قال أرسلنی الولید بن عتبة قال عثمان ابن عقبة وکان أمیر المدینة إلی ابن عباس أسأله عن صلاة رسول اللهﷺفی الاستسقاء فقال خرج رسول الله ﷺمتبذلا متواضعا متضرعا حتی أتی المصلی زاد عثمان فرقی علی المنبر ثم اتفقاولم یخطب خطبکم هذه ولکن لم یزل فی الدعاء والتضرع والتکبیر ثم صلی رکعتین کما یصلی فی العید"

یعنی مجھ کو ولید بن عتبہ نے جو عثمان بن عتبہ کے بقول مدینہ منورہ کے امیر تھے حضرت ابن عباس کی خدمت میں رسول اللہﷺ کی نماز استسقا کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا حضرت عبد اللہ ابن عباس نے فرمایا: نبیﷺ سادہ لباس میں عاجزی وانکساری کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ آپﷺ عیدگاہ میں تشریف لائے عثمان نے زیادہ کیا کہ نبیﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور جیسے تم خطبہ پڑھتے ہو ایسا خطبہ نہیں پڑھا بلکہ دعا گریہ وزاری اور تکبیر میں برابر مشغول رہے پھر نماز عید کی طرح دو رکعتیں پڑھائیں۔[سنن ابو داود، ۱/ ۱۶۵ باب صلاة الاستسقاء، سنن ترمذی: ۱/ ۱۲۴، باب فی صلاة الاستسقاء: سنن نسائی، ۱/ ۱۷۲، باب کیف صلاة الاستسقاء، سنن ابن ماجه: ص ۹۰، باب ماجاء فی الاستسقاء]

☆ الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں استسقاء کی نماز دو رکعت اَدا کرنا ثابت ہے۔

نماز استخارہ کی رکعتوں کا بیان

کسی بھی معاملہ میں استخارہ کرنے کے لئے دو رکعت نماز ادا کرنا چاہئے۔

صحیح بخاری، سنن ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا :

"کان رسول اللهﷺ یعلمنا الاستخارة فی الأمور کلها کما یعلمنا کالسورة من القرآن یقول إذاهم أحدکم بالأمر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضة ثم یقول اللهم إنی أستخیرک بعلمک وأستقدرک بقدرتک وأسألک من فضلک العظیم فإنک تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغیوب اللهم إن کنت تعلم أن هذا الأمر خیر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة أمری أو قال فی عاجل أمری وآجله فیسره لی ثم بارک لی فیه وإن کنت تعلم أن هذا الأمر شر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة أمری أو قال فی عاجل أمر وآجله فاصرفه عنی واصرفنی عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم أرضنی به قال ویسمی حاجته"

یعنی رسول اللہﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی تلقین فرماتے تھے، جس طرح قرآن کی سورت ہمیں سکھاتے تھے، چنانچہ آپﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا اِرادہ کرے تو فرض کے علاوہ دو رکعت (نفل نماز) پڑھے پھر یہ دعا پڑھے :

"اللهم إنی أستخیرک بعلمک وأستقدرک بقدرتک وأسألک من فضلک العظیم فإنک تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغیوب اللهم إن کنت تعلم أن هذا الأمر خیر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة أمری أو قال فی عاجل أمری وآجله فیسره لی ثم بارک لی فیه وإن کنت تعلم أن هذا الأمر شر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة أمری أو قال فی عاجل أمر وآجله فاصرفه عنی

واصرفنی عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم أرضنی به قال ویسمی حاجته"

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعہ خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کی درخواست کرتا ہوں، تو قدرت والا ہے مجھے قدرت نہیں، تو علم رکھتا ہے لیکن مجھے علم نہیں، تو غیب کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے دین اور معاش اور نتیجہ کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے اس میں آسانی پیدا فرما، پھر اس میں میرے واسطے برکت عطا کر۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے لیے میرے دین اور معاش اور انجام کار کے اعتبار سے برا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے باز رکھ اور میرے نصیب میں بھلائی لکھ دے جہاں بھی ہو، پھر مجھے راضی رکھ، آپﷺ نے فرمایا پھر اپنی حاجت بیان کرے۔[بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارة، ۲/۹۴۴، سنن ابو داود، ۱/ ۲۱۵، باب الاستخارہ، سنن ترمذی: ۱/ ۱۰۹، باب فی صلاة الاستخارة: سنن ابن ماجه: ص ۹۸، باب ماجاء فی صلاة الاستخارة]

☆ الحاصل:۔ صحیح بخاری، سنن ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ کی مذکورہ بالا حدیث کی روشنی میں ثابت ہوگیا کہ اِستخارہ کی نماز دو رکعت ہے۔

نماز حاجت کی رکعتوں کا بیان

جب کسی بندہ کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ دو رکعت نماز ادا کرے اور دعا مانگے۔

سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں عبد اللہ بن ابو اوفی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا :

"قال رسول اللهﷺ من کانت له إلی الله حاجة أو إلی أحد من بنی آدم فلیتوضأ ولیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی الله ولیصل علی

النبیﷺ ثم لیقل "لَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیمُ الْکَرِیمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ أَسْأَلُکَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِی ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًا إِلَّا قَضَیْتَهَا یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ"

یعنی نبیﷺ نے فرمایا کہ جس کسی کو اللہ کی طرف کوئی حاجت ہو یا لوگوں میں سے کسی سے کوئی کام ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور نبیﷺ پر درود بھیجے اور درج ذیل دعا پڑھے :

"لَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیمُ الْکَرِیمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ أَسْأَلُکَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِی ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًا إِلَّا قَضَیْتَهَا یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ"

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگی والا ہے پاک ہے اللہ اور عرش عظیم کا مالک ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے (اے اللہ) میں تجھ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جو تیری رحمت اور تیری بخشش کا سبب ہیں اور میں ہر نیکی میں آسانی مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے تمام گناہ بخش دے میرے غموں کو دور فرما دے اور میری ہر حاجت جو تیری رضا کے مطابق ہو پوری فرما دے، اے تمام مہربانوں سے بڑھ کر مہربانی فرمانے والے۔

[سنن ترمذی: ۱/ ۱۰۸، ۱۰۹، باب فی صلاة الحاجة: سنن ابن ماجه: ص ۹۸، ۹۹ باب ماجاء فی صلاةالحاجة]

☆ الحاصل:۔ درج بالا حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نمازِ حاجت دو رکعت ہے۔

نماز توبہ کی رکعتوں کا بیان

اگر کوئی بندہ اپنے گناہوں سے تائب ہونا چاہے تو توبہ سے قبل دو رکعت نماز ادا کرے۔
سنن ابوداؤد اور ابن ماجہ میں اسما ابن حکم فزاری سے مروی انہوں نے حضرت علی سے سنا انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے ابوبکر نے بیان کیا اور ابوبکر نے سچ فرمایا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا:

"ما من عبد يذنب ذنبا فيحسن الطهور ثم يقوم فيصلي ركعتين ثم يستغفر الله إلا غفر الله له ثم قرأ هذه الآية (والذين إذا فعلوا فاحشة أو ظلموا أنفسهم ذكروا الله)إلى آخر الآية"

یعنی کوئی شخص ایسا نہیں جس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرے اس کے بعد بارگاہ الٰہی میں توبہ و استغفار کرے، اور اس پر اللہ تعالیٰ اسے معاف نہ فرمائے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ...إِلَى آخِرِ الْآيَةِ) (اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں۔

[سنن ابوداود، ۱/۲۱۳،باب في الاستغفار:سنن ابن ماجه:ص ۱۰۰،باب ماجاء في ان الصلوٰة كفارة]

☆ الحاصل:۔حدیث بالا سے ثابت ہوا کہ نماز توبہ دو رکعت ادا کرنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆

رکعاتِ نماز کا ثبوت فقہ حنفی کی روشنی میں

فرض نمازوں کی رکعات کا اجمالی بیان

ہر مسلمان عاقل بالغ مقیم پر ایک دن میں سترہ ۱۷ رکعت نماز فرض ہے۔ اور مسافر پر گیارہ رکعت فرض ہے۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب بدائع الصنائع میں ہے

"وأما عدد ركعات هذه الصلوات فالمصلي لا يخلو إما أن يكون مقيما وإما أن يكون مسافرا فإن كان مقيما فعدد ركعاتها سبعة عشر ركعتان ، وأربع ، وأربع وثلاث ، وأربع ، عرفنا ذلك بفعل النبي ﷺ وقوله: (صلوا كما رأيتموني أصلي) وهذا لأنه ليس في كتاب الله عدد ركعات هذه الصلوات فكانت نصوص الكتاب العزيز مجملة في حق المقدار . ثم زال الإجمال ببيان النبي ﷺ قولا وفعلا كما في نصوص الزكاة والعشر والحج وغير ذلك وإن كان مسافرا فعدد ركعاتها في حقه إحدى عشرة عندنا: ركعتان ، وركعتان ، وركعتان ، وثلاث وركعتان "

اور رہی ان نمازوں کی رکعتوں کی تعداد تو نمازی یا تو مقیم ہوگا یا مسافر اگر مقیم ہے تو ان نمازوں کی رکعتوں کی تعداد سترہ (۱۷) ہے۔ دو رکعت (نماز فجر) چار (نماز ظہر) چار (نماز عصر) تین (مغرب) چار (عشا) ہم نے اس کو پہچانا نبی کریم ﷺ کے فعل مبارک اور قول مبارک تم نماز پڑھو جیسا مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھو، اور یہ اس لیے کہ کتاب اللہ میں ان نمازوں کی رکعتوں کی

تعداد نہیں ہے پس آیات کریمہ نمازوں کی مقدار کے سلسلے میں مجمل ہیں پھر نبی کریم ﷺ کے قولاً و فعلاً بیان سے اجمال دور ہوگیا اور اگر مسافر ہے تو نماز کی رکعتوں کی تعداد مسافر نمازی کے حق میں ہمارے نزدیک گیارہ رکعت ہیں دو (فجر) میں دو (ظہر) میں دو (عصر) میں تین (مغرب) میں دو (عشاء) میں۔

[بدائع الصنائع، للكاساني، ۱/۲۵۷ كتاب الصلوٰة]

فقہ حنفی میں نماز پنجگانہ کی فرض رکعات کا تفصیلی بیان

نماز فجر کی فرض رکعات

مراقی الفلاح میں ہے "فيعتقد افتراض ركعتي الفجر"
یعنی پس فجر کی دو رکعتوں کے فرض ہونے کا اعتقاد رکھے۔[۱/۱۲۶]
مبسوط سرخسی میں حضرت عبداللہ ابن عباس کے حوالے سے ہے
"صلاة الفجر ركعتان"، یعنی فجر کی (فرض) نماز دو رکعت ہے۔[۱/۲۳۵]
☆ بالجملہ: فجر کی فرض نماز دو رکعت ہے۔

ظہر کی فرض رکعات

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے "يصلي سنة الظهر أربعا ثم الفرض أربعا"
(ظہر کی چار سنتیں ادا کرے پھر چار فرض)[۱/۲۰۰،باب الوتر والنوافل]
مبسوط للشیبانی میں ہے "الظهر أربع ركعات"
(ظہر (نماز فرض) چار رکعت ہے)[۱/۳۶۹،باب صلاة الجمعة]

محیط برہانی میں ہے
"مقيم صلى الظهر أربعاً" (مقیم ظہر کی (فرض) نماز چار رکعت پڑھے)
[۲/۱۲۴ نوع في بيان اجتماع حكم السفر والاقامة]
☆ الحاصل: نماز ظہر کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

نماز عصر کی فرض رکعات

جوہرہ نیرہ میں ہے
"يصلي أربع ركعات ينوي بها الظهر والعصر والعشاء ؛ لأن هذه الصلوات الثلاث عددها متفق "
(چار رکعت نماز ادا کرے اور اس میں ظہر اور عصر اور عشاء کی نیت کرے اس لئے کہ بالاتفاق ان تینوں نمازوں کی رکعات کی تعداد ایک ہے (یعنی ظہر بھی چار رکعت ہے عصر اور عشاء بھی چار چار رکعت ہے)[الجوهرة النيرة،باب قضاء الفوائت، ۱/۹۲]
حاشیہ طحطاوی میں ہے
"بعث عزير فقيل له كم لبثت قال لبثت يوما فرأى الشمس فقال أو بعض يوم فقيل له إنك لبثت مائة عام ميتا ثم بعثت فصلى أربع ركعات فصارت العصر"
حضرت عزیر زندہ ہوئے تو ان سے کہا گیا کہ کتنے دن ٹھہرے انہوں نے کہا ایک دن یا کچھ کم تو ان سے کہا گیا کہ تم سو سال موت کی حالت میں ٹھہرے پھر میں نے زندہ کیا تو حضرت عزیر نے چار رکعت نماز ادا کی تو (یہ نماز) نماز عصر ہوگئی)
[حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح،كتاب الصلاة ص ۱۷۱]
☆ الحاصل: عصر کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

نمازِ مغرب کی فرض رکعات

شرح فتح القدیر میں حضرت عبداللہ ابن عمر کے حوالے سے ہے کہ

"فصلی المغرب ثلاث رکعات" (یعنی انہوں نے مغرب کی نماز تین رکعت پڑھائی)[شرح فتح القدیر ۲/۴۹۱، کتاب الحج]

حاشیہ طحطاوی میں ہے

"غفر لداود عند المغرب فقام فصلی أربع رکعات فجهد فی الثالثة.... فصارت المغرب ثلاثا"

(حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ مغرب کے وقت قبول ہوئی تو آپ چار رکعتیں پڑھنے کھڑے ہوئے تھک کر تیسری پر بیٹھ گئے، پس مغرب کی نماز تین رکعت ہوگئی)[کتاب الصلاۃ ص ۱۷۱]

☆ الحاصل: نمازِ مغرب کے فرض تین رکعات ہیں۔

نمازِ عشاء کی فرض رکعات

بحرالرائق میں ہے

" أنه علیه الصلاة والسلام کان یصلی أربع رکعات فرض العشاء "

(نبی کریم ﷺ عشاء کے فرض چار رکعت ادا فرماتے تھے)[۲/۹۴، باب الوتر والنوافل]

جوہرہ نیرہ میں ہے

"یصلی أربع رکعات ینوی بها الظهر والعصر والعشاء ؛ لأن هذه الصلوات الثلاث عددها متفق"

(چار رکعت نماز ادا کرے اور اس میں ظہر اور عصر اور عشاء کی نیت کرے اس لئے کہ

بالاتفاق ان تینوں نمازوں کی رکعات کی تعداد ایک ہے (یعنی ظہر بھی چار رکعت ہے عصر اور عشاء بھی چار چار رکعت ہے)[الجوهرة النیرة، باب قضاء الفوائت، ۱/۹۶]

☆ الحاصل: عشاء کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

جمعہ کی فرض رکعات

مبسوط شیبانی میں ہے

"الجمعة إنما هی رکعتان" (نماز جمعہ (فرض) دو رکعت ہے)

[مبسوط للشیبانی، ۱/۳۶۹، باب صلاة الجمعة]

فتاوی عالمگیری میں ہے "صلاة الجمعة رکعتان"

(جمعہ کی (فرض) نماز دو رکعت ہے)[باب فی صلاۃ الجمعة، ۱/۱۴۹]

بدائع الصنائع میں حضرت عبداللہ ابن عمر کے حوالے سے ہے

"صلاة الجمعة رکعتان" (جمعہ کی (فرض) نماز دو رکعت ہے)

[بدائع الصنائع، ۱/۲۵۸، کتاب الصلاة]

☆ الحاصل:۔ جمعہ کی فرض نماز دو رکعت ہے۔

قصر نماز کی رکعات کا بیان

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے

"فعندنا فرض المسافر فی الرباعیة رکعتان"

(ہمارے نزدیک چار رکعت والی نماز میں مسافر کی فرض نماز دو رکعت ہے)

[تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ۱/۲۱۰: باب صلاة المسافر]

فتاوی عالمگیری میں ہے

"فرض المسافر فی الرباعیة رکعتان ، کذا فی الهدایة"

(مسافر پر چار رکعت والی نماز میں دو رکعت فرض ہے)[۱/۱۳۹، باب فی صلاۃ المسافر]

مبسوط شیبانی میں ہے

"یصلی الفجر رکعتین مثل صلاة المقیم ویقصر الظهر فیصلی رکعتین ویقصر العصر فیصلی رکعتین ویصلی المغرب صلاة المقیم ویقصر العشاء فیصلی رکعتین و یصلی الوتر ثلاث رکعات صلاة المقیم"

(یعنی (مسافر نمازی) مقیم کی نماز کی طرح فجر کی دو رکعات ادا کرے گا اور ظہر میں قصر کرے گا پس دو رکعت نماز ادا کرے گا اور عصر میں قصر کرے گا دو رکعت ادا کرے گا اور مغرب کی نماز مقیم کی نماز کی طرح ادا کرے گا اور عشاء میں قصر کرے گا دو رکعت پڑھے گا اور وتر مقیم کی نماز کے مثل تین رکعت ہی ادا کرے گا)[۱/۲۸۹ باب صلاة المسافر]

☆ یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ مذکورہ حکم فقط ظہر عصر اور عشاء کی فرض نماز کا ہے بقیہ نمازیں جیسے فجر اور مغرب کے فرض اور وتر اور جملہ سنن ونوافل کی مکمل رکعات ادا کرنی ہیں ان میں قصر نہیں ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے

"لا قصر فی الفجر والمغرب" (فجر اور مغرب میں قصر نہیں ہے)

اور اسی میں ہے "وکذا لا قصر فی السنن والتطوعات" (اور یوں ہی سنن ونوافل میں بھی قصر نہیں ہے)[فصل فی صلاة المسافر، ۱/۲۶۰]

فتاوی قاضی خاں میں ہے " لا یرخص له فی ترک السنن ولا فی قصرها"[۱/۲۰۳، باب صلاۃ المسافر]

بحرالرائق میں ہے "لا قصر فی الوتر والسنن" (وتر اور سنتوں میں قصر نہیں)

اور ہے: " والمختار أنه إن کان حال أمن وقرار یأتی بها ؛ لأنها شرعت مکملات والمسافر إلیه محتاج ، وإن کان حال خوف لا یأتی بها ؛ لأنه ترک بعذر" (اور مختار یہ ہے کہ اگر مسافر مامون ومطمئن ہو تو سنن ونوافل ادا کرے اس لئے کہ وہ فرائض کی تکمیل کے لئے ہی مشروع ہیں اور مسافر اس بات کا محتاج ہے اور اگر خوف ہو تو نہ ادا کرے اس لئے کہ اس کا چھوڑنا عذر کے سبب ہے)

اسی میں ہے

"لا قصر فی الفرض الثنائی والثلاثی" (دو رکعت والی اور تین رکعت والی فرض نماز میں قصر نہیں ہے)[۲/۲۲۹: ۲۳۰: باب صلاة المسافر]

☆ الحاصل: چار رکعت والی نماز میں قصر دو رکعت ہے۔

واجب نمازوں کی رکعات کا بیان فقہ حنفی میں

نماز وتر کی رکعات کا بیان

بدائع الصنائع میں ہے"

قال أصحابنا الوتر ثلاث رکعات بتسلیمة واحدة "

(ہمارے اصحاب نے فرمایا کہ وتر تین رکعت ہیں ایک سلام سے)

[۱/۲۰۹، کتاب الصلاة، صلاة الوتر]

فتاوی عالمگیری میں ہے

"الوتر ثلاث رکعات"[۱/۱۱۱، فصل فی صلاة الوتر]

تحفۃ الفقہاء لسمرقندی میں ہے ''فعندنا الوتر ثلاث رکعات بتسلیمة واحدة''
(ہمارے نزدیک وتر تین رکعت ہیں ایک سلام سے)[۱/۲۰۲، باب صلاۃ الوتر]

☆ بالجملہ:۔وتر کی نماز تین رکعت ہے۔

نماز عیدین کی رکعتوں کا بیان

فتح القدیر میں ہے ''یصلی الإمام بالناس رکعتین''
(امام لوگوں کو (عید کی نماز) دو رکعت پڑھائے)[۲/۳۰۵، باب صلاۃ العیدین]
فتاوی عالمگیری میں ہے ''یصل الامام رکعتین'
'(امام دو رکعت نماز پڑھائے)[۱/۱۵۰، باب فی صلاۃ العیدین]
بحر الرائق میں ہے ''اما کونھا رکعتین فمتفق علیه''
(نماز عید کا دو رکعت ہونا متفق علیہ ہے)[۲/۲۸۰، باب صلاۃ العیدین]

☆ الحاصل:۔عید الفطر اور عید الضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے۔

سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ نمازوں کا

اجمالی بیان

سنن مؤکدہ نمازوں کی رکعات کا بیان

فتاوی عالمگیری میں ہے :
''سن قبل الفجر وبعد الظهر والمغرب والعشاء رکعتان وقبل الظهر والجمعة وبعدها أربع کذا فی المتون''

یعنی فجر سے پہلے ظہر کے بعد اور مغرب اور عشاء کے بعد دو رکعت نماز سنت ہے اور ظہر اور جمعہ سے پہلے اور اس کے بعد چار رکعت نماز سنت ہے ایسا ہی متون میں ہے۔
[فتاوی عالمگیری، ۱/۱۱۲، باب فی النوافل]

فتاوی نوازل میں ہے :
''سنن الرواتب ان یصلی قبل صلاۃ الفجر رکعتین واربعا قبل الظهر ورکعتین بعدها ورکعتین بعدالمغرب ورکعتین بعدالعشاء''
یعنی سنن مؤکدہ یہ کہ فجر سے پہلے دو رکعت پڑھے اور ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھے اور دو رکعت مغرب اور دو رکعت عشاء کے بعد پڑھے۔
[فتاوی نوازل لسمرقندی، ۹۶، فصل فی النوافل]

☆ الحاصل: نماز فجر کے فرض سے پہلے دو رکعت ظہر کی نماز فرض سے پہلے چار رکعت مغرب کے فرض کے بعد دو رکعت عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

سنن غیر مؤکدہ نمازوں کی رکعات کا بیان

فتاوی نوازل میں ہے :
''واما الاربع قبل العصر فحسن والاربع قبل العشاء مستحب''
یعنی عصر سے پہلے چار رکعت نماز مستحسن اور عشاء سے پہلے چار رکعت نماز مستحب ہے۔
[فتاوی نوازل، ۹۷، فصل فی النوافل]

فتاوی عالمگیری میں ہے :
''وندب الأربع قبل العصر والعشاء وبعدها والست بعد المغرب کذا فی الکنز وخیر محمد رحمه الله تعالی بین الأربع والرکعتین قبل العصر

وبعد العشاء والأفضل الأربع فی کلیهما هکذا فی الکافی''
یعنی عصر اور عشا سے پہلے چار رکعت اور عشا کے بعد چار رکعت اور چھ رکعت مغرب کے بعد مستحب ہیں ایسا ہی کنز میں ہے امام محمد علیہ الرحمہ نے عشاء سے پہلے چار رکعت اور دو رکعت کے درمیان اختیار دیا ہے البتہ عشاء اور عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرنا افضل ہے ایسا ہی کافی میں ہے۔[فتاوی عالمگیری، ۱/۱۱۲، باب فی النوافل]

☆ الحاصل: نماز عصر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعت عشاء سے پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

نماز پنجگانہ کی سنن مؤکدہ رکعتوں کا بیان

فجر کی سنت مؤکدہ رکعات

محیط برہانی میں ہے ''التطوع قبل الفجر رکعتان''
یعنی فجر سے پہلے دو رکعت سنت ہیں۔[۲/۱۶۰]
''السنة رکعتان قبل الفجر''(فجر سے پہلے دو رکعت سنت ہیں)
[الهدایه شرح بدایة المبتدی، جلد ۱ جزء ۲، ص ۳۵، باب النوافل]
نور الایضاح میں ہے ''سن سنة مؤکدة رکعتان قبل الفجر''
یعنی فجر سے پہلے دو رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں۔[۱۲۹، فصل فی النوافل]

☆ بالجملہ: فجر کے فرض سے قبل دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

قبل ظہر سنت مؤکدہ رکعات کا بیان

محیط برہانی میں ہے ''التطوع قبل الظهر أربع رکعات''
یعنی ظہر سے چار رکعت سنت ہیں۔[محیط برہانی، ۲/۱۶۰]
ہدایہ میں ہے
''السنة ....اربع قبل الظهر''(ظہر سے پہلے چار رکعت سنت ہیں)
[الهدایه شرح بدایة المبتدی، جلد ۱ جزء ۲، ص ۳۵، باب النوافل]
بحر الرائق میں ہے:''الأصح أن الأربع قبل الظهر آکدا''
(زیادہ صحیح یہ ہے کہ قبل ظہر چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں۔
[۲/۸۶، باب الوتر والنوافل]
الحاصل:۔ظہر کے فرض سے پہلے چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

ظہر کے بعد کی سنت مؤکدہ رکعات

محیط برہانی میں ہے ''بعد الظهر رکعتان''(ظہر کے بعد دو رکعتیں ہیں)[۲/۱۶۰]
درر الحکام شرح غرر الاحکام میں ہے
''صرح جماعة استحباب أربع بعد الظهر''
(ایک جماعت نے ظہر کے بعد چار رکعت کے مستحب ہونے کی تصریح کی ہے)[۲/۱۵ ۱۶، باب الوتر والنوافل]
شرح فتح القدیر میں ہے ''فنقول صرح جماعة من المشایخ أنه یستحب أربع بعد الظهر لحدیث رووه وهو أنه صلی الله علیه وسلم قال من صلی أربعا قبل

الظهر و أربعا بعدها حرمه الله على النار رواه أبو داود والترمذي والنسائي"

(ہم کہتے ہیں کہ مشائخ کی ایک جماعت نے ظہر کے بعد چار رکعت کے مستحب ہونے کی صراحت فرمائی ہے اس حدیث کے مطابق جسے انہوں نے روایت کیا ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار رکعت نماز پڑھی اللہ تعالیٰ نے اس کو جہنم پر حرام فرمادیا)[شرح فتح القدير، ۱/ ۴۶۰باب النوافل]

☆ بالجملہ:۔ظہر کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے اور دو رکعت نفل ہے۔

مغرب کے بعد کی سنت مؤکدہ رکعات

امداد الفتاح شرح نور الایضاح میں ہے "سن سنة مؤكدة ركعتان بعد المغرب"

(مغرب کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ ہیں)[۴۲۶،فصل فی بیان النوافل]

محیط برہانی میں ہے

"التطوع بعد المغرب ركعتان"(مغرب کے بعد دو رکعت سنت ہیں)[۱۶۰/۲]

ہدایہ میں ہے

"السنة ركعتان بعد المغرب"(مغرب کے بعد دو رکعت نماز سنت ہے)

[الهدايه شرح بداية المبتدى، جلد ۱ جزء ۲، ص ۳۵،باب النوافل]

☆ الحاصل:۔مغرب کی فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

بعد عشاء سنت مؤکدہ ونفل رکعات

محیط برہانی میں ہے

"والتطوع بعدها ركعتان ...وإن تطوع بأربع بعدها، فهو أفضل"

(عشاء کے بعد دو رکعت سنت ہیں اور اگر چار رکعت ادا کریں تو افضل ہے)

[۱۶۱/۲،فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده]

ہدایہ شرح بدایہ میں ہے "ذكر فيه ركعتين بعد العشاء وفي غيره ذكر الأربع فلهذا خير إلا أن الأربع أفضل خصوصا عند أبي حنيفة"

(سنن مؤکدہ سے متعلق حدیث میں عشاء کے بعد دو رکعت کا ذکر ہے اور اس کے علاوہ احادیث میں چار رکعت کا ذکر کیا گیا ہے اسی لیے اختیار ہے مگر چار افضل ہے خصوصاً امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ کے نزدیک)[جلد ۱ جزء ۲، ص ۳۶،باب النوافل]

☆ بالجملہ:۔نماز عشاء کی فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ اور دو رکعت نماز نفل ہے۔

قبل جمعه سنت مؤکدہ رکعات کابیان

محیط برہانی میں ہے "التطوع قبل الجمعة أربع ركعات"

(جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت ہیں)[۱۶۲/۲]

امداد الفتاح شرح نور الایضاح میں ہے

"سن سنة مؤكدة اربع كعات قبل الجمعة"

(جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں)[ص ۴۲۷،فصل فی بیان النوافل]

☆ الحاصل:۔جمعہ کی فرض نماز سے قبل چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

بعد(فرض) جمعه سنت مؤکدہ وغیر مؤکدہ رکعتوں کابیان

مبسوط سرخسی میں ہے 'التطوع بعد الجمعة أربع'

'(جمعہ کے بعد چار رکعت سنت ہیں)[۱/ ۲۸۷]

جوہرہ نیرہ میں ہے "يتطوع بعد الجمعة بأربع ركعات"(جمعہ کے بعد چار رکعات سنت ادا کرے)[۱/ ۱۳۲،باب صلاة الجمعة]

☆ الحاصل:۔جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

☆☆☆☆☆

نماز پنجگانہ کی سنن غیر مؤکدہ رکعات کابیان

قبل نماز عصر غیر مؤکدہ سنت رکعات

محیط برہانی میں ہے "قبل العصر، فإن تطوع بأربع ركعات فحسن"

(عصر سے پہلے اگر چار رکعات نفل (سنت غیر مؤکدہ) ادا کرے تو اچھا ہے)[۱۶۰/۲]

فتاوی نوازل میں ہے 'الاربع قبل العصرفحسن"

(عصر کی (فرض) نماز سے پہلے چار رکعت مستحسن ہے)[۹۷،فصل فی النوافل]

مجمع الانھر میں ہے

"وندب أي حبب الأربع قبل العصر أو ركعتان لاختلاف الآثار

والأخبار لكن أفضلية الأربع أظهر"

(آثار واخبار کے مختلف ہونے کے سبب عصر سے پہلے چار رکعت یا دو رکعت مستحب ہے لیکن چار رکعت کی افضلیت زیادہ ظاہر ہے)[۱/ ۱۹۵،باب الوتر والنوافل]

☆ بالجملہ: نماز عصر سے پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ ہے۔

عشاء سے قبل سنت غیر مؤکدہ رکعات

محیط برہانی میں ہے

"التطوع قبل العشاء، فإن تطوع قبلها بأربع ركعات فحسن"

(عشاء سے پہلے چار رکعات ادا کرنا بہتر ہے)[التطوع قبل الفرض وبعده،۱۶۱/۲]

فتاوی نوازل میں ہے "الاربع قبل العشاء مستحب"

(عشاء سے پہلے چار رکعت مستحب ہے)[۹۷،فصل فی النوافل]

امداد الفتاح شرح نور الایضاح میں ہے "يستحب ان يصلى قبل العشاء اربعا"

(عشاء سے پہلے چار رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے)[۴۲۸،فصل فی بیان النوافل]

☆ الحاصل:۔عشاء سے پہلے چار رکعت نماز مستحب و مستحسن ہے۔

بعد(فرض)جمعه سنت غیر مؤکدہ رکعات

جوہرہ نیرہ میں ہے "بعدها بست يصلي أربعا ثم ركعتين"

(جمعہ کے بعد چھ رکعات (سنت ہیں) چار پھر دو)[۱/ ۱۳۲،باب صلاة الجمعة]

☆ اس عبارت میں جمعہ کے فرض کے بعد چھ رکعت کا ذکر ہے جس میں چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں اور دو رکعت سنت غیر مؤکدہ۔

محیط برہانی میں ہے

''قال شمس الأئمة الحلوانی الأفضل أن یصلی أربعاً ثم رکعتین''

(شمس الأئمہ حلوانی نے کہا کہ افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار رکعت ادا کرے پھر دو رکعت) (۱۶۲/۲)

☆ اس عبارت میں بھی چار رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت سنت غیر مؤکدہ کا ذکر ہے۔

حاشیہ طحطاوی میں ہے ''یصلی اربعا قبل الجمعة و ستابعدھا''

(جمعہ سے قبل چار رکعت اور اس کے بعد چھ رکعت ادا کرے)[کتاب الصلاۃ، ۳۸۹

اس عبارت میں بھی بعد جمعہ چار رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت غیر مؤکدہ کا ذکر ہے۔

☆ الحاصل:۔ جمعہ کی فرض نماز کے بعد چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے اور دو رکعت سنت غیر مؤکدہ ہے۔

نماز پنجگانہ کی نفل رکعات کا بیان

ظہر کے بعد کی نفل رکعتوں کا بیان

امدادالفتاح شرح نورالایضاح میں ہے ''یندب بعد الظھر اربع رکعات''

(ظہر کے بعد چار رکعت نماز مستحب ہے)[فصل فی بیان النوافل۔ص:۴۲۶]

☆ مذکورہ عبارت میں ظہر کے فرض کے بعد دو رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ کے علاوہ دو رکعت نماز نفل کا ذکر ہے جن کا ادا کرنا مستحب ہے۔

بحرالرائق میں ہے ''لم یذکر المصنف من المندوبات الأربع بعد الظھر وصرح باستحبابھا جماعة من المشایخ''

(مصنف نے ظہر کے بعد چار رکعات کا ذکر مندوبات میں نہیں کیا حالانکہ مشائخ کی جماعت نے اس کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی ہے)[۸۹/۲:باب الوتر والنوافل]

☆ اس عبارت میں بھی دو رکعت سنت مؤکدہ کے ساتھ دو رکعت نفل پڑھنے کو مستحب قرار دیا گیا ہے۔

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے

''یستحب أن یصلی بعد الظھر أربعا''

(ظہر کے بعد چار رکعت نماز ادا کرنا مستحب ہے)[۷۲/۱:کتاب الصلاۃ]

بالجملہ: ظہر کی سنت بعدیہ کے بعد دو رکعت نماز نفل ہے۔

عشاء کے بعد کی نفل رکعتوں کا بیان

عنایہ شرح ہدایہ میں ہے ''یصلی رکعتین بعد العشاء فی قول أبی یوسف ومحمد، وأما علی قول أبی حنیفة فالأفضل أن یصلی أربعا''

(عشاء کے بعد دو رکعت نماز پڑھے ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک چار رکعت پڑھنا افضل ہے)[۱۹۷/۲:باب النوافل]

☆ مذکورہ عبارت میں امام اعظم سے عشاء کی دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ اور دو رکعت ادا کرنے کی افضلیت ثابت ہے۔

اللباب فی شرح الکتاب میں ہے

''ذکر فیہ رکعتین بعد العشاء وفی غیرہ ذکر الأربع، فلھذا خیر إلا أن الأربع أفضل'' (اس میں عشاء کے بعد دو رکعت کا ذکر ہے اور اس کے علاوہ کتب میں چار کا ذکر ہے اسی لئے نمازی کو اختیار ہے (کہ دو پڑھے یا چار) مگر چار رکعت افضل ہے)

[۴۵/۱:باب النوافل]

☆ اس عبارت سے بھی یہی ظاہر ہے کہ عشاء کے بعد چار رکعت ادا کرنا افضل ہے یعنی دو رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت نماز نفل۔

☆ الحاصل: عشاء کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ کے بعد دو رکعت نفل نماز ہے۔

وتر کے بعد کی نفل رکعات

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

''کان یفعلہ ﷺ من صلاۃ رکعتین بعد الوتر''

(نبی کریم ﷺ دو رکعتیں وتر کے بعد ادا فرماتے تھے)

[۴۰۳،فصل فی صلاۃ النفل جالساً]

امام محمد بن حسن شیبانی کی کتاب ''الحجة علی اھل المدینة'' میں ہے

''رکعتین بعد الوتر'' (دو رکعت وتر کے بعد ہیں)[الحجۃ: ۱۹۲/۱]

☆ بالجملہ:۔ وتر کے بعد دو رکعت نماز نفل ہے۔

مختلف نفل و مستحب نمازوں کی رکعتوں کا بیان فقہ حنفی کی روشنی میں

تراویح کی رکعتوں کا بیان

ملتقی الابحر میں ہے

''التراویح سنة مؤکدة ... بجماعة عشرون رکعة بعشر تسلیمات''

(تراویح بیس رکعت با جماعت دس سلاموں سے سنت مؤکدہ ہے)

[۲۳/۱،باب الوتر والنوافل] مبسوط سرخسی میں ہے

''فی اتفاق الصحابة رضوان اللہ علیھم علی تقدیر التراویح بعشرین رکعة''

(صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اتفاق سے تراویح کی مقدار بیس رکعت ہے)[۲۸۵/۱،]

کنزالدقائق میں ہے ''سن فی رمضان عشرون رکعة بعشر تسلیمات''

(تراویح رمضان میں بیس رکعت دس سلام سے سنت ہیں)[ص ۱۹،فصل فی التراویح]

☆ الحاصل:۔ نماز تراویح کی بیس رکعات ہیں۔

نماز اشراق کی رکعات کا بیان

امدادالفتاح شرح نورالایضاح میں ہے ''عن أنس قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی الفجر فی جماعة ثم قعد یذکر اللہ تعالی حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کأجر حجة وعمرة تامةتامة''

(حضرت انس سے مروی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر سورج طلوع ہونے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لیے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ہے)[۱۸۲،باب المستحب من اوقات الصلاۃ]

حاشیہ طحطاوی میں ہے

''قولہ (ثم قعد یذکر اللہ تعالی) أفاد العلامة القاری فی شرح الحصن الحصین أن القعود لیس بشرط وإنما المدار علی الاشتغال بالذکر ھذا الوقت قولہ (ثم صلی رکعتین) ویقال لھما رکعتا الإشراق وھما غیر سنة الضحی''

(مصنف کے قول ''پھر (نماز فجر کے بعد) اللہ کے ذکر کے لیے بیٹھے'' (سے متعلق

)علامہ قاری نے حصن حصین کی شرح میں افادہ کیا کہ بیٹھنا شرط نہیں ہے بلکہ اس وقت ذکر میں مشغول ہونے پر مدار ہے اوران کے قول ’’کہ پھر دورکعت نماز پڑھے‘‘ کہا گیا ہے کہ یہ اشراق کی دورکعتیں ہیں جونماز چاشت سنت کے علاوہ ہیں)[کتاب الصلاۃ، ص ۱۸۱]

☆ الحاصل :۔اشراق کی نماز دورکعت ہے۔

نماز چاشت کی رکعات کا بیان:۔

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

’’فی الدر عن المنیة أقلها رکعتان وأکثرها اثنتا عشرة‘‘

(درمیں منیہ کے حوالے سے ہے کہ نماز چاشت کی کم از دورکعت ہیں اورزیادہ سے زیادہ بارہ)[فصل فی تحیة المسجد، ۳۹۵]

فتاوی عالمگیری میں ہے ’’أقلها رکعتان وأکثرها ثنتا عشرة رکعة‘‘

(نماز چاشت کی کم از دورکعت ہیں اورزیادہ سے زیادہ بارہ)[۱۱۲/۱، باب فی النوافل]

بحرالرائق میں ہے ’’أقلها رکعتان وأکثرها ثنتا عشرة رکعة‘‘

(نماز چاشت کی کم از دورکعت ہیں اورزیادہ سے زیادہ بارہ)[۹۰/۲، باب الوتر والنوافل]

☆ الحاصل :۔نماز چاشت کی دورکعت سے بارہ رکعات تک ہیں۔

نماز اوابین کی رکعات

منحۃ الخالق علی بحرالرائق میں ہے ’’فی المفتاح وندب ست رکعات بعد المغرب یعنی غیر سنة المغرب‘‘

(مفتاح میں ہے کہ مغرب کے بعد مغرب کی سنتوں کے علاوہ چھ رکعات نماز مستحب

ہے)[۸۹/۲، باب الوتر والنوافل]

مبسوط سرخسی میں ہے ’’وإن تطوع بعد المغرب بست رکعات فهو أفضل‘‘

(اوراگر مغرب کے بعد چھ رکعت نفل ادا کرے تو وہ افضل ہے)[۲۸۶/۱]

مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر میں ہے

’’والست بعد المغرب تسمی صلاة الأوابین‘‘ (چھ رکعت نماز مغرب کے بعد ہے نام رکھا گیا اس اوابین کی نماز)[۱۹۵/۱، باب الوتر والنوافل]

☆ الحاصل :۔نماز اوابین کی چھ رکعات ہیں۔

نماز تہجد کی رکعات

ردالمحتار میں ہے ’’أقل التهجد رکعتان وأوسطه أربع وأکثره ثمان‘‘

(نماز تہجد کم سے کم دورکعت اوراوسط درجہ تہجد کا چار رکعت اورزیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہیں)[۴۶۸/۲، باب الوتر والنوافل]

حلبی کبیری میں ہے

’’منتهی تهجده علیه الصلاة والسلام ثمانی رکعتا واقله رکعتان‘‘

(نبی کریم ﷺ کی تہجد کی نماز زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت ہے اورکم ازکم دورکعت ہے)

[غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی المعروف بہ حلبی کبیری، ص ۳۳۹، فصل فی النوافل]

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

’’دورکعت نفل صبح طلوع ہونے سے پہلے پڑھ لے تہجد ہو گیا اقل درجہ تہجد کا یہ ہے اورسنت سے آٹھ رکعت مروی ہے اورمشائخ کرام سے بارہ‘‘ [فتاوی رضویہ قدیم، ۴۷۱/۳]

☆ بالجملہ :۔نماز تہجد کی دورکعت سے بارہ رکعات تک ہیں۔

تحیۃ الوضو کی رکعات کا بیان

بحرالرائق میں ہے ’’ومن المندوبات رکعتان عقیب الوضوء‘‘

(اورمستحب نمازوں میں سے دورکعت وضو کے بعد ہیں)[۹۱/۲، باب الوتر والنوافل]

فتاوی عالمگیری میں ہے ’’رکعتان عقیب الوضوء‘‘

(وضو کے بعد دورکعت نماز ہے)[۱۱۲/۱، باب فی النوافل]

امداد الفتاح شرح نورالایضاح میں ہے ’’ندب رکعتان بعدالوضوء‘‘

(وضو کے بعد دورکعت مستحب ہیں)[ص ۴۳۸، فصل فی تحیة المسجد]

☆ بالجملہ :۔تحیۃ الوضوء کی نماز دورکعات ہیں۔

تحیۃ المسجد کی رکعات کا ذکر

بحرالرائق شرح کنزالدقائق میں ہے

’’ومن المندوبات تحیة المسجد...وصرح فی الخلاصة باستحبابها وأنها رکعتان‘‘

(تحیۃ المسجد مستحب نمازوں میں سے ہے اورخلاصہ میں اس کے استحباب کی صراحت کی ہے اوریہ کہ وہ دورکعت نماز ہے)[۹۱/۲، باب الوتر والنوافل]

فتاوی عالمگیری میں ہے ’’تحیة المسجد وهی رکعتان‘‘

(تحیۃ المسجد دورکعت نماز ہے)[۱۱۲/۱، باب فی النوافل]

دررالحکام شرح غررالاحکام میں ہے ’’وهی رکعتان قبل القعود‘‘

(تحیۃ المسجد دورکعت نماز ہے بیٹھنے سے قبل)[۲۲/۲]

☆ الحاصل :۔تحیۃ المسجد دورکعت نماز ہے۔

صلاۃ التسبیح کی رکعات

فتاوی عالمگیری میں ہے:

’’صلاة التسبیح فذکرها فی الملتقط یکبر ویقرأ الثناء ثم یقول سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أکبر خمس عشرة مرة ثم یتعوذ ویقرأ فاتحة الکتاب وسورة ثم یقرأ هذه الکلمات عشرا وفی الرکوع عشرا وفی القیام عشرا وفی کل سجدة عشرا وبین السجدتین عشرا ویتمها أربع رکعات‘‘

(صلاۃ التسبیح ملتقط میں صلاۃ التسبیح کا ذکر کیا کہ تکبیر کہے اورثنا پڑھے پھر مذکورہ تسبیح پندرہ مرتبہ پڑھے پھر استعاذہ پڑھے اورسورہ فاتحہ اورایک سورۃ پھر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے اوررکوع میں یہی کلمات دس مرتبہ پڑھے اوررکوع سے اٹھنے کے بعد قیام میں دس مرتبہ پڑھے اوردونوں سجدوں میں دس دس مرتبہ پڑھے اوردونوں سجدوں کے درمیان دس مرتبہ پڑھے اوراسی طرح چار رکعات پوری کرے)[۱۱۲/۱، ۱۱۳، باب فی النوافل]

منحۃ الخالق علی بحرالرائق میں ہے:

’’والمختار منهما أن یکبر ویقرأ سبحانک اللهم إلخ ثم یقول ’’سبحان الله والحمد لله ولا إله إلاالله والله أکبر‘‘ خمس عشرة مرة ثم یقرأ الفاتحة وسورة مثل سورة (والضحی) ثم یقول سبحان الله إلخ عشر مرات ثم یرکع ویقول سبحان ربی العظیم ثلاثا ثم یقول سبحان الله عشرا ثم یرفع رأسه ویقول سمع الله لمن حمده ربنا لک الحمد ویقول سبحان الله إلخ عشر مرات ثم یکبر

ویسجد ویسبح ثلاثا ثم یقول سبحان اللّٰہ إلخ عشرا ثم یرفع رأسہ ویکبر ویقعد ثم یقول سبحان اللّٰہ إلخ عشرا ثم یکبر ویسجد ویسبح ثلاثا ثم یقول سبحان اللّٰہ إلخ عشرا ثم یقوم ویفعل فی الثانیة مثل الأولی یصلی أربع رکعات بتسلیمة واحدة وبقعدتین“

(دونوں روایتوں میں سے مختار یہ ہے کہ تکبیر کہے اور ثنا پڑھے پھر پندرہ مرتبہ ” سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا إلہ إلا اللّٰہ واللّٰہ أکبر “ کہے پھر سورہ فاتحہ پڑھے اور سورہ ضحی کے مثل کوئی سورۃ پڑھے پھر دس مرتبہ یہی کلمات کہے پھر رکوع کرے اور تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہے پھر دس مرتبہ مذکورہ تسبیح کہے پھر رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنالک الحمد کہے پھر دس مرتبہ یہی کلمات کہے پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے سجدہ میں سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ کہے پھر دس مرتبہ یہی کلمات کہے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر تکبیر کہے اور جلسہ میں یہی کلمات دس مرتبہ کہے پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے اور سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ کہے پھر یہی کلمات دس مرتبہ کہے پھر کھڑا ہو جاء اور دوسری رکعت میں پہلی رکعت کی مثل کرے اس طرح ایک سلام اور دو قعدوں سے چار رکعت ادا کرے)[باب مایفسد الصلاۃ، ۲/۵۲،۵۳]

☆ بالجملہ:۔ صلاۃ التسبیح کی چار رکعات نماز ہے۔

سورج گرھن اور چاند گرھن کی رکعتوں کا بیان

فتاوی نوازل میں ہے ”اذا انکسفت الشمس صلی الامام بالناس رکعتین“

(جب سورج گرہن ہو تو امام لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے)[ص ۱۱۸]

فتاوی عالمگیری میں ہے

”یصلون رکعتین فی خسوف القمر وحدانا ھکذا فی محیط السرخسی“

(لوگ چاند گرہن کی نماز دو رکعت فردا فردا ادا کریں گے ایسا ہی محیط سرخسی میں ہے)

[باب فی صلاۃ الکسوف، ۱/۱۵۳]

☆ بالجملہ:۔ سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز دو رکعت ہے۔

نماز استسقاء کی رکعتوں کا بیان

بدائع الصنائع میں ہے

”فظاہر الروایة عن أبی حنیفة أنہ قال لا صلاۃ فی الاستسقاء، وإنما فیہ الدعاء وأراد بقولہ لا صلاۃ فی الاستسقاء الصلاۃ بجماعة أی لا صلاۃ فیہ بجماعة..وإن صلوا وحدانا فلا بأس بہ وھذا مذھب أبی حنیفة، وقال محمد: صلی الإمام أو نائبہ فی الاستسقاء رکعتین بجماعة کما فی الجمعة“

(ظاہر روایت ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ ہے انہوں نے فرمایا کہ استسقاء نماز نہیں بلکہ دعا ہے اور ان کے قول ”لا صلاۃ فی الاستسقاء“ سے مراد یہ ہے کہ نماز استسقاء میں جماعت نہیں۔ اگر تنہا پڑھیں تو کوئی حرج نہیں اور یہ ابوحنیفہ کا مذہب ہے اور امام محمد نے فرمایا کہ امام یا نائب امام استسقاء میں جمعہ کی مثل دو رکعت نماز پڑھائے)[۱/۶۳۱، باب صلاۃ الاستسقاء]

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”قال أبو حنیفة رحمہ اللّٰہ تعالی لیس فی الاستسقاء صلاۃ مسنونة فی جماعة، کذا فی الھدایة،... وإن صلوا وحدانا فلا بأس بہ، کذا فی الذخیرة...وقالا یخرج الإمام ویصلی بھم رکعتین یجھر فیھما بالقراءۃ“

(ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ نماز استسقاء میں جماعت مسنون نہیں ہے ایسا ہی ہدایہ میں ہے اور اگر تنہا تنہا پڑھیں تو کوئی حرج نہیں ایسا ہی ذخیرہ میں ہے اور صاحبین نے کہا کہ امام نکلے اور لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے اور ان دونوں رکعتوں میں قراءت بالجہر کرے)[باب فی الاستسقاء، ۱/۱۵۳]

☆ بالجملہ:۔ استسقاء کی دو رکعتیں ہیں۔

نماز استخارہ کی رکعات

فتاوی عالمگیری میں ہے ”صلاۃ الاستخارۃ وھی رکعتان“

(نماز استخارہ دو رکعتیں ہیں)[۱/۱۱۲، باب فی النوافل]

درمختار میں ہے ”ومنھا رکعتا الاستخارۃ“

(نفل نمازوں میں استخارہ کی دو رکعت ہے)[۲/۴۷۰]

☆ بالجملہ:۔ استخارہ کی دو رکعتیں ہیں۔

نماز حاجت کی رکعات کا بیان

بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے

”ومن المندوبات صلاۃ الحاجة وھی رکعتان“

(مستحب نمازوں میں نماز حاجت ہے اور وہ دو رکعت نماز ہے)[باب الوتر والنوافل، ۲/۹۲]

فتاوی عالمگیری میں ہے ”صلاۃ الحاجة وھی رکعتان“

(نماز حاجت دو رکعت ہے)[۱/۱۱۲، باب فی النوافل]

☆ بالجملہ:۔ نماز حاجت دو رکعت نماز ہے۔

نماز توبہ کی رکعت

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

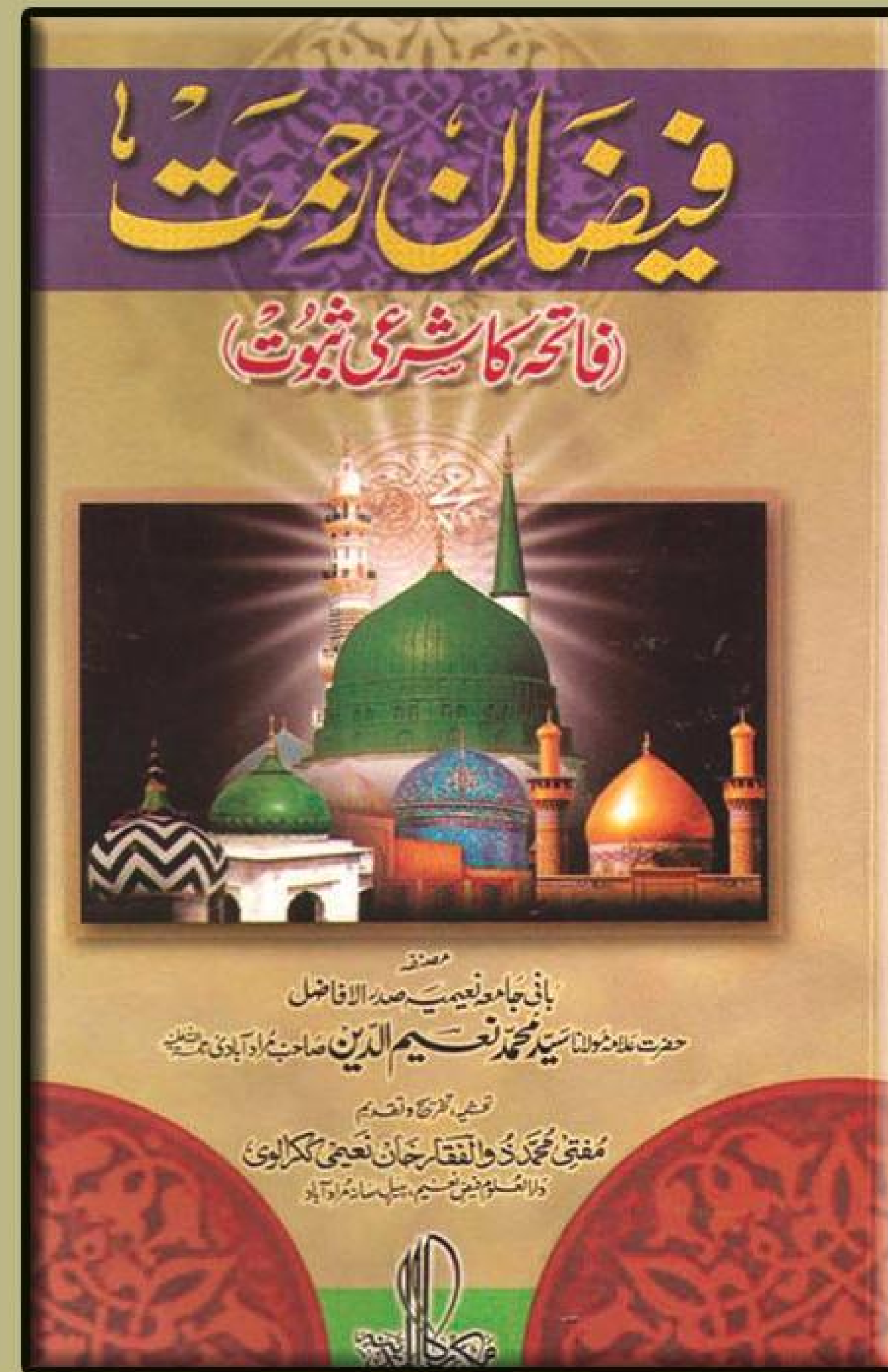
”صلاۃ الإستغفار لمعصیة وقعت منہ لما عن علی عن أبی بکر الصدیق رضی اللّٰہ تعالی عنھما أن رسول اللّٰہ ﷺ قال ما من عبد یذنب ذنبا فیتوضأ ویحسن الوضوء ثم یصلی رکعتین فیستغفر اللّٰہ إلا غفر لہ کذا فی القھستانی“

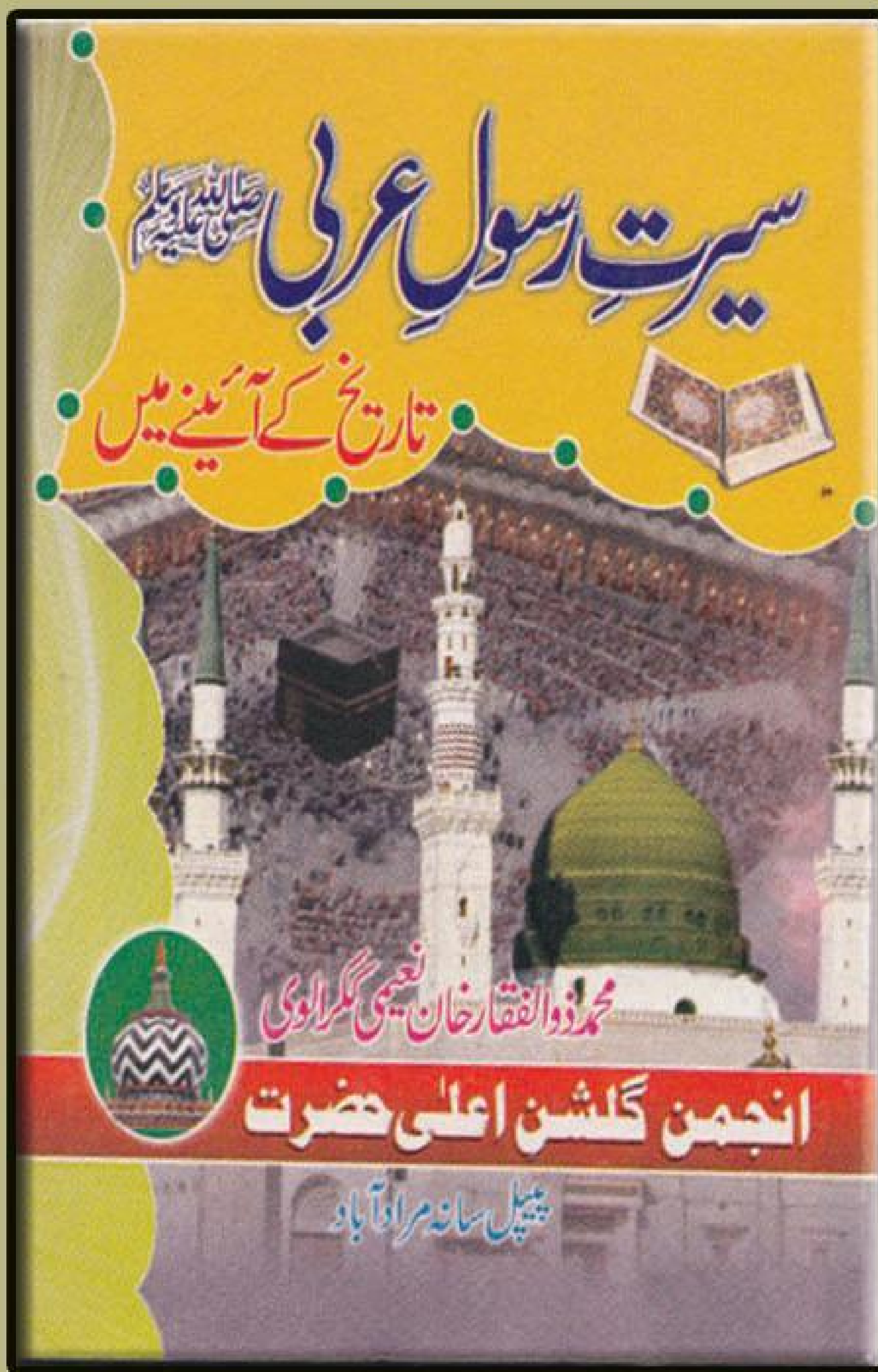
(نماز توبہ گناہ کے لیے ہے جو اس سے واقع ہوا ہے جیسا کہ حضرت علی سے مروی وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرے اس کے بعد بارگاہ الٰہی میں توبہ واستغفار کرے، اور اس پر اللہ تعالی اسے معاف نہ فرمائے۔ ایسا ہی قہستانی میں ہے)[ص ۴۰۱، فصل فی تحیة المسجد]

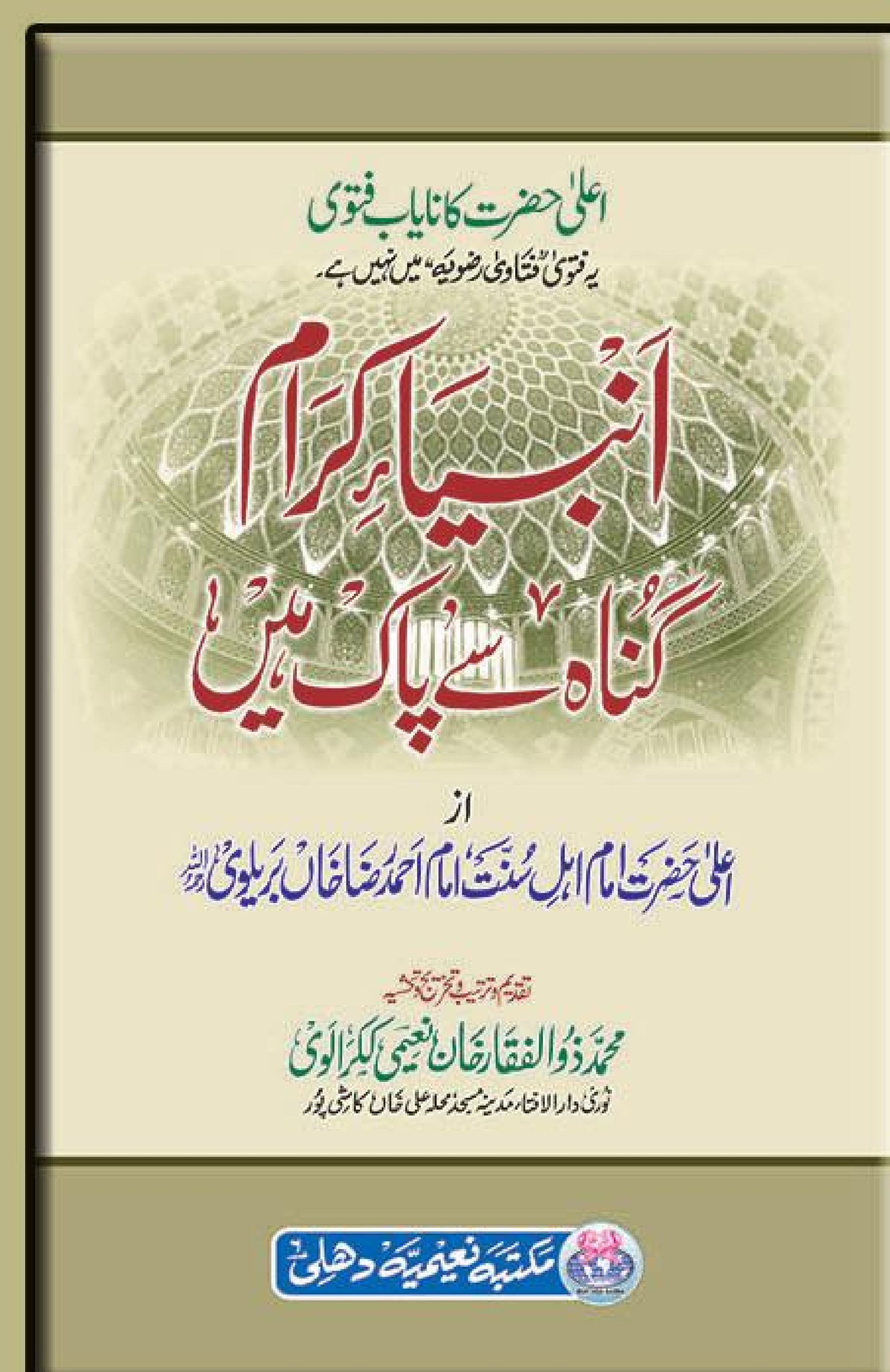
☆ الحاصل:۔ نماز توبہ واستغفار دو رکعت ہے۔

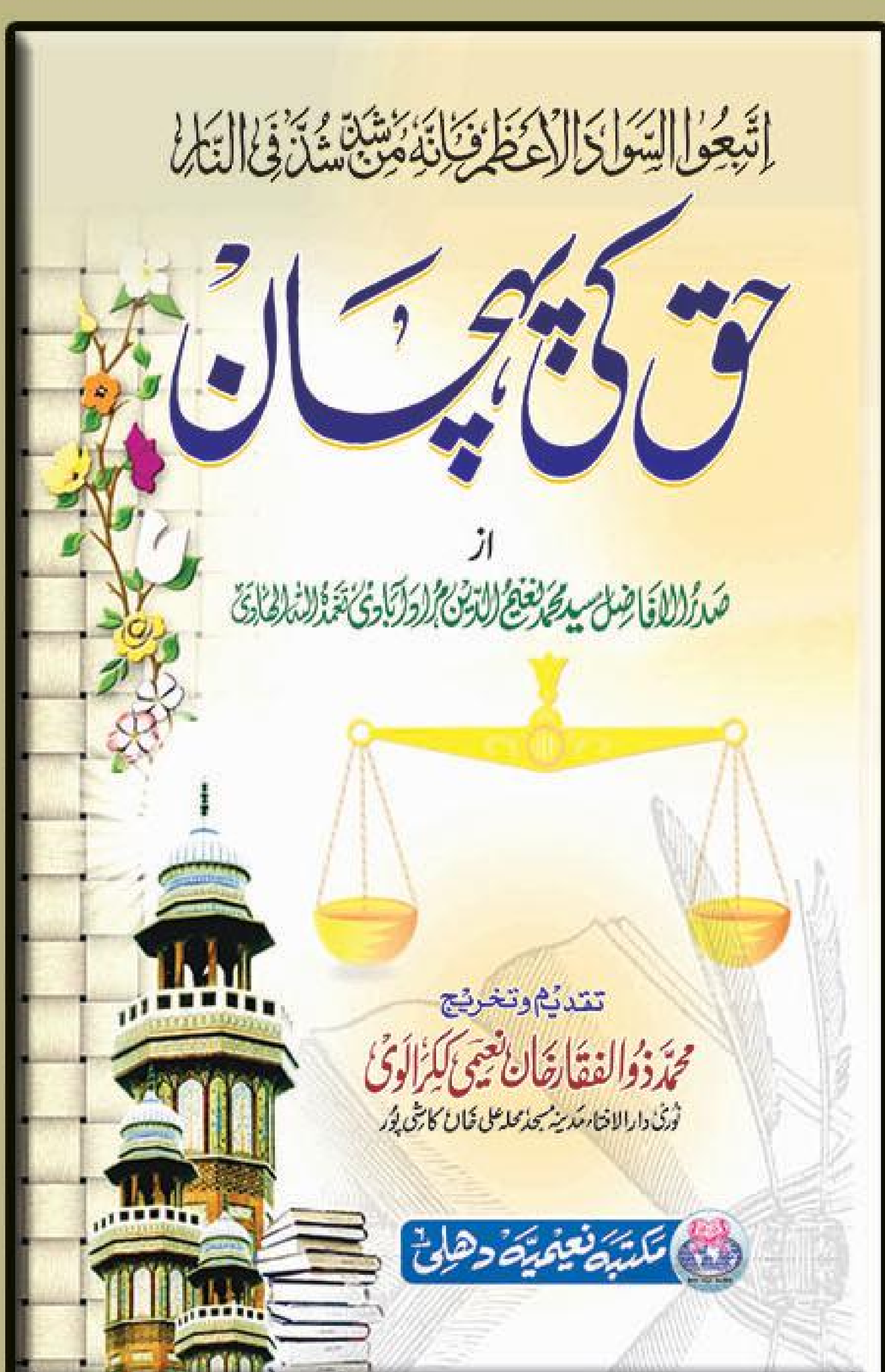
تمت الکتاب بعون الملک الوہاب
وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین

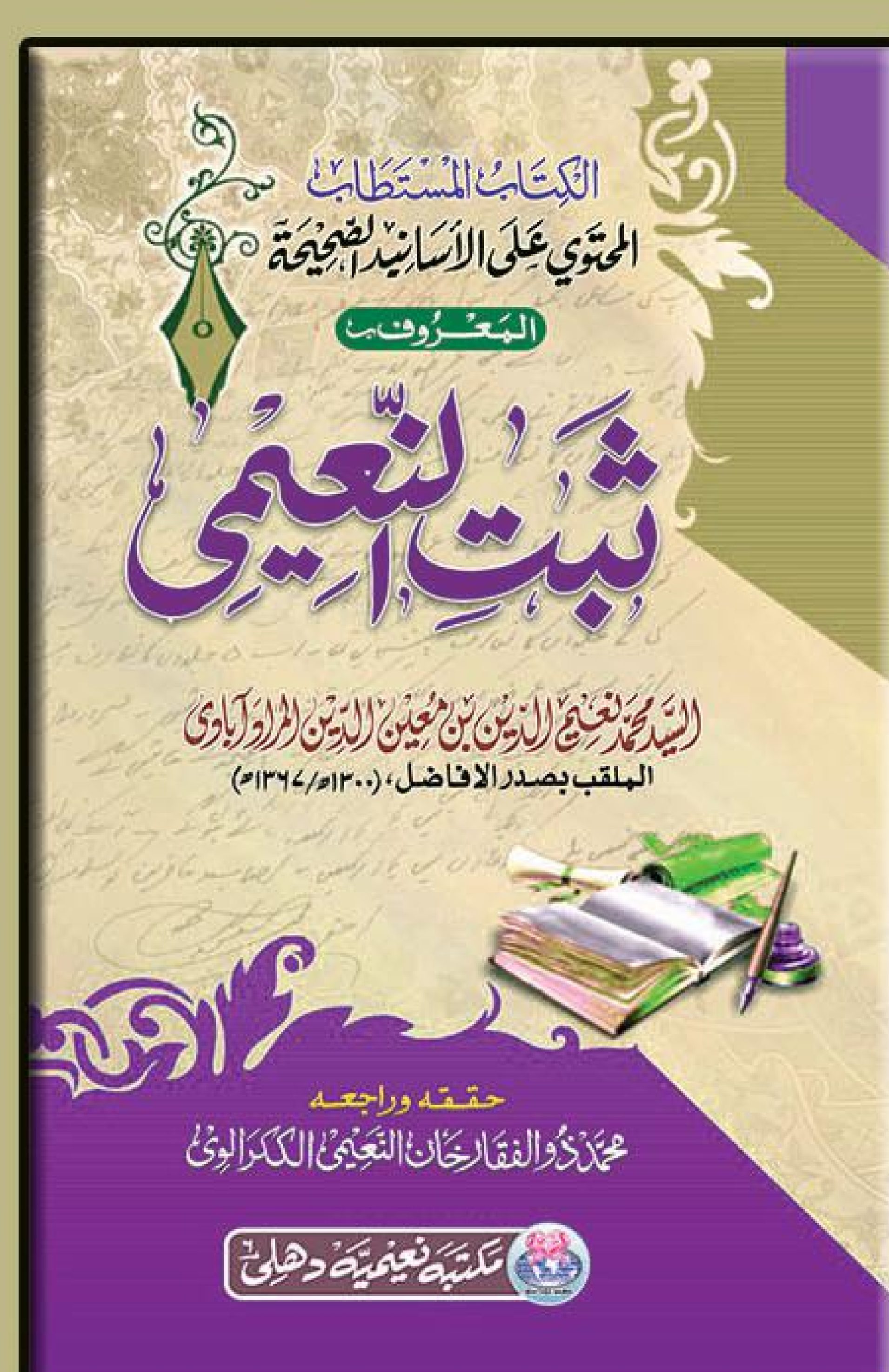
☆☆☆☆☆

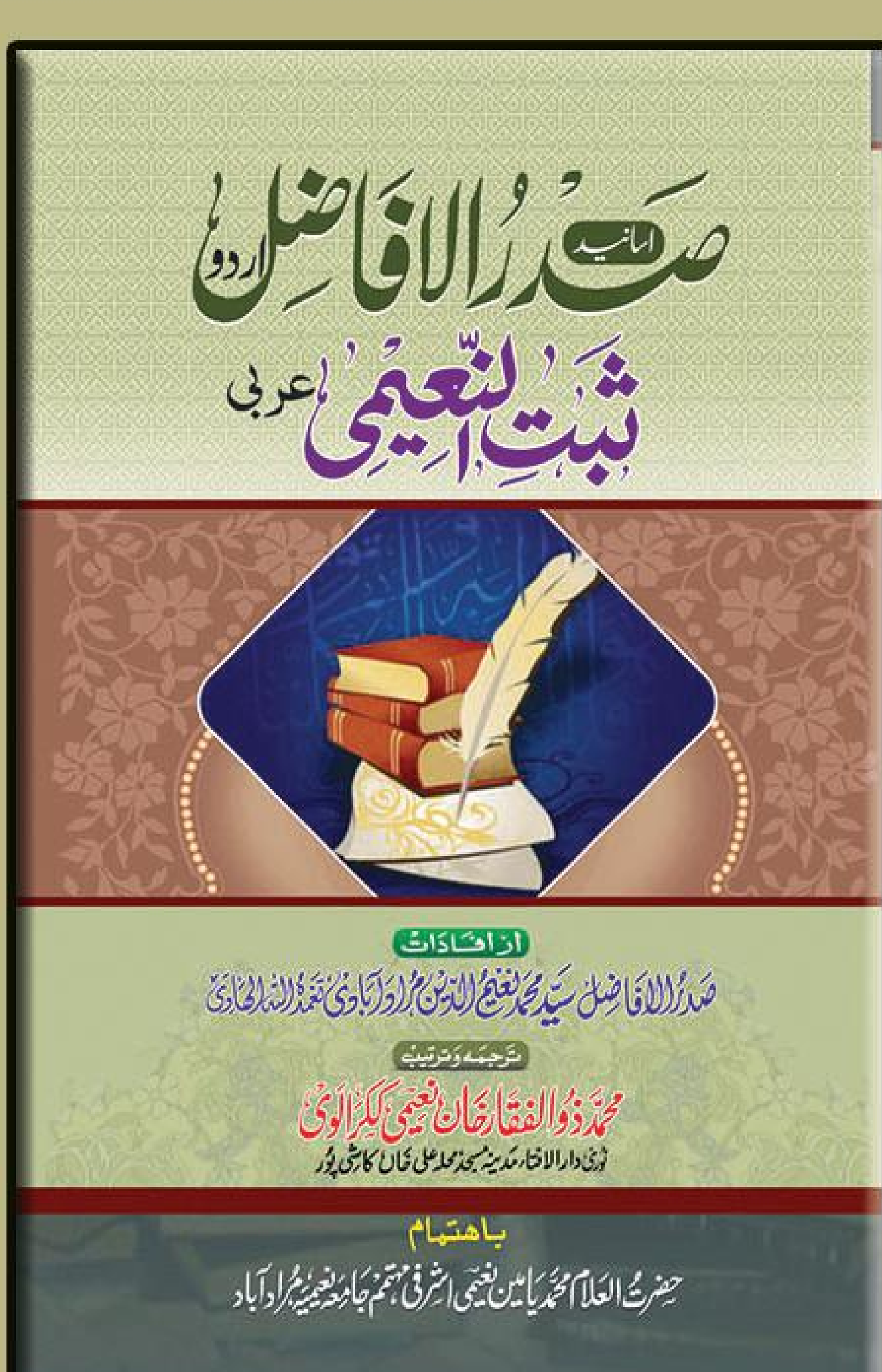

فیضانِ رحمت
(فاتحہ کا شرعی ثبوت)
مصنف
بانی جامعہ نعیمیہ صدر الافاضل
حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی
تحشیہ، تخریج و تقدیم
مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی


سیرتِ رسولِ عربی ﷺ
تاریخ کے آئینے میں
محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی
انجمن گلشن اعلیٰ حضرت
پیپل سانہ مرادآباد


اعلیٰ حضرت کا نایاب فتویٰ
یہ فتویٰ "فتاویٰ رضویہ" میں نہیں ہے۔
انبیاءِ کرام
گناہ سے پاک ہیں
از
اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت امام احمد رضا خاں بریلوی
محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی
نوری دارالافتاء، مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور
مکتبہ نعیمیہ دھلی


اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار
حق کی پہچان
از
صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ
تقدیم وتخریج
محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی
نوری دارالافتاء، مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور
مکتبہ نعیمیہ دھلی


الكتاب المستطاب
المحتوي على الأسانيد الصحيحة
المعروف بـ
ثبت النعيمي
السيد محمد نعيم الدين بن معين الدين المرادآبادي
الملقب بصدر الافاضل، (١٣٠٠هـ/١٣٦٧هـ)
حققه وراجعه
محمد ذو الفقار خان النعيمي الككراوي
مکتبہ نعیمیہ دھلی


صدر الافاضل اردو
ثبت النعیمی عربی
از افادات
صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ
ترجمہ وترتیب
محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی
باہتمام
حضرت العلام احمد یاسین نعیمی اشرفی مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد

فقہ حنفی کے مطابق اَدا کی جانے والی نمازوں کی
جملہ رکعتوں کی مستند احادیث سے تائید وتوثیق

رکعاتِ نماز کا ثبوت

احادیث نبوی اور فقہ حنفی کے آئینے میں

تصنیف لطیف :

مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی
نوری دارالافتاء مدینہ مسجدمحلہ علی خان
کاشی پور، اتراکھنڈ، انڈیا

الصلاۃ عماد الدین

تفصیلات

کتاب	:	عددرکعات صلوات النبی من الاحادیث والفقہ الحنفی
		رکعات نماز کا ثبوت
مؤلف	:	مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی بدایونی
نظر ثانی	:	علامہ محمد افروز قادری چریاکوٹی
		جامعۃ المصطفیٰ، کیپ ٹاؤن۔ساؤتھ افریقہ
صفحات	:	۱۲۰
اِشاعت	:	۲۰۱۳ء - ۱۴۳۵ھ
ناشر	:	نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلّہ علی خاں کاشی پور

کتاب ملنے کے پتے

رضوی کتاب گھر قلعہ بازار کاشی پور

کتب خانہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ مراد آباد

نعیمی کتب خانہ دیوان بازار مراد آباد

فہرست مضامین

شرفِ انتساب

میں اپنی اس کاوش کو جملہ محدثین خصوصاً صحاح ستہ کے مصنفین

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، امام مسلم بن حجاج قشیری، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، امام ابوعیسی محمد بن عیسیٰ ترمذی، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ

رحمہم اللّٰہ تعالیٰ

کے نام معنون کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں جنہوں نے بارگاہ رسالت سے منسوب اقوال وافعال کا گلدستہ ترتیب دے کر کائنات میں خوشبو بکھیری اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو اپنے قلوب واذہان معطر کرنے کا سامان مہیا فرمادیا۔ اللہ ان بزرگوں کے درجات بلند فرمائے اور ہمیشہ ہمیش ان پر رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔ (آمین)

--: کرم جو :--

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

حرفِ نیاز

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیک یا سید الأنبیآء والمرسلین وعلیٰ آلک وأصحابک أجمعین . أما بعد

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے دین متین، قرآنِ مبین اور پیغمبر صادق وامین ﷺ کا خود محافظ ہے۔ اور اُس کی حفاظت وصیانت کے کیا کہنے!۔ ذرا سوچیں کہ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر تکمیل دین کا اِعلان ہوا، اور کلامِ الٰہی کے آخری شاہکار کو تاجدارِ کائنات ﷺ کے کاشانۂ اقدس میں کب اُتارا گیا، چودہ صدیوں کا طویل سفر کٹ گیا، گردشِ زمانہ نے کیا کیا تغیرات واِنقلابات دکھائے؛ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ نہ دین اِسلام میں کوئی کمی وکجی آئی اور نہ کلامِ الٰہی کا نیر تاباں خط نصف النہار سے نیچے اُترا۔

یوں ہی اُس پروردگار نے -جس نے یہ کائناتِ ارضی وسماوی بنائی ہی اپنے محبوب کے لیے ہے- نہ صرف اپنے شاہکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت فرمائی بلکہ آپ کی ایک ایک سنت واَدا کے تحفظ کا بھی بڑا انوکھا اہتمام فرمایا۔

یہ مذاہب اربعہ کیا ہیں؟ اور کائنات کے چپے چپے میں پھیلے ہوئے حنفی، مالکی، شافعی، اور حنبلی مکاتب فکر کیا ہیں؟ یہ دراصل اسی چشمۂ حفاظتِ ربانی کے غماز وآئینہ دار ہیں؛ کیوں کہ اللہ جل مجدہ نے ان چاروں مذاہب کے ذریعہ اپنے محبوبِ گرامی وقار ﷺ کی جملہ اَداؤں کو صبح قیامت تک کے لیے محفوظ کردیا ہے۔ بھلا وہ محبوب جس کی حیاتِ پاک کا لمحہ لمحہ پیغمبر لگے ہے، اور جس کا اُسوہ رہتی دنیا کے لیے بے مثال آئیڈیل کی حیثیت رکھتا ہے اس کی سنتوں اور دل رُبا اَداؤں کے تحفظ کا ایسا اُلوہی اِہتمام کیوں نہ ہوتا!۔

اپنوں اور غیروں سب کے مقبول ومعروف سیرت نگار ومؤرخ ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم نے

بھی اس حقیقت کی گرہ کشائی یوں ہی کی ہے، وہ ایک مقام پر لکھتے ہیں: 'دراصل اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ اس کے پیغمبر کی ہر اَدا اُمت میں محفوظ ہوجائے اور یہ منشا مختلف فقہی اسکولوں کے فقہی اختلافات سے پورا ہوا'۔

سو بڑے نادان ہیں عصر حاضر کے مٹھی بھر وہ لوگ جنھیں مذاہب اربعہ کی آج تک سمجھ نہیں آئی، اور وہ اب تک اس میں کیڑے نکالتے پھر رہے ہیں۔ کاش! انھیں کوئی بتادیتا کہ اس سے تو اہل اللہ بھی دامن کش نہیں رہے، اور اوائل دور سے آج تک اُمت انھیں مذاہب کے اِلتزام واِتباع سے ہدایت نصیب ہوتی آئی ہے۔ کیا اقطاب، کیا اغواث اور کیا ابدال' سب کی گردنوں میں اسی کا پٹہ ہے، اور سوادِ اعظم کا قافلۂ عشق ومحبت ہمیشہ انھیں چاروں معروف شاہ راہوں سے ہوکر آگے بڑھا ہے، اور آج -بحمد اللہ- ہماری دہلیز جان وایماں تک پہنچا ہے۔

اور پھر ان مذاہب اربعہ میں جو شان وشہرت اور قبولِ عام فقہ حنفی کو میسر آیا کسی اور کے حصے میں نہ آیا۔ اور شاید فقہ حنفی کی اسی عالمگیر مقبولیت نے بہت سے حاسدوں اور کور بختوں کو جنم دیا ہے۔ یوں ہی سارے ائمہ میں سب سے زیادہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو موردِ الزام ٹھہرایا جاتا ہے اور آپ کے فقہی مسلک کو زیر تنقید رکھا جاتا ہے؛ مگر آسمان کا تھوکا ہمیشہ اپنے ہی منہ پر آتا ہے؛ اس لیے تاریخ گواہ ہے کہ جس نے امام اعظم یا آپ کے مذہب کو آنکھ دکھائی، خود منہ کی کھائی، اور فقہ حنفی کا سورج اوّلِ دن سے آج تک پوری تب وتاب کے ساتھ مطلع عالم پر ضوافگن ہے۔

من جملہ الزامات واِتہامات میں ایک یہ بھی تھا کہ فقہ حنفی کی اَساس محض قیاس پر اُستوار ہے، اور امام اعظم علیہ الرحمہ کی محدثانہ خدمات بالکل نہ کے برابر ہیں، اسی لیے فقہ حنفی کی عبادات ومعاملات کو حدیث وسنت سے کم اَخذ کیا گیا ہے۔

کم پڑھے لکھے لوگ آج تک اسی مغالطے کا شکار تھے؛ کیوں کہ صحیح معنوں میں فقہ حنفی کو حدیث کی کسوٹی پر پرکھ کر اس کی عبادات ومعاملات کو احادیث سے مبرہن کرکے منصۂ شہود پر

لانے کا اِہتمام کم ہوا ہے؛ لیکن خدا بھلا کرے محبّ گرامی قدر مولانا مفتی محمد ذوالفقار نعیمی -زید مجدہ- کا جن کو خداے بخشندہ نے ایک دھڑکتا دل، اور تڑپتا سینہ عطا کیا ہے جو ہمیشہ مذہب ومسلک کے فروغ وتوسیع کے لیے دھڑکتا اور تڑپتا رہتا ہے۔

مولانا نے بھی اس کمی کو محسوس کیا اور ہجوم وطومارِ افکار کے باوجود اپنے محسوسات کو پیکر عمل میں ڈھالنے کی ٹھان لی، خدا کا کرنا دیکھیں کہ آج انھیں ایک اہم محدثانہ کام کرنے میں سرخروئی نصیب ہوگئی ہے، یعنی فقہ حنفی کی سنن مؤکدہ وغیر مؤکدہ وغیرہ رکعاتِ نماز کو حدیث وسنت رسول کی روشنی میں کھول کر رکھ دیا ہے، اور افضل العبادات نماز کے رکعتی مسئلے کو بڑی خوش اُسلوبی سے حل کردیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اگر اس انداز سے کام کرنے کا سلسلہ شروع ہوجائے تو فقہ حنفی کے تعلق سے بہت سے شکوک وشبہات اپنی موت آپ مرسکتے ہیں۔ خدا کرے مولانا کو اس قسم کے فقیہانہ ومحدثانہ کام کی مزید توفیق ملے اور فقہ حنفی کے بہت سے گوشوں کو حدیث کی روشنی دکھا کر منظر عام پر لائیں۔

اس کام میں مزید توسع وندرت لائی جاسکتی تھی؛ مگر مولانا کی مصروفیت نے شاید اس طرف متوجہ نہ ہونے دیا؛ تاہم جو ہوگیا وہ اس موضوع پر کفایت کرتا ہے۔ مولانا کی اس کاوش سے یقیناً حنفیوں کا بول بالا اور غیر مقلدوں کا منہ کالا ہوگا۔

خداوند قدوس مولانا کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول ومنظور فرمائے اور امام اعظم کے روحانی فیوض وبرکات سے ہمیں حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

-: خادم العلم والعلماء :-

محمد افروز قادری چریاکوٹی

بروز جمعہ: ۸/ذی القعدۃ الحرام ۱۴۳۴ھ/۱۳/ستمبر ۲۰۱۳ء- جامعۃ المصطفیٰ، کیپ ٹاؤن۔ ساؤتھ افریقہ

ابتدائیہ

نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم

امابعد: نسل انسانی کے معرض وجود میں آنے کا اصل اور اولین مقصد عبادت الٰہی ہے جیسا کہ قرآن کی آیت کریمہ ''وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْن'' اس پر مشاہد عدل ہے بغیر عبادت الٰہی انسان اپنے آپ میں مکمل نہیں ہے اور عبادت الٰہی کے بہت سے طریقے ہیں لیکن مولیٰ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی اداؤں پر مشتمل طریقہ کو جسے نماز سے تعبیر کیا جاتا ہے بہت ہی زیادہ پسند فرمایا ہے یہاں تک کہ اس کی بارگاہ سے وابستہ جتنی بھی عبادتیں ہیں ان میں اولین درجہ نماز کو قرار دیا ہے۔ بارگاہ الٰہی میں نماز کی اسی حیثیت واہمیت کے پیش نظر مصطفیٰ جان رحمت ﷺ نے کبھی اسے دین کا ستون قرار دیا فرمایا:

''الصلاۃ عماد الدین'' (نماز دین کا ستون ہے)

کبھی جنت کی کنجی بتایا فرمایا ''الصلاۃ مفتاح الجنۃ'' (نماز جنت کی کنجی ہے) کبھی مومن کی معراج بتایا فرمایا ''الصلاۃ معراج المومنین'' اور کبھی ''جعلت قرۃ عینی فی الصلاۃ'' فرما کر اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ الغرض بندوں کے لئے عبادتوں میں بارگاہ الٰہی اور بارگاہ مصطفیٰ کا اہم واحسن انتخاب نماز ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ آج نماز کی فرضیت کو چودہ سو سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی اس کی اہمیت وحیثیت وافادیت میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ اور اسلامی ساری اطاعتوں وعبادتوں میں نماز ہی وہ واحد عبادت ہے جس کے تمام پہلوؤں کو بیان کرنے میں شارع سے لے علماء وصلحاء تک سبھی نے زبردست اہتمام کیا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی درج ذیل عبارت سے اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں

''ان الصلاۃ اعظم العبادات شاناو اوضحھا برھاناو اشھرھافی الناس وانفعھافی النفس ولذلک اعتنی الشارع ببیان فضلھاوتعیین اوقاتھاوشروطھاوارکانھاوآدابھا ورخصھاونوافلھااعتناء عظیمالم یفعل فی سائرانواع الطاعات وجعلھامن اعظم شعائرالدین'' [حجۃ اللہ البالغہ، ص ۳۱۵]

(نماز تمام عبادات میں عظیم الشان عبادت ہے مومن کے ایمان کی سب سے واضح دلیل اور لوگوں میں سب سے زیادہ مشہور ہے اور نسل انسانی کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔ اسی لئے شارع نے اس کی فضیلت، اس کے اوقات کے تعین، اس کی شرائط، اس کے ارکان، اس کے آداب، اس کی رخصتوں اور نوافل کے بیان کرنے میں اس قدر اہتمام فرمایا ہے۔ کہ طاعات کی بقیہ انواع میں اتنا اہتمام نہیں فرمایا اور نماز کو دین کے شعائر میں سے ایک عظیم شعار قرار دیا ہے۔)

لہٰذا جب یہ بات مسلم ہے کہ بارگاہ الٰہی کے قریب سے قریب تر کردینے والی عبادت نماز ہے اور جو مرتبہ ومقام نماز کو حاصل ہے کسی دوسری عبادت کو نہیں تو ہر مومن عالم ہو یا غیر عالم اگر اس کا دین اسلام سے قدرے لگاؤ ہے اور وہ دین کی خدمت میں کچھ حصہ لے کر اپنے مقدر کو اوج ثریا پر پہنچانے کا خواہش مند ہے اور اللہ نے اسے لکھنے کا ہنر بھی عطا فرمایا ہے تو وہ پہلی فرصت میں نماز کے موضوع کو اپنے قلم کا محور بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی لئے آج تک اسلامی مسائل پر مشتمل جتنی کتابیں منظر عام پر نظر آئی ہیں ان میں اکثر کتابیں نماز اور اس کے فضائل ومسائل اور اس کے دیگر ابواب پر ہی مشتمل ہوتی ہیں۔

علاوہ ازیں اسلامی جتنی عبادات ہیں اگر اس میں غور کیا جائے تو یقیناً یہ بات کھل کر سامنے آجائے گی کہ ہر عبادت میں مقدار وتعداد کو بڑا دخل ہے، حج میں طواف کعبہ کے کتنے چکر ہیں؟

کتنے روزے فرض ہیں؟

زکوٰۃ کتنے مال پر کتنی ہے؟

اسی طرح نماز میں بھی تعداد کو بڑا دخل حاصل ہے کہ بندے پر کتنی نمازیں فرض ہیں، کتنی واجب، کتنی سنن اور کتنے نوافل؟ اور ان فرض، واجب، سنن اور نوافل نمازوں کی رکعتوں کی تعداد کیا ہے؟

لہٰذا یہی امر کارفرما رہا کہ چند دنوں پیشتر احادیث کے حوالے سے رکعات نماز کی تعداد سے متعلق پاکستان سے ایک استفتاء احقر کو موصول ہوا جب اس کا جواب لکھنے کا ارادہ کیا اور کتب کی مراجعت کی تو بہت تعجب ہوا کہ عام کتابوں میں اس موضوع پر بہت کم لکھا گیا ہے نماز کی فضیلت ووعید پر مشتمل احادیث تو بہت سی کتابوں میں موجود ہیں البتہ رکعات نماز کی تفصیل میں احادیث بہت کم کتابوں میں نظر آئیں اگر کہیں مل بھی گئیں تو مکمل اور مفصل اور مصرح نہیں۔

اسی لئے فتوی لکھتے وقت اس بات کا خیال رکھا کہ اس کو مکمل کرلیا جائے اور فتوی میں اجمال سے کام لے لیا جائے اور اس موضوع پر مستقل ایک کتاب ترتیب دے کر باذوق قارئین کے لئے اس کو شائع کردیا جائے۔ اللہ کا فضل ہوا کہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا اور کتاب قارئین کے ہاتھوں میں۔

اس کتاب (رکعات نماز کا ثبوت احادیث اور فقہ حنفی کے آئینے میں) میں ابھی بہت کچھ ہوسکتا تھا مگر میں نے سردست اتنا ہی کرنے کی کوشش کی ہے جتنا کہ کتاب کے موضوع سے ظاہر ہے۔ فرض، واجب سنت ونفل نمازوں کی رکعات کی تعداد کے ثبوت میں خاص کر صحاح ستہ کا سہارا لیا ہے لیکن جہاں صحاح ستہ میں موضوع کے مطابق کوئی حدیث نظر نہیں آئی یا حدیث تو ملی مگر اس میں صاف صراحت نہیں ملی تو دوسری کتب احادیث سے بھی استفادہ کیا ہے۔

اور چونکہ احناف پر اہل حدیث (غیر مقلد) احادیث سے روگردانی اور اپنی من مانی

کا الزام بھی لگاتے رہتے ہیں اس لئے فقہ حنفی کی کتب معتبرہ سے بھی ہر نماز کا ثبوت پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ باور کرایا ہے کہ فقہ حنفی میں مقرر کردہ رکعات نماز احادیث سے ہی مستنبط ہیں۔ اور یہ احناف کی اپنی اختراع نہیں ہے۔

میں نے اس کتاب کو ترتیب دینے میں اپنی بساط کے مطابق پوری کوشش کی ہے پھر بھی مجھے اپنی کم علمی، کم فہمی، بے مائیگی اور بے بضاعتی کا مکمل اعتراف ہے قارئین سے مؤدبانہ عرض ہے کہ اگر کہیں غلطی پائیں تو درگزر فرمائیں اور مجھے رجوع کرنے کا موقع عنایت فرمائیں۔

آخر میں محترم حضرت العلام محمد افروز صاحب قادری چریاکوٹی مدظلہ کا بہت بہت شکرگزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کو بالاستیعاب دیکھا اور مفید وکارآمد مشوروں سے نوازا نیز کتاب کے لئے بطور تقریظ حرف نیاز کے عنوان سے ایک اہم مضمون لکھ کر کتاب کے حسن کو دوبالا کرنے میں میرا تعاون فرمایا۔

اور محبّ گرامی وقار محمد ثاقب رضا قادری صاحب لاہور حفظہ اللہ کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے نماز کے اس اہم باب کی جانب میری توجہ مبذول کرائی اور کتاب کی تکمیل پر انہوں نے کتاب کی سیٹنگ تزئین وغیرہ کے کام میں میری رہنمائی فرمائی۔

اللہ ان دونوں حضرات کو دارین کی نعمتوں سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

امیدوار کرم

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

احادیث نبویہ کی روشنی میں فرض نمازوں کا اجمالی بیان

بخاری شریف میں طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں :

''جاء رجل إلی رسول اللّٰہ ﷺ من أهل نجد ثائر الرأس يسمع دوی صوته ، ولا يفقه ما يقول حتی دنا فإذا هو يسأل عن الإسلام ، فقال رسول اللّٰہ ﷺ : خمس صلوات فی اليوم والليلة ، فقال : هل علی غيرها ؟ قال: لا، إلا أن تطوع''

یعنی نجد کا رہنے والا ایک شخص -جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے- رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنی جارہی تھی مگر اس کی بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ ہاں! جب وہ قریب ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ اِسلام کی بابت پوچھ رہا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن رات میں پانچ نمازیں ہیں۔ وہ شخص بولا: کیا ان کے علاوہ بھی کچھ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے کچھ پڑھ لے۔ [۱/۱۱، ۱۲، باب الایمان ،باب الزکوۃ من الاسلام]

بخاری شریف میں دوسرے مقام پر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی فرماتے ہیں :

'' أن النبی ﷺ بعث معاذا رضی اللّٰہ عنه إلی اليمن فقال ادعهم إلی شهادة أن لا إله إلا اللّٰہ وأنی رسول اللّٰہ ﷺ فإن هم

أطاعوا لذلک فأعلمهم أن اللّٰہ قد افترض عليهم خمس صلوات فی کل يوم وليلة''

یعنی نبی ﷺ نے حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا: تم انہیں یہ شہادت دینے کی دعوت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس کو مان لیں تو انہیں یہ بتلاؤ کہ اللہ تعالی نے دن اور رات میں ان پر پانچ وقت کی نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ [۱/۱۸۷، باب وجوب الزکوۃ]

بخاری شریف میں ایک اور مقام پر ہے :

''عن ابن شهاب أن عمر بن عبد العزيز أخر العصر شيئا فقال له عروة أما إن جبريل قد نزل فصلی أمام رسول اللّٰہ ﷺ فقال عمر اعلم ما تقول يا عروة قال: سمعت بشير بن أبی مسعود يقول سمعت أبا مسعود يقول سمعت رسول اللّٰہ ﷺ يقول نزل جبريل فأمنی فصليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه يحسب بأصابعه خمس صلوات''

یعنی ابن شہاب سے مروی ہے کہ ایک روز عمر بن عبدالعزیز نے عصر کی نماز میں کچھ تاخیر کردی تو ان سے حضرت عروہ نے کہا کہ جبرئیل آئے اور حضور ﷺ کو امام بن کر نماز پڑھائی۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اے عروہ! جانتے ہو تم کیا کہہ رہے ہو؟۔ عروہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود سے انہوں نے ابو مسعود سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا کہ جبریل علیہ السلام آئے اور میرے امام بنے۔ میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، آپ اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کو شمار کرتے تھے۔) [۱/۴۵۷، باب ذکر الملائکۃ]

مسلم شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا :

'' نهينا أن نسأل رسول اللّٰہ ﷺ عن شیء فکان يعجبنا أن يجیء الرجل من أهل البادية العاقل فيسأله ونحن نسمع فجاء رجل من أهل البادية فقال يا محمد أتانا رسولک فزعم لنا أنک تزعم أن اللّٰہ أرسلک قال صدق قال فمن خلق السماء قال اللّٰہ قال فمن خلق الأرض قال اللّٰہ قال فمن نصب هذه الجبال وجعل فيها ما جعل قال اللّٰہ قال فبالذی خلق السماء وخلق الأرض ونصب هذه الجبال آللّٰہ أرسلک قال نعم قال وزعم رسولک أن علينا خمس صلوات فی يومنا وليلتنا قال صدق قال فبالذی أرسلک آلله أمرک بهذا قال نعم قال زعم رسولک أن علينا زکاة فی أموالنا قال صدق قال فبالذی أرسلک آللّٰہ أمرک بهذا قال نعم قال وزعم رسولک أن علينا صوم شهر رمضان فی سنتنا قال صدق قال فبالذی أرسلک آلله أمرک بهذا قال نعم قال زعم رسولک أن علينا حج البيت من استطاع إليه سبيلا قال: صدق قال ثم ولی قال والذی عثک بالحق لا أزيد عليهن ولا أنقص منهن فقال النبی ﷺ لئن صدق ليدخلن الجنة'' [، ۱/۳۰، ۳۱، کتاب الایمان]

یعنی ہمیں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں (زیادہ) سوال کرنے سے روک دیا گیا تھا اس لیے ہمیں اس بات سے خوشی ہوتی تھی کہ کوئی سمجھدار دیہاتی آئے اور وہ آپ ﷺ سے سوال کرے اور ہم بھی سنیں۔ اِتفاقاً ایک دیہاتی آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا: اے محمد ﷺ آپ کا قاصد ہمارے ہاں

آیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ اللہ نے آپ کو اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے، آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ اس دیہاتی نے کہا: آسمان کو کس نے بنایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے، اس نے عرض کیا: زمین کو کس نے بنایا؟ فرمایا اللہ تعالی نے۔ اس نے عرض کیا ان پہاڑوں کو کس نے بنایا؟ فرمایا اللہ تعالی نے، اس دیہاتی نے عرض کیا اس اللہ کی قسم جس نے آسمان بنایا، زمین بنائی، پہاڑ قائم کیے، کیا اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے؟۔ فرمایا: ہاں بے شک۔ دیہاتی نے عرض کیا آپ ﷺ کا قاصد کہتا تھا کہ دن رات میں ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے عرض کیا آپ ﷺ کو اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو اس کا حکم بھی دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ دیہاتی نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا تھا کہ ہم پر اپنے مال کی زکوۃ ادا کرنا فرض ہے؟۔ فرمایا: ہاں اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے عرض کیا کہ اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالی نے آپ کو اس کا حکم بھی دیا ہے؟۔ فرمایا ہاں۔ دیہاتی نے عرض کیا: آپ ﷺ کا قاصد کہتا تھا کہ سال میں ماہ رمضان کے روزے بھی ہم پر فرض ہیں۔ فرمایا ہاں اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے کہا آپ ﷺ کو اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو اس کا حکم بھی دیا ہے؟۔ فرمایا ہاں، دیہاتی نے عرض کیا: آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا تھا کہ ہم میں سے جس کو زادِ راہ کی استطاعت ہو اس پر بیت اللہ کا حج کرنا بھی ضروری ہے۔ فرمایا اس نے سچ کہا۔ اس کے بعد وہ دیہاتی پشت پھیر کر یہ کہتا ہوا چلا گیا قسم ہے اس اللہ کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں ان باتوں میں نہ زیادہ کروں گا اور نہ کم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا ہے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

سنن نسائی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا :

" سأل رجل رسول اللہ ﷺ فقال یا رسول اللہ ﷺ کم افترض اللہ عز و جل علی عبادہ من الصلوات قال افترض اللہ علی عبادہ صلوات خمسا قال یا رسول اللہ ھل قبلھن أو بعدھن شیئا قال افترض اللہ علی عبادہ صلوات خمسا فحلف الرجل لا یزید علیہ شیئا ولا ینقص منه شیئا قال رسول اللہ ﷺ إن صدق لیدخلن الجنة "

یعنی ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے معلوم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض قرار دی ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول ﷺ ان نمازوں کے آگے یا پیچھے کسی قسم کی کوئی نماز فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں۔ اس شخص نے قسم کھائی کہ میں اب ان نمازوں میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اس شخص نے سچ کہا ہے تو یہ ضرور جنت میں داخل ہوگیا۔

[۱/۵۴، باب کم فرضت فی الیوم واللیلة]

☆ الحاصل مندرجہ بالا احادیث کریمہ سے ثابت ہوا کہ بندوں پر ایک دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

اب ہم نماز پنجگانہ اور جملہ واجب سنت اور نفل نمازوں کی رکعات کا تفصیلی بیان احادیث نبویہ کی روشنی میں قلمبند کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

فرض نمازوں کی رکعتوں کا بیان

نماز فجر کی فرض رکعتوں کا بیان

فجر کی فرض نماز دو رکعت ہے جیسا کہ حضرت سیار بن سلامہ سے مروی بخاری شریف کی درج ذیل حدیث مبارک سے ثابت ہے۔ حضرت سیار بن سلامہ فرماتے ہیں

" دخلت أنا وأبی علی أبی برزة الأسلمی فسألناہ عن وقت الصلوات فقال کان النبی ﷺ ...... یصلی الصبح فینصرف الرجل فیعرف جلیسه ، وکان یقرأ فی الرکعتین ، أو إحداھما ما بین الستین إلی المئة "

یعنی میں اور میرے والد ابو برزہ اسلمی سے ملنے گئے، ہم نے ان سے نماز کے اوقات سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ.... نبی ﷺ فجر کی نماز اس وقت ادا کرتے جب کہ اتنی روشنی ہو جاتی کہ آدمی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا۔ اور آپ دونوں رکعتوں میں یا ایک میں سو سے ساٹھ آیات تک تلاوت فرماتے تھے۔ [۱/۱۰۶، باب القراءة فی الفجر]

نیز مسلم شریف اور سنن ابوداؤد میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا، رسول اللہ ﷺ نماز فجر سے پہلے قضائے حاجت کے لیے باہر نکلے اور میں لوٹا اٹھائے آپ ﷺ کے ساتھ ہوگیا اور جب نبی ﷺ تشریف لائے وضو وغیرہ کیا اور نماز کے لیے چلے تو میں آپ کے ساتھ تھا آگے حدیث کے اصل الفاظ ملاحظہ فرمائیں :

" حتی نجد الناس قد قدموا عبد الرحمن بن عوف فصلی لھم فأدرک رسول اللہ ﷺ إحدی الرکعتین فصلی مع الناس الرکعة الآخرة فلما سلم عبد الرحمن بن عوف قام رسول اللہ ﷺ یتم صلاته فأفزع ذلک المسلمین فأکثروا التسبیح فلما قضی النبی ﷺ صلاته أقبل علیھم ثم قال أحسنتم أو قال قد أصبتم یغبطھم أن صلوا الصلاة لوقتھا "

یہاں تک کہ ہم نے لوگوں کو پایا کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو امام بنا لیا ہے، انہوں نے ان کو نماز پڑھائی، رسول اللہ ﷺ کو دو رکعتوں میں سے ایک رکعت ملی اور آپ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ دوسری رکعت ادا کی۔ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ اپنی نماز کو پورا کرنے کے لیے کھڑے ہوگئے۔ اس بات پر مسلمان پریشان ہوگئے تو وہ کثرت سے تسبیح پڑھنے لگے۔ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی تو ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے اچھا کیا یا فرمایا: تم نے ٹھیک کیا اور ان کی تعریف کی اور فرمایا کہ تم نے نماز کو اس کے وقت میں اَدا کیا۔

[مسلم، ۱/۱۸۰، باب تقدیم الجماعة من یصلی بھم إذا تأخر الإمام، سنن ابو داود، ۱/۲۰، باب المسح علی الخفین]

ابوداؤد شریف میں حضرت قیس بن عمرو سے مروی فرماتے ہیں :

" رأی رسول اللہ ﷺ رجلا یصلی بعد صلاة الصبح رکعتین فقال رسول اللہ ﷺ صلاة الصبح رکعتان. فقال الرجل إنی لم أکن صلیت الرکعتین اللتین قبلھما فصلیتھما الآن فسکت رسول اللہ ﷺ "

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ صبح کی نماز دو رکعت ہے۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں اس وقت وہ پڑھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔

[۱/۱۸۰، باب التطوع، باب من فاتته متی یقضیھا]

سنن نسائی میں ابو قتادہ سے مروی ہے انہیں ان کے والد نے بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تو

" وکان یفعل ذلک فی صلاة الصبح یطول فی الأولی ویقصر فی الثانیة "

یعنی نماز فجر کی پہلی رکعت میں طوال مفصل اور دوسری رکعت میں قصار مفصل تلاوت فرماتے تھے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۱۳، باب تقصیر القیام فی الرکعة الثانیة من الظھر]

☆ الحاصل :۔ مذکورہ بالا صحیح مسلم، سنن ابوداؤد اور سنن نسائی کی احادیث کریمہ سے ثابت ہوا کہ فجر کی (فرض) نماز دو رکعت ہے

☆☆☆☆☆

نماز ظہر کی فرض رکعات کا ثبوت

ظہر کی فرض نماز چار رکعت ہے

بخاری شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

" أن النبی ﷺ صلی الظهر بالمدینة أربعا"

یعنی نبی کریم ﷺ نے مدینہ شریف میں نماز ظہر چار رکعت ادا فرمائی۔

[۱/ ۲۰۹،باب من بات بذی الحلیفة حتی أصبح]

اسی میں حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ سے مروی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا :

"أن النبی ﷺ کان یقرأ فی الظهر فی الأولیین بأم الکتاب وسورتین وفی الرکعتین الأخریین بأم الکتاب ویسمعنا الآیة"

یعنی عبداللہ بن ابو قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز ظہر میں شروع کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں اور اخیر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے اور ہمیں کوئی آیت سنا دیتے تھے۔

[۱/ ۱۰۷،باب یقرأ فی الاخرتین بفاتحة الکتاب]

☆ بخاری شریف کی درج بالا احادیث سے ظاہر ہے کہ ظہر کی (فرض) نماز چار رکعت ہے۔

مسلم شریف میں ابوسعید خدری سے روایت ہے :

"أن النبی ﷺ کان یقرأ فی صلاة الظهر فی الرکعتین الأولیین فی کل رکعة قدر ثلاثین آیة وفی الأخریین قدر خمس عشرة آیة أو قال نصف ذلک وفی العصر فی الرکعتین الأولیین فی

کل رکعة قدر قراء ة خمس عشرة آیة وفی الأخریین قدر نصف ذلک"

یعنی نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات کی مقدار پڑھا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں پندرہ آیات کی مقدار اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پندرہ آیات کی مقدار اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف۔[مسلم شریف، ۱/ ۱۸۶،باب القراء ت فی الظهر والعصر]

سنن ترمذی میں ابن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا :

" صلینا مع النبی ﷺ الظهر بالمدینة أربعا "

یعنی ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی۔

[سنن ترمذی: ۱/ ۱۲۲،باب التقصیر فی السفر]

سنن نسائی میں بھی حضرت انس بن مالک سے مروی ہے :

" أن النبی ﷺ صلی الظهر بالمدینة أربعا"

یعنی نبی ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعت نماز ادا فرمائی۔

[سنن نسائی: ۱/ ۵۲،باب صلاة العصر فی السفر]

سنن نسائی کبری میں حضرت ابوہریرہ سے روایت فرماتے ہیں :

" بینما أنا أصلی مع رسول اللّه ﷺ صلاة الظهر فسلم رسول اللّه ﷺ من رکعتین ، فقام رجل من بنی سلیم ، فقال یارسول اللّه ﷺ أقصرت الصلاة أم نسیت ؟ فقال رسول اللّه ﷺ لم تقصر ولم أنس ، فقال یا رسول اللّه ﷺ إنما صلیت

رکعتین ، فقال رسول اللّه ﷺ أحق ما یقول ذو الیدین ؟ قالوا نعم ، فقام فصلی بهم رکعتین"

(ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز ظہر پڑھی آپ ﷺ نے دو رکعت پر ہی سلام پھیر دیا۔اس پر بنی سلیم کا ایک شخص کھڑا ہوا اور آپ سے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز میں کمی کر دی گئی یا آپ بھول گئے؟۔آپ ﷺ نے فرمایا: نہ نماز میں کمی ہوئی نہ میں بھولا۔تو اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے دو ہی رکعت پڑھی ہیں۔آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟۔لوگوں نے کہا ہاں تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر انہیں دو رکعتیں اور پڑھائیں۔

[۱/ ۳۰۰،کتاب الصلاة]

سنن دارقطنی میں حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی فرماتے ہیں کہ:

" قال النبی ﷺ أتی جبریل علیه السلام النبی ﷺ فقال قم فصل وذلک دلوک الشمس حین مالت الشمس فقام فصلی الظهر أربعا ."

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے اور کہا: کھڑے ہو جائیں، نماز پڑھیں اور وہ سورج ڈھلنے کا وقت تھا۔ چنانچہ نبی ﷺ کھڑے ہو کر ظہر کی چار رکعت ادا فرمائی۔[۱/ ۲۶۱،باب عدد رکعات الصلوات الخمس]

الحاصل:۔صحیح مسلم،سنن ترمذی،سنن نسائی اور سنن دارقطنی کی مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ نماز ظہر کی (فرض) نماز چار رکعات ہے۔

نماز عصر کی فرض رکعات

نماز عصر میں فرض رکعات چار ہیں جیسا کہ مسلم شریف اور سنن ابوداؤد میں حضرت عمران بن حصین سے مروی فرماتے ہیں:

"أن رسول اللّه ﷺ صلی العصر فسلم فی ثلاث رکعات ثم دخل منزله فقام إلیه رجل یقال له الخرباق وکان فی یدیه طول فقال یا رسول اللّه فذکر له صنیعه وخرج غضبان یجر رداء ه حتی انتهی إلی الناس فقال أصدق هذا قالوا نعم فصلی رکعة ثم سلم ثم سجد سجدتین ثم سلم"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے تین رکعات کے بعد سلام پھیر دیا پھر اپنے گھر تشریف لے جانے لگے تو آپ ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی کھڑا ہوا جسے خرباق کہا جاتا ہے اور اس کے ہاتھ بھی لمبے تھے، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ پھر آپ ﷺ نے جو کیا وہ آپ ﷺ کو اس نے یاد دلا دیا۔آپ ﷺ غصہ میں اپنی چادر کھینچتے ہوئے نکلے اور لوگوں تک پہنچ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ سچ کہتا ہے۔لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک رکعت اور پڑھا کر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔[مسلم، ۱/ ۲۱۴،باب السهو فی الصلاة والسجود له، سنن ابوداود، ۱/ ۱۴۶،باب فی سجدة السهو]

☆ حدیث مذکور سے صاف ثابت ہے کہ عصر میں چار رکعت نماز فرض ہے۔

علاوہ ازیں سنن دارقطنی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں:

"قال النبی ﷺ أتی جبریل علیه السلام..... حین کان ظله

مثله فقال قم فصل فصلى العصر أربعا"

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے ...اس وقت جب کہ سایہ ایک مثل ہوگیا اور کہا کہ کھڑے ہو جائیں اور نماز پڑھیں تو آپ نے عصر کی چار رکعت نماز ادا فرمائی۔ [۱/ ۳۶۱،باب عدد ركعات الصلوات الخمس]

☆ اس حدیث سے بھی عصر کی نماز فرض کا چار رکعت ہونا ثابت ہے

الحاصل: درج بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ عصر کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

نماز مغرب کی فرض رکعات

نماز مغرب کی فرض رکعات تین ہیں۔ بخاری شریف میں حضرت ابن شہاب سے مروی وہ حضرت سالم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

" كان ابن عمر ، رضى اللّٰه عنهما يجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة . قال سالم وأخر ابن عمر المغرب ، وكان استصرخ على امرأته صفية بنت أبى عبيد فقلت له الصلاة فقال سر فقلت الصلاة فقال سر حتى سار ميلين ، أو ثلاثة ثم نزل فصلى ثم قال هكذا رأيت النبى ﷺ يصلى إذا أعجله السير وقال عبد اللّٰه رأيت النبى ﷺ إذا أعجله السير يؤخر المغرب فيصليها ثلاثا ثم يسلم"

یعنی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مغرب اور عشا کی نماز مزدلفہ میں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ نیز سالم نے بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز مغرب کو مؤخر کر دیا تھا اور جب کہ ان کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید کی علالت کی خبر ملی میں نے کہا کہ نماز کا وقت ہوگیا، انہوں نے کہا: چلے چلو، میں نے کہا پھر کہا کہ

نماز کا وقت ہوگیا انہوں نے کہا بڑھے چلو، یہاں تک کہ دو یا تین میل چل لیے پھر اترے اور نماز پڑھی پھر کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے، جب آپ ﷺ کو جلدی جانا ہوتا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ دیکھا کہ جب آپ ﷺ کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی تکبیر کہتے اور تین رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرتے۔ [۱/ ۱۴۸ باب يصلى المغرب ثلاثا فى السفر]

☆ بخاری شریف کی درج بالا حدیث مبارک سے ظاہر ہے کہ مغرب (فرض) نماز تین رکعت ہے۔

نیز مسلم شریف میں حضرت شہاب سے مروی:

" ان عبيد اللّٰه بن عبد اللّٰه بن عمر أخبره أن أباه قال جمع رسول اللّٰه ﷺ بين المغرب والعشاء ليس بينهما سجدة وصلى المغرب ثلاث ركعات"

یعنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازوں کو اکٹھا پڑھا اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سجدہ نہیں کیا (یعنی کوئی نفل وغیرہ نہیں پڑھے) اور آپ ﷺ نے مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں۔ [مسلم، ۱/ ۴۱۷،باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة واستحباب صلاتى المغرب والعشاء]

سنن دار قطنی میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے فرماتے ہیں:

" قال رسول اللّٰه ﷺ أتانى جبريل عليه السلام حين طلع الفجر وذكر الحديث وقال فى وقت المغرب ، ثم أتانى حين سقط القرص فقال قم فصل فصليت المغرب ثلاث ركعات ، ثم

أتانى من الغد حين سقط القرص فقال قم فصل فصليت المغرب ثلاث ركعات"

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس طلوع فجر کے وقت جبریل آئے اور حدیث ذکر کی اور کہا وقت مغرب کے سلسلے میں کہ پھر آئے جبریل میرے پاس جب سورج کی ٹکیہ ختم ہوگئی پس کہا کہ کھڑے ہو جائیں نماز پڑھیں تو میں نے مغرب کی تین رکعت نماز ادا کی پھر دوسرے روز پھر اسی وقت میرے پاس آئے پس کہا کہ کھڑے ہو جائیں نماز پڑھیں تو میں نے مغرب کی تین رکعات ادا کی۔ [سنن دار قطنی، ۱/ ۴۸۷]

حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے فرماتی ہیں:

"كان أول ما افترض على رسول اللّٰه ﷺ الصلاة ركعتان ركعتان ، إلا المغرب ، فإنها كانت ثلاثا "

یعنی رسول اللہ ﷺ پر اولاً دو دو رکعت نماز فرض ہوئی سوائے مغرب کے کہ وہ تین رکعت ہوئی۔ [مسند احمد ۶/ ۲۷۲]

☆ الحاصل: صحیح مسلم، سنن دار قطنی اور مسند احمد کی مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ مغرب میں فرض نماز تین رکعت ہے۔

نماز عشا کی فرض رکعات

عشاء کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

بخاری شریف میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں:

"شكا أهل الكوفة سعدا إلى عمر رضى اللّٰه عنه فعزله واستعمل عليهم عمارا ، فشكوا ، حتى ذكروا أنه

لا يحسن يصلى ، فأرسل إليه فقال :يا أبا إسحاق إن هؤلاء يزعمون أنك لا تحسن تصلى ؟ قال أبو إسحاق أما أنا واللّٰه فإنى كنت أصلى بهم صلاة رسول اللّٰه ﷺ ما أخرم عنها ، أصلى صلاة العشاء ، فأركد فى الأوليين ، وأخف فى الأخريين قال كذاك الظن بك يا ابا إسحاق"

یعنی کوفہ والوں نے حضرت عمر سے حضرت سعد کی شکایت کی حضرت عمر نے حضرت سعد کو معزول فرما دیا اور عمار کو ان کا گورنر بنا دیا انہوں نے حضرت سعد کی بہت زیادہ شکایتیں کیں یہاں تک کہ وہ نماز بھی درست نہیں پڑھاتے تھے۔ حضرت عمر نے انہیں بلا کر ان سے کہا کہ اے ابواسحاق! یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے تھے۔ حضرت سعد بولے۔ خدا کی قسم! ان کے ساتھ میں نے ویسی نماز ادا کی ہے جیسی حضور ﷺ کی نماز ہوتی تھی، چنانچہ میں عشا کی نماز پڑھاتا تو پہلی دو رکعتوں میں زیادہ دیر لگاتا تھا اور آخری دو ہلکی پڑھتا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اے ابواسحاق! تم سے یہی امید تھی۔

[۱/ ۱۰۴،باب وجوب القراءة للإمام والمأموم فى الصلوات كلها فى الحضر والسفر]

☆ بخاری کی مذکور بالا حدیث سے صاف طور پر ثابت ہے کہ عشاء کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

نیز مسند احمد میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی فرماتے ہیں:

"صليت مع رسول اللّٰه ﷺ فى الحضر والسفر فصلى الظهر فى الحضر أربعا وبعدها ركعتين وصلى العصر أربعا وليس بعدها شىء وصلى المغرب ثلاثا وبعدها ركعتين وصلى العشاء

أربعا وصلى في السفر الظهر ركعتين وبعدها ركعتين والعصر ركعتين وليس بعدها شيء والمغرب ثلاثا وبعدها ركعتين والعشاء ركعتين وبعدها ركعتين''

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی حضر میں اور سفر میں۔ نبی ﷺ نے حضر میں ظہر کی چار رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر کی چار رکعت اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب کی تین رکعت پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت اور عشا کی چار رکعت پڑھی اور سفر میں ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر دو رکعت اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب تین رکعت اور اس کے بعد دو رکعت اور عشاء دو رکعت اور اس کے بعد دو رکعت۔[۹۰/۲]

اور معجم الکبیر للطبرانی میں حضرت صرد بن ابو مبارک سے روایت ہے انہوں نے فرمایا :

''سمعت حبيب بن أبي فضالة المكي، قال : لما بني هذا المسجد الجامع، قال وعمران بن حصين جالس فذكروا عنده الشفاعة، فقال رجل من القوم: يا أبا نجيد لتحدثونا بأحاديث ما نجد لها أصلا في القرآن، فغضب عمران بن حصين، وقال لرجل قرأت القرآن؟

قال: نعم، قال: وجدت فيه صلاة المغرب ثلاثا، وصلاة العشاء أربعا، وصلاة الغداة ركعتين، والأولى أربعا، والعصر أربعا؟ قال: لا، قال: فعمن أخذتم هذا الشأن؟ألستم أخذتموه عنا، وأخذناه عن رسول الله ﷺ''

یعنی میں نے حبیب بن ابوفضالہ مکی کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب یہ جامع مسجد

بنائی گئی تو ایک روز عمران بن حصین اس میں تشریف فرما تھے، لوگوں نے ان کے سامنے شفاعت کا ذکر کیا، اتنے میں ایک آدمی بول پڑا: اے ابونجید! ہم سے وہ حدیثیں بیان کریں کہ ہم قرآن میں جن کی اصل پائیں۔ عمران بن حصین نے غضبناک لہجے میں اس سے فرمایا کہ کیا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ فرمایا کہ کیا تو اس میں نماز مغرب کی تین، عشا کی چار، فجر کی دو، اور ظہر وعصر کی چار رکعتیں پاتا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب تم نے کس سے لیا؟ کیا تم نے یہ سب ہم سے نہیں لیا اور ہم نے رسول اللہ ﷺ سے۔[۱۳/۱۲۶]

سنن دار قطنی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں :

''قال النبي ﷺ أتى جبريل عليه السلام....حين غاب الشفق فقال: قم فصل فصلى العشاء الآخرة أربعا''

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ غروبِ شفق کے وقت جبریل میرے پاس آئے، اور اس وقت اندھیرا چھا چکا تھا، تو مجھ سے کہا کہ: کھڑے ہو جائیں اور نماز پڑھیں تو آپ نے عشا کی چار رکعت نماز ادا فرمائی۔

[۱/۳۶۱، باب عدد ركعات الصلوات الخمس]

☆ الحاصل:۔ مسند احمد، معجم الکبیر للطبرانی اور سنن دار قطنی کی مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ عشا کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

جمعه کی فرض رکعات کا بیان

جمعہ میں فرض نماز دو رکعت ہے جیسا کہ سنن نسائی میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلی سے مروی ہے فرماتے ہیں:

'' قال عمر صلاة الجمعة ركعتان''

یعنی حضرت عمر نے فرمایا جمعہ کی نماز دو رکعت ہے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۵۹، باب عدد صلاة الجمعة]

اور مسلم شریف میں حضرت عبیداللہ ابن ابورافع سے مروی فرماتے ہیں :

'' استخلف مروان أبا هريرة على المدينة وخرج إلى مكة فصلى لنا أبو هريرة الجمعة فقرأ بعد سورة الجمعة في الركعة الآخرة (إذا جاء ک المنافقون)''

یعنی مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا اور وہ مکہ مکرمہ نکل گیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی تو انہوں نے سورۃ الجمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورۃ (إِذَا جَائَکَ الْمُنَافِقُونَ) پڑھی۔

[مسلم، ۱/۲۸۷، باب في قراءة سورة الجمعة والمنافقين....في صلاة الجمعة]

☆ مسلم شریف کی اس حدیث پاک سے بھی ثابت ہوا کہ جمعہ کی فرض نماز دو رکعت ہے۔

نیز سنن ابوداؤد میں حضرت نافع سے روایت ہے :

'' أن ابن عمر رأى رجلا يصلي ركعتين يوم الجمعة في مقامه فدفعه وقال أتصلي الجمعة أربعا''

یعنی عبداللہ ابن عمر نے ایک شخص کو جمعہ کے دن اسی جگہ (جہاں اس نے جمعہ کی دو رکعت نماز ادا کی تھی) نماز ادا کرتے دیکھا تو آپ نے اس کو ہٹایا اور فرمایا کہ کیا جمعہ کی چار رکعت نماز پڑھ رہا ہے (یعنی جمعہ کی نماز تو دو رکعت ہے تو اسی جگہ جہاں پر ابھی جمعہ کی دو رکعت پڑھی ہیں دو اور پڑھ رہا ہے گویا جمعہ کی چار رکعت پڑھ رہا ہے؟۔

[سنن ابو داود، ۱/۱۶۰، باب الصلاة بعد الجمعة]

☆ اس حدیث پاک میں بھی جمعہ کی فرض نماز کا دو رکعت ہونا واضح ہے

الحاصل:۔ مندرجہ بالا احادیث کریمہ کی روشنی میں ثابت ہوا کہ جمعہ کی فرض نماز دو رکعت ہے۔

☆☆☆☆☆

نماز قصر کا بیان

حالت سفر میں نمازوں کی رکعات

مسافر شخص پرازروئے شرع چار رکعتی فرض نماز میں صرف دو رکعت نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔احادیث کی روشنی میں قصر نمازوں کی تفصیل ملاحظہ ہو:

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

"إن اللّٰہ فرض الصلاۃ علی لسان نبیکم ﷺ علی المسافر رکعتین وعلی المقیم أربعا"

(یقیناً اللہ تعالیٰ نے نماز کو فرض فرمایا تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر مسافر کے لئے دو رکعت اور مقیم کے لئے چار رکعت)[صحیح مسلم، ۱/ ۲۴۱: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا]

☆ درج بالا حدیث مبارک میں صاف صراحت ہے کہ مسافر کے لئے چار رکعت والی نماز میں قصر ہے یعنی اسے دو رکعت ادا کرنا ہے۔

اور حضرت شعبہ نے حضرت یحییٰ بن یزید سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے نبی ﷺ کی نماز قصر کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا

"کان رسول اللّٰہ ﷺ إذا خرج مسیرۃ ثلاثۃ أمیال أو ثلاثۃ فراسخ شعبۃ الشاک صلی رکعتین"

(رسول اللہ ﷺ جب تین میل یا تین فرسخ (راوی حضرت شعبہ کو اس میں شک ہے) کے لئے نکلتے تھے تو دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے)[صحیح

مسلم، ۱/ ۲۴۲: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا]

اس حدیث پاک سے بھی صاف ظاہر ہے کہ نبی کریم ﷺ حالت سفر میں قصر نماز ادا فرماتے تھے یعنی چار رکعت والی نماز دو رکعت ادا فرماتے تھے۔

نیز حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد اور وہ نبی کریم ﷺ سے مروی "أنہ صلی صلاۃ المسافر بمنی وغیرہ رکعتین' (نبی کریم ﷺ نے منیٰ اور اس کے علاوہ میں سفر کی نماز دو رکعت ادا فرمائی)[صحیح مسلم، ۱/ ۲۴۳: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا]

☆ یہ حدیث پاک بھی اس بات کی صاف گواہی دے رہی ہے کہ مسافر کی نماز دو رکعت ہے۔

تنبیہ: بندوں کے لئے سفر میں جو رخصت ہے وہ صرف فرائض میں ہے واجب اور سنن ونوافل میں نہیں انہیں حالت سفر میں ہو یا حالت حضر میں مکمل ادا کرنے کا حکم ہے۔

جیسا کہ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں:

"صلیت مع النبی ﷺ فی الحضر والسفر ، فصلیت معہ فی الحضر الظھر أربعا وبعدھا رکعتین ، وصلیت معہ فی السفر الظھر رکعتین وبعدھا رکعتین ، والعصر رکعتین ولم یصل بعدھا شیئا ، والمغرب فی الحضر والسفر سواء ، ثلاث رکعات ، لا ینقص فی حضر ولا سفر ، وھی وتر النھار ، وبعدھا رکعتین"

(یعنی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حضر وسفر میں نماز ادا کی نبی ﷺ کے ساتھ میں نے حضر میں نماز ظہر چار رکعت پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت (سنت) اور سفر میں ظہر دو رکعت پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت (سنت) اور عصر دو رکعت اس کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی اور مغرب حضر وسفر دونوں میں برابر تین رکعات نہ حضر میں کم نہ سفر میں اور وہ دن کے وتر ہیں اور اس کے بعد دو رکعت (سنت)

پڑھی)[سنن ترمذی، ۱/ ۱۲۳، باب ماجاء فی التطوع فی السفر]

نیز حضرت عبداللہ ابن عمر ہی سے مروی ہے

"أن النبی ﷺ کان یتطوع فی السفر قبل الصلاۃ وبعدھا"

(یعنی نبی کریم ﷺ سفر میں نماز سے پہلے اور نماز کے بعد نفل ادا فرماتے تھے)[مرجع سابق]

☆ الحاصل:۔ سنن ترمذی کی مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ حالت سفر میں چار رکعت والی فرض نماز میں قصر ہے، یعنی اس میں دو رکعت ادا کرنا ہے اس کے علاوہ میں نہیں نیز نماز کے بعد اور اس سے پہلے کے سنن ونوافل اور وتر وغیرہ واجب نمازیں حسب معمول ادا کی جائیں گی۔ان کو نہ ترک کیا جائے گا نہ اس میں تخفیف ہوگی۔

☆☆☆☆☆

واجب نمازوں کی رکعات کا بیان احادیث میں

نماز وتر کی رکعات کا بیان

نماز وتر تین رکعات ہیں۔

سنن ابوداؤد میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں

" قال رسول اللّٰہ ﷺ الوتر حق علی کل مسلم فمن أحب أن یوتر بخمس فلیفعل ومن أحب أن یوتر بثلاث فلیفعل ومن أحب أن یوتر بواحدۃ فلیفعل"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وتر پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے تو جو پانچ رکعت وتر پڑھنا چاہے تو پانچ پڑھے اور اگر تین رکعت وتر پڑھنا چاہے تو تین پڑھے۔

[سنن ابوداود، ۱/ ۲۰۱، باب کم الوتر]

☆ اس حدیث مبارک میں نماز وتر تین رکعات سے پانچ رکعات تک ہے یعنی اگر کوئی تین رکعات نماز وتر پڑھنا چاہے تو تین پڑھے اور اگر پانچ پڑھنا چاہے تو پانچ۔

سنن ترمذی میں حضرت علی سے مروی فرماتے ہیں:

"کان النبی ﷺ یوتر بثلاث یقرأ فیھن بتسع سور من المفصل یقرأ فی کل رکعۃ بثلاث سور آخرھن قل ھو اللّٰہ أحد وفی الباب عن عمران بن حصین وعائشۃ وابن عباس وأبی أیوب و عبد الرحمن بن ابزی عن أبی کعب یروی أیضا عن عبد الرحمن بن أبزی عن النبی ﷺ ھکذا روی بعضھم فلم یذکر فیہ عن أبی وذکر بعضھم عن عبد الرحمن بن أبزی عن أبی قال

أبو عيسى وقد ذهب قوم من أهل العلم من أصحاب النبي ﷺ وغيرهم إلى هذا ورأوا أن يوتر الرجل بثلاث قال سفيان إن شئت أوترت بخمس وإن شئت أوترت بثلاث وإن شئت أوترت بركعة قال سفيان والذى أستحب أن يوتر بثلاث ركعات وهو قول ابن المبارك وأهل الكوفة ''

یعنی رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور ان میں قصار مفصل کی نو سورتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں تین سورتیں جن میں آخری سورۃ اخلاص ہوتی تھی۔ اس باب میں عمران بن حصین عائشہ ابن عباس ابو ایوب اور عبدالرحمٰن بن ابزی سے بھی روایت ہے..... امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں فقہا صحابہ وغیرہم کی ایک جماعت کا اسی پر عمل ہے کہ وتر میں تین رکعات پڑھی جائیں۔ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ پانچ رکعت تین رکعت ایک رکعت جتنی چاہے پڑھے لیکن میرے نزدیک وتر کی تین رکعتیں پڑھنا مستحب ہے۔ ابن مبارک اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔[سنن ترمذی:۱/۱۰۶، باب فی الوتر بثلاث]

☆ سنن ترمذی کی درج بالا حدیث پاک میں حضرت علی سے نبی کریم ﷺ کے وتر نماز تین رکعت ثابت ہے۔ اور امام ترمذی فرماتے ہیں فقہاء صحابہ کی ایک جماعت کا یہی عمل ہے کہ نماز وتر تین رکعت ہے علاوہ ازیں سفیان ثوری کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ان کے نزدیک بھی وتر تین رکعت ہی ادا کرنا مستحب ہے اور حضرت عبداللہ ابن مبارک اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے کہ وتر کی نماز تین رکعت ہے۔

سنن نسائی میں حضرت ابی بن کعب سے مروی:

''أن رسول الله ﷺ كان يوتر بثلاث ركعات''

یعنی اللہ کے رسول ﷺ وتر تین رکعات پڑھتے تھے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۹۱، باب کیف الوتر بثلاث]

اسی میں حضرت عباس سے مروی ہے :

''كان رسول الله ﷺ يوتر بثلاث''

یعنی رسول اللہ ﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔[ایضا]

سنن دارقطنی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے :

'' قال رسول الله ﷺ وتر الليل ثلاث كوتر النهار صلاة المغرب''

یعنی عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کے وتر تین رکعت ہیں جیسے دن کی وتر نماز مغرب ہے۔

[۲/۳۴۹، الوتر ثلاث كثلاث المغرب]

☆ سنن نسائی اور سنن دارقطنی کی درج بالا روایتوں میں بھی نبی کریم ﷺ کے حوالے سے تین رکعت وتر کی صراحت موجود ہے۔

الحاصل :۔عشاء کے بعد وتر نماز تین رکعت ہے۔

نماز عیدین کی رکعتوں کا بیان

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ دونوں میں دو دو رکعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔

جیسا کہ مسلم شریف اور سنن نسائی میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی درج ذیل حدیث پاک میں ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں :

'' أن رسول الله ﷺ خرج يوم أضحى أو فطر فصلى ركعتين لم يصل قبلها ولا بعدها''

[سنن نسائی، ۱/۱۸۰، باب الصلاۃ قبل العیدین وبعدها]

یعنی رسول اللہ ﷺ عید اضحیٰ یا عید فطر کے دن نکلے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی نہ اس سے پہلے کوئی (نفل) نماز پڑھی نہ اس کے بعد۔[مسلم: ۱/۲۹۱ کتاب العیدین]

☆ مسلم شریف کی درج بالا حدیث مبارک میں نبی کریم ﷺ سے عیدالفطر اور عید اضحیٰ میں دو رکعت نماز ادا کرنے کا ثبوت موجود ہے۔

اور سنن نسائی میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں :

''صلاة الأضحى ركعتان وصلاة الفطر ركعتان ''

یعنی بقرعید کی نماز دو رکعت ہے اور عیدالفطر کی نماز دو رکعت ہے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۷۸، باب عدد صلاۃ العیدین]

نیز صحیح ابن خزیمہ میں حضرت کعب بن عجرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں :

'' قال عمر صلاة الأضحى ركعتان و..... صلاة الفطر ركعتان''

یعنی حضرت عمر نے فرمایا کہ عید اضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے اور عیدالفطر کی نماز دو رکعت ہے۔

☆ سنن نسائی اور صحیح ابن خزیمہ کی درج بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ عیدین کی نماز دو رکعت ہے۔

الحاصل: عیدالفطر اور عید اضحیٰ میں دو رکعت نماز واجب ہے۔

☆☆☆☆☆

احادیث میں نماز پنجگانہ کی سنن مؤکدہ

رکعتوں کا اجمالی ذکر

دن رات کی پنج وقتہ نمازوں میں سنت مؤکدہ رکعات کی تعداد بارہ رکعت ہے
مسلم شریف میں زوجہ رسول ﷺ حضرت ام حبیبہ سے مروی فرماتی ہیں :

" سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول ما من عبد مسلم یصلی للّٰہ کل یوم ثنتی عشرة رکعة تطوعا غیر فریضة إلا بنی اللّٰہ له بیتا فی الجنة أو إلا بنی له بیت فی الجنة"

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان بندہ اللہ کے لیے ہردن بارہ رکعت نماز نفل غیر فرض اَدا کرے اللہ تعالی اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے یا بنائے گا۔ [مسلم، ۱/۲۵۱،باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن وبیان عددهن]

☆ اس حدیث پاک میں اس بات کی صاف صراحت ہے کہ نماز پنجگانہ کی سنن مؤکدہ بارہ رکعات ہیں۔

اور یہی حکم نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام حبیبہ سے مروی سنن نسائی کی درج ذیل حدیث سے بھی ثابت ہے۔فرماتی ہیں

" سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول من رکع ثنتی عشرة رکعة فی یومه ولیلته سوی المکتوبة بنی اللّٰہ له بها بیتا فی الجنة". [سنن

نسائی، ۱/۱۹۹،باب ثواب من صلی فی الیوم واللیلة]

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے روزانہ فرض نماز کے علاوہ بارہ رکعات نماز پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

اور حضرت ام حبیبہ سے ہی مروی فرماتی ہیں :

"قال النبی ﷺ من صلی فی یوم ثنتی عشرة رکعة تطوعا بنی له بهن بیت فی الجنة"

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے روزانہ فرض نماز کے علاوہ بارہ رکعات نماز پڑھیں تو اس کے لیے ان رکعتوں کے باعث جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

[سنن ابوداود، ۱/۱۷۸،باب التطوع ورکعات السنة]

☆ حضرت ام حبیبہ سے مروی مذکورہ بالا دونوں احادیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ روزانہ فرض نماز کے علاوہ سنت (مؤکدہ) نماز بارہ رکعت ہے۔

نیز سنن ترمذی میں حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

" قال رسول اللّٰہ ﷺ من ثابر علی ثنتی عشرة رکعة من السنة بنی اللّٰہ له بیتا فی الجنة أربع رکعات قبل الظهر ورکعتین بعدها ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بارہ رکعت سنتوں پر مداومت کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا چار رکعت ظہر سے پہلے دو رکعت اس کے بعد دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشا کے بعد اور دو رکعت

فجر سے پہلے۔ **[سنن ترمذی: ۱/۹۴،باب ما جاء فیمن صلی فی یوم ولیلة ثنتی عشرة رکعة من السنة]**

☆ سنن ترمذی کی اس حدیث پاک میں نماز پنجگانہ کی سنن مؤکدہ رکعات کی تعداد کے ساتھ ان کی ادائیگی کا وقت بھی ذکر ہے۔

الحاصل :۔ مذکورہ بالا احادیث میں اجمالاً نماز پنجگانہ کی جملہ سنن مؤکدہ کی تعداد بارہ ذکر کی گئی ہے۔یعنی نماز پنجگانہ میں جملہ سنن مؤکدہ بارہ رکعات ہیں۔

ہم ذیل میں ان تمام سنن مؤکدہ کا تفصیلی بیان قلمبند کرتے ہیں۔

احادیث کریمہ میں سنن مؤکدہ رکعات کا تفصیلی بیان

نماز فجر کی سنت مؤکدہ رکعات کا ثبوت

نماز فجر میں فرض نماز سے قبل دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ سے مروی درج ذیل حدیث سے یہ بات ثابت ہے وہ فرماتی ہیں :

" کان رسول اللّٰہ ﷺ إذا سکت المؤذن بالأولی من صلاة الفجر قام فرکع رکعتین خفیفتین قبل صلاة الفجر بعد أن یستبین الفجر ثم اضطجع علی شقه الأیمن حتی یأتیه المؤذن للإقامة"

یعنی جب مؤذن فجر کی اذان کہہ کے خاموش ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ صبح صادق کے بعد نماز فجر سے پہلے کھڑے ہو کر مختصر سی دو رکعت نماز پڑھتے اور اپنے

بائیں پہلو پر آرام فرماتے تھے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کے لیے آجاتا۔

[بخاری، ۱/۸۷، کتاب الاذان، باب من انتظر الاقامة، مسلم، ۱/۲۵۴،باب صلاة اللیل]

صحیح بخاری ہی میں حضرت عائشہ سے دوسری روایت ہے فرماتی ہیں :

"لم یکن النبی ﷺ علی شیء من النوافل أشد منه تعاهدا منه علی رکعتی الفجر"

یعنی نبی ﷺ کسی نفل کا اس قدر التزام نہ فرماتے جس قدر فجر کی دو رکعتوں پر پابندی فرماتے۔ [بخاری،۱/۱۵۶، کتاب التہجد ، باب تعاھد رکعتی الفجر]

ایک اور مقام پر فرماتی ہیں:

" أن النبی ﷺ کان لا یدع أربعا قبل الظهر و رکعتین قبل الغداة"

یعنی نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعات اور فجر سے پہلے کی دو رکعت نہیں چھوڑتے تھے۔

[بخاری، ۱/۱۵۷،باب الرکعتان قبل الظهر]

مزید فرماتی ہیں :

" کان النبی ﷺ یصلی رکعتین خفیفتین بین النداء والإقامة من صلاة الصبح"

یعنی نبی کریم ﷺ نماز فجر میں اذان اور اقامت کے دوران دو رکعتیں مختصر سی پڑھتے تھے۔

[بخاری، ۱/۸۷،باب الاذان بعدالفجر ،مسلم، ۱/۲۵۰،باب استحباب رکعتی سنة الفجر]

نیز مسلم شریف میں حضرت عائشہ سے یہ بھی مروی فرماتی ہیں :

''عن النبی ﷺ قال رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیها''

یعنی نبی ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہیں۔[مسلم،۱/۲۵۱باب استحباب سنۃ رکعتی الفجر]

مزید فرماتی ہیں :

''إن النبی ﷺ لم یکن علی شیء من النوافل أشد معاهدة منه علیٰ رکعتین قبل الصبح''

یعنی بیشک نبی ﷺ نوافل میں سے سب سے زیادہ اہتمام صبح کی سنتوں کا کرتے تھے۔[ایضا]

اسی صحیح مسلم میں حضرت حفصہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

''کان إذا سکت المؤذن من الأذان لصلاة الصبح، وبدا الصبح، رکع رکعتین خفیفتین قبل أن تقام الصلاة''

یعنی جب مؤذن اذان کہہ لیتا اور صبح صادق شروع ہو جاتی تو آپ جماعت قائم ہونے سے پہلے مختصر سی دو رکعتیں پڑھتے۔[ایضاص۲۵۰]

☆ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی بخاری ومسلم کی درج بالا احادیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ فجر کی فرض نماز سے قبل دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

سنن نسائی میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے فرماتے ہیں :

''اخبرتنی حفصة أن رسول الله ﷺ کان یصلی قبل الصبح رکعتین''

یعنی مجھے حضرت حفصہ نے خبر دی کہ اللہ کے رسول ﷺ نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۹۷، ۱۹۸، باب وقت رکعتی الفجر]

سنن ابن ماجہ میں ان سنتوں کی قضا سے متعلق ہے :

''عن قیس بن عمرو قال رأی النبی ﷺ رجلا یصلی بعد صلاة الصبح رکعتین فقال النبی ﷺ صلاة الصبح مرتین ؟ فقال له الرجل إنی لم أکن صلیت الرکعتین اللتین قبلها ، فصلیتهما قال فسکت النبی ﷺ.

یعنی حضرت قیس بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کیا صبح کی نماز دو بار ہے اس نے عرض کی کہ میں نے فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں وہ پڑھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔

[سنن ابن ماجہ: ص ۸۰، باب فیمن فاتته الرکعتان قبل صلاة الفجر]

☆ سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کی مذکورہ بالا احادیث میں بھی فجر کی دو رکعت نماز سنت مؤکدہ کی صراحت موجود ہے۔

الحاصل:۔ احادیث بالا سے ثابت ہوا کہ نماز فجر میں دو رکعات سنت مؤکدہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

ظہر کی سنتوں کا ثبوت

ظہر کی ابتدائی سنت مؤکدہ رکعات

نماز ظہر کے فرض ادا کرنے سے پہلے چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔ ملاحظہ ہو:

بخاری شریف میں حضرت عائشہ سے مروی ہے :

''أن النبی ﷺ کان لا یدع أربعا قبل الظهر''

یعنی نبی ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعات کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

[بخاری:۱/۱۵۷، باب الرکعتان قبل الظہر]

☆ اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ سے نماز ظہر کے فرض سے قبل چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ثابت ہے۔

سنن ابوداؤد، سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں :

''من حافظ علی أربع رکعات قبل الظهر وأربع بعدها حرمه الله علی النار''

یعنی جو شخص ظہر سے قبل اور بعد چار چار رکعات نماز (نوافل) کا اہتمام کرے، اللہ اسے آگ پر حرام کر دے گا۔

[سنن ابوداود، ۱/۱۸۰، باب الاربع قبل الظهر وبعدها، سنن ترمذی: ۱/۹۸، باب ماجاء فی الرکعتین بعد الظهر، سنن ابن ماجه، ص ۱۸، باب ماجاء فیمن صلی قبل الظهر اربعا وبعدها اربعا]

اسی میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

''أربع قبل الظهر لیس فیهن تسلیم تفتح لهن أبواب السماء''

یعنی (نبی ﷺ نے فرمایا) ظہر سے پہلے چار رکعات ہیں جن کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے تو پڑھنے والوں کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

[سنن ابوداود، ۱/۱۸۰، باب الاربع قبل الظهر وبعدها]

☆ حضرت حفصہ اور حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی سنن ابوداود، سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی مذکورہ بالا دونوں احادیث سے ثابت ہوا کہ ظہر کی نماز سے قبل چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

صحیح مسلم میں عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں :

''سألت عائشة عن صلاة رسول الله ﷺ عن تطوعه فقالت کان یصلی فی بیتی قبل الظهر أربعا ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یدخل فیصلی رکعتین''

میں نے حضرت عائشہ سے نبی ﷺ کی نفل نماز سے متعلق معلوم کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے پھر نکل کر لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر داخل ہو کر دو رکعت ادا فرماتے۔

[صحیح مسلم، ۱/۲۵۲، باب جواز النافلة قائما وقاعدا]

☆ صحیح مسلم کی اس حدیث پاک کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کا نماز ظہر کے فرض ادا کرنے سے پہلے چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت علی سے مروی فرماتے ہیں :

"كان النبي ﷺ يصلي قبل الظهر أربعا وبعدها ركعتين"

یعنی حضرت علی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت اور اس کے بعد دو رکعت اَدا فرماتے تھے۔[۱/۹۲، باب ماجاء فی الأربع قبل الظہر]

سنن نسائی میں حضرت عاصم بن ضمرۃ سے مروی ہے انہوں نے حضرت علی سے نبی ﷺ کی نمازوں سے متعلق معلوم کیا تو آپ نے فرمایا :

"يصلي قبل الظهر أربعا وبعدها ثنتين". [سنن نسائی، ۱/ ۱۰۱، الصلاة قبل العصر]

یعنی نبی ﷺ نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا فرمائی۔

☆ سنن ترمذی اور سنن نسائی کی مندرجہ بالا احادیث میں نبی کریم ﷺ کا ظہر سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنے کا ثبوت موجود ہے۔

الحاصل :۔ احادیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) اَدا فرماتے تھے۔

☆☆☆☆☆

بعدِ ظہر سنت مؤکدہ رکعتوں کا بیان

ظہر کے فرض کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے:

صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی فرماتے ہیں :

"صليت مع رسول الله ﷺ ركعتين بعد الظهر"

یعنی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز ظہر کے بعد دو رکعت پڑھیں۔

[صحيح بخارى، ۱/ ۱۵۶، باب ماجاء في التطوع مثنى مثنى، سنن مسلم،]

☆ اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ نماز ظہر کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا فرماتے تھے۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

"كان رسول الله ﷺ إذا فاتته الأربع قبل الظهر، صلاها بعد الركعتين بعد الظهر"

یعنی نبی ﷺ سے اگر ظہر سے قبل کی چار سنتیں فوت ہوجاتیں تو آپ انہیں ظہر کی دو رکعتوں کے بعد اَدا فرماتے تھے۔

[سنن ابن ماجه، ص ۸۰، باب من فاتته الأربع قبل الظهر]

سنن نسائی میں حضرت ام سلمہ سے مروی فرماتی ہیں :

"أن النبي ﷺ صلى في بيتها بعد العصر ركعتين مرة واحدة وأنها ذكرت ذلك له فقال هما ركعتان كنت أصليهما بعد الظهر فشغلت عنهما حتى صليت العصر"

یعنی نبی ﷺ نے ان کے گھر میں عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں اور جب

آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ میں ظہر کے بعد جو دو رکعت پڑھتا ہوں آج میں انہیں نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ میں نے نماز عصر پڑھ لی تو یہ وہ دو رکعت نماز ہے۔[۱/ ۶۷، باب الرخصة في الصلاة بعد العصر]

☆ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ سے مروی درج بالا احادیث میں بھی نبی کریم ﷺ کا نماز ظہر کے بعد دو رکعت (سنت مؤکدہ) ادا کرنے کا ذکر موجود ہے۔

الحاصل :۔ احادیث مذکورہ سے ظہر کے فرض ادا کرنے کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ثابت ہے۔

مغرب کی سنت مؤکدہ رکعات کا ثبوت

مغرب کے فرض کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے: جیسا کہ

صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حضرت عبداللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں :

"صليت مع رسول الله ﷺ .....ركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء"

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب اور عشا کے بعد دو رکعت نماز پڑھی۔[صحيح بخاري، ۱/ ۱۵۶، باب ماجاء في التطوع مثنى مثنى، صحيح مسلم]

☆ مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ مغرب کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ :

"ما أحصي ما سمعت من رسول الله ﷺ يقرأ في الركعتين بعد المغرب وفي الركعتين قبل صلاة الفجر ب قل يا أيها

الكافرون وقل هو الله أحد"

میں نے بار بار رسول اللہ ﷺ کو مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں اور فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔[سنن ترمذی: ۱/ ۹۸، باب ماجاء في الركعتين بعد المغرب والقراءة فيهما]

☆ اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ سے نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا فرمانا ثابت ہے۔

سنن نسائی میں عبداللہ بن عمر سے مروی ہے :

"أن رسول الله ﷺ كان يصلي بعد المغرب ركعتين في بيته"

یعنی نبی کریم ﷺ مغرب کی نماز کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت اَدا فرماتے تھے۔[سنن نسائی، ۱/ ۱۰۰، باب الصلاۃ بعد الظہر]

☆ اس حدیث میں بھی نبی کریم ﷺ سے مغرب کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

سنن ترمذی میں انہیں سے مروی ہے فرماتے ہیں :

"صليت مع النبي ﷺ ركعتين بعد المغرب في بيته"

یعنی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ مغرب کے بعد دو رکعت نماز آپ ﷺ کے گھر میں اَدا کی۔

[سنن ترمذی: ۱/ ۹۸، باب ماجاء أنه يصليهما في البيت]

سنن ابن ماجہ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا :

"كان النبي ﷺ يصلي المغرب، ثم يرجع إلى بيتي فيصلي

رکعتین"

یعنی نبی کریم ﷺ مغرب کی نماز اَدا فرمانے کے بعد میرے گھر میں واپس لوٹتے تو دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

[سنن ابن ماجه، ص ۸۱، باب ما جاء فی الرکعتین بعد المغرب]

سنن ترمذی حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

"عن النبی ﷺ (قال) من صلی بعد المغرب عشرین رکعة بنی اللّٰه له بیتا فی الجنة "

یعنی نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مغرب کے بعد بیس رکعت پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

[سنن ترمذی: ۱/ ۹۸، باب فضل التطوع ست رکعات بعدالمغرب]

☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ سے سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی مؤخر الذکر تینوں احادیث سے یہی ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ مغرب کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا فرماتے تھے۔

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ مغرب کی فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت (مؤکدہ) ہے۔

مؤخر الذکر حدیث سے مغرب کی نماز کے بعد سے عشا تک بیس رکعت نفل نماز ثابت ہے، اس میں دو رکعت ابتدائی سنت (مؤکدہ) اور چھ رکعات اوابین بھی ہیں۔

عشا کے بعد کی سنت مؤکدہ رکعات

عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے :

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی فرماتے ہیں :

" أن رسول اللّٰه ﷺ كان يصلی .... بعد العشاء رکعتین"

یعنی رسول اللہ ﷺ عشا کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔

[صحیح بخاری، ۱/ ۱۲۸، باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها، صحیح مسلم]

مسلم شریف میں ہے :

"عن عبد اللّٰه بن شقیق قال سألت عائشة عن صلاة رسول اللّٰه ﷺ عن تطوعه فقالت.... يصلی بالناس العشاء ويدخل بيتي فيصلي رکعتین"

یعنی عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ سے نبی ﷺ کی نفل نماز ادا کرنے سے متعلق معلوم کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ لوگوں کو عشا کی نماز پڑھاتے تھے اور میرے گھر میں داخل ہو کر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

[صحیح مسلم، ۱/ ۲۵۲، باب جواز النافلة قائما وقاعدا]

☆ مذکورہ بالا دونوں احادیث میں عشاء کے فرض ادا کرنے کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

نیز بخاری میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں :

"بت فی بیت خالتی میمونة بنت الحارث زوج النبی وكان

النبی ﷺ عندها فی لیلتها فصلی النبی ﷺ العشاء ثم جاء إلی منزله فصلی أربع رکعات ثم نام ثم قام ثم قال نام الغلیم، أو كلمة تشبهها ثم قام فقمت عن یساره فجعلنی عن یمینه فصلی خمس رکعات ثم صلی رکعتین ثم نام حتی سمعت غطیطه، أو خطیطه، ثم خرج إلی الصلاة"

یعنی حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ نبی کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ بنت حارث کے گھر میں رات گزاری، نبی ﷺ بھی اس رات وہیں تھے نبی ﷺ عشا کی نماز ادا فرما کے اپنے گھر تشریف لائے چار رکعت نماز ادا کی پھر سو گئے پھر فرمایا کہ بچہ سو گیا یا ایسا ہی کچھ فرمایا پھر کھڑے ہو گئے میں آپ ﷺ کے بائیں کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے اپنے بائیں جانب کر کے پانچ رکعت نماز ادا فرمائی پھر دو رکعت پڑھی پھر سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے کھراٹوں کی آواز سنی پھر آپ فجر کی نماز کے لیے تشریف لے گئے

۔[صحیح بخاری، ۱/ ۲۲، باب السمر فی العلم]

سنن ابو داؤد میں ہے :

"عن ابن عباس قال بت فی بیت خالتی میمونة بنت الحارث فصلی النبی ﷺ العشاء ثم جاء فصلی أربعا ثم نام ثم قام یصلی فقمت عن یساره فأدارنی فأقامنی عن یمینه فصلی خمسا ثم نام حتی سمعت غطیطه أو خطیطه ثم قام فصلی رکعتین ثم خرج فصلی الغداة"

یعنی حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر میں رات گزاری نبی کریم ﷺ عشا کی نماز ادا فرما کے

تشریف لائے اور چار رکعت نماز ادا فرمائی پھر سو گئے پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے گھما کر مجھے دائیں جانب کر لیا پانچ رکعت پڑھی پھر سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے کھراٹوں کی آواز سنی پھر آپ نے اٹھ کر دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر تشریف لے گئے نماز فجر اَدا فرمائی۔

[سنن ابو داود، ۱/ ۱۹۲، باب صلاة اللیل]

☆ صحیح بخاری اور سنن ابوداؤد کی مذکورہ بالا احادیث سے واضح ہے کہ نبی ﷺ عشا کے فرض ادا کرنے کے بعد چار رکعت ادا فرماتے یعنی دو سنت مؤکدہ اور دو نفل اور آرام سے اٹھنے کے بعد پانچ رکعت نماز یعنی تین وتر اور دو نفل ادا فرماتے۔

الحاصل:۔ عشا کے بعد دو رکعت سنت (مؤکدہ) ہیں دو رکعت نفل اور تین وتر اور پھر دو نفل، یعنی عشا کے بعد کل سنن ونوافل سوائے تین رکعت وتر واجب کے کل سنن ونوافل چھ رکعت ہیں۔

نماز جمعہ سے قبل کی سنت مؤکدہ رکعات

جمعہ کی نماز پہلے سنت مؤکدہ چار رکعات ہیں:

سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے فرماتے ہیں :

"كان النبی ﷺ یرکع قبل الجمعة أربعا ."

یعنی نبی ﷺ جمعہ سے قبل چار رکعت اَدا فرماتے تھے۔

[سنن ابن ماجه: ص ۷۹، باب ماجاء فی الصلاة قبل الجمعة]

☆ درج بالا حدیث سے نبی کریم ﷺ کا جمعہ کی نماز سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

مجمع الزوائد میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں :

'' كان رسول الله ﷺ يركع قبل الجمعة أربعا وبعدها أربعا ''

یعنی نبی کریم ﷺ جمعہ کی نماز سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے اور جمعہ کے بعد چار رکعت ۔[مجمع الزوائد:۲/۲۳۰]

☆اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کا جمعہ سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی :

'' أنه كان يصلي قبل الجمعة أربعا ''

یعنی وہ جمعہ سے پہلے چار رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

[۱/۱۱۸ باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها]

اورمعجم الکبیر لطبرانی میں ابو اسحاق سے مروی ہے فرماتے ہیں :

''أن ابن مسعود كان يصلي قبل الجمعة أربع ركعات وبعدها أربع ركعات''

یعنی ابو اسحاق سے روایت ہے کہ ابن مسعود جمعہ سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے اور اس کے بعد چار رکعت ۔[معجم الکبیر للطبرانی]

☆ مندرجہ بالا مؤخر الذکر سنن ترمذی اور معجم الکبیر للطبرانی کی دونوں روایتوں میں حضرت عبداللہ ابن مسعود کا جمعہ کی نماز سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنے ذکر کیا گیا ہے۔

الحاصل :۔مندرجہ بالا احادیث سے جمعہ کی فرض نماز سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

جمعہ کے بعد کی سنت مؤکدہ رکعات

جمعہ کے فرض ادا کرنے کے بعد چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے :

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے :

'' قال رسول الله ﷺ إذا صلى أحدكم الجمعة فليصل بعدها أربعا''

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ پڑھے تو اسے چاہیے کہ اس کے بعد چار رکعت نماز ادا کرے۔

[مسلم، ۱/۲۸۸ باب فی استحباب اربع رکعات او الرکعتین بعدالجمعة]

ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں :

''عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل أربعا''

یعنی حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھے اسے چاہیے کہ چار رکعت پڑھے۔

[سنن ترمذی: ۱/۱۱۷ ،باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها]

☆ حضرت ابو ہریرہ سے مروی مذکورہ بالا دونوں روایتوں سے ثابت ہوا کہ جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت نماز سنت (مؤکدہ) ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے:

''أنه كان يصلي قبل الجمعة أربعا وبعدها أربعا''

یعنی وہ جمعہ سے پہلے چار رکعت اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔

[سنن ترمذی: ۱/۱۱۸ ،باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها]

مجمع الزوائد میں حضرت علقمہ بن قیس سے مروی ہے :

''أن ابن مسعود صلى يوم الجمعة بعد ما سلم الإمام أربع ركعات''

یعنی ابن مسعود نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد چار رکعت نماز ادا فرمائی۔[مجمع الزوائد ۲/۲۳۰]

☆ سنن ترمذی اور مجمع الزوائد کی آخری دونوں حدیثوں سے حضرت عبداللہ ابن مسعود کا جمعہ کے بعد چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

الحاصل :۔درج بالا احادیث سے جمعہ کے فرض ادا کرنے کے بعد چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

☆☆☆☆☆

احادیث میں سنن غیر مؤکدہ رکعات کا بیان

قبلِ نماز عصر سنت غیر مؤکدہ رکعات

نماز عصر سے قبل چار رکعت سنت مؤکدہ ہے:

سنن ابوداوٗد و ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے :

''عن النبي ﷺ قال رحم الله امرأ صلى قبل العصر اربعًا''

یعنی اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرمائے جو عصر کی نماز سے قبل چار رکعات پڑھے۔

[ابو داود، ۱/۱۸۰ ،باب الصلاۃ قبل العصر، سنن ترمذی: ۱/۹۸ ،باب الاربع قبل العصر]

سنن ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

''كان النبي يصلي قبل العصر اربع ركعات''

یعنی نبی ﷺ عصر سے پہلے چار رکعات نماز ادا فرماتے تھے۔

[سنن ترمذی: ۱/۹۸ ،باب فی الاربع قبل العصر]

☆ سنن ابوداوٗد اور سنن ترمذی کی مذکورہ بالا احادیث میں نبی کریم ﷺ کے حوالے سے ثابت ہوا کہ عصر سے پہلے سنت (غیر مؤکدہ) چار رکعات ہے۔

علاوہ ازیں سنن نسائی میں حضرت عاصم بن ضمرۃ سے مروی ہے انہوں نے حضرت علی سے نبی ﷺ کی نمازوں سے متعلق معلوم کیا تو آپ نے فرمایا :

''يصلي قبل العصر أربعا'' [سنن نسائی]

یعنی نبی ﷺ عصر سے پہلے چار رکعت نماز ادا فرماتے۔

☆سنن نسائی کی درج بالا حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ عصر سے پہلے چار رکعت نماز (سنت غیر مؤکدہ) ادا فرماتے تھے۔

الحاصل :۔عصر کی فرض نماز سے قبل سنت غیر مؤکدہ چار رکعات ہے۔

قبل عشا سنت غیر مؤکدہ رکعتوں کا بیان

عشا سے پہلے کی چار سنتوں کا ذکر کتب احادیث میں نہیں ہے البتہ فقہ حنفی کی کتاب ' الاختیار لتعلیل المختار لابن المودود' میں حضرت عائشہ سے مروی درج ذیل روایت نقل کی گئی ہے جس میں عشا سے قبل چار رکعات سنتوں کا ثبوت موجود ہے :

'' أنه عليه الصلاة والسلام كان يصلى قبل العشاء أربعا''

یعنی نبی کریم ﷺ عشا سے پہلے چار رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔[۱/۷۲]

☆الحاصل: عشاء کے فرض ادا کرنے سے قبل چار رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ ہے۔

جمعہ کے بعد کی سنت غیر مؤکدہ رکعات

جمعہ کی نماز کے بعد سنت غیر مؤکدہ دو رکعات ہیں:

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے :

''أن رسول الله ﷺ ...، وكان لا يصلى بعد الجمعة حتى ينصرف فيصلى ركعتين''

یعنی رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد واپس آ کر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

[صحيح بخاری ، ۱/۱۲۸ ،باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها]

صحیح مسلم میں حضرت سالم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں :

''أن النبى ﷺ كان يصلى بعد الجمعة ركعتين''

یعنی نبی کریم ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

[مسلم، ۱/۲۸۸ باب فى استحباب اربع ركعات اوالركعتين بعدالجمعة]

☆ صحیح بخاری وصحیح مسلم کی درج بالا احادیث سے ثابت کہ نبی ﷺ نماز جمعہ (فرض) ادا کرنے کے بعد دو رکعت نماز (سنت غیر مؤکدہ) ادا فرماتے تھے۔

اور سنن ترمذی میں حضرت علی سے مروی ہے :

''أنه أمر أن يصلى بعد الجمعة ركعتين ثم أربعا ''

یعنی انہوں نے حکم دیا کہ جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھو اور اس کے بعد چار رکعت۔

[سنن ترمذی: ۱/۱۱۸ ،باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها]

☆ اس روایت میں جمعہ کے بعد کی دو رکعت سنت غیر مؤکدہ اور چار رکعت سنت مؤکدہ کا بیان ہے۔

نیز مجمع الزوائد میں حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی سے مروی ہے فرماتے ہیں

'' كان عبد الله بن مسعود يعلمنا أن نصلى أربع ركعات بعد الجمعة حتى سمعنا قول على صلوا ستا وقال أبو عبد الرحمن فنحن نصلى ستا''

یعنی عبداللہ بن مسعود ہمیں بتاتے تھے کہ ہم جمعہ کے بعد چار رکعت نماز پڑھیں یہاں تک کہ ہم نے حضرت علی کا فرمان سنا کہ چھ رکعت پڑھو اور ابوعبدالرحمٰن نے کہا کہ ہم چھ رکعت پڑھتے تھے۔[مجمع الزوائد/۲/۲۳۰]

اسی میں حضرت قتادہ سے مروی :

''أن ابن مسعود كان يصلى بعد الجمعة ست ركعات''

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود جمعہ کے بعد چھ رکعت اَدا فرماتے تھے۔

[مجمع الزوائد ۲/۲۳۰]

☆ مجمع الزوائد کی ان دونوں روایتوں میں بھی چار سنت مؤکدہ اور دو سنت غیر مؤکدہ رکعات کا بیان ہے۔

الحاصل :۔ مذکورہ بالا احادیث سےثابت ہوا کہ جمعہ کے فرض ادا کرنے کے بعد چھ رکعت نماز ہے جس میں چار رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ ہے۔

☆☆☆☆☆

پنجگانہ نمازوں کی نفل رکعات کا بیان

بعدِ ظہر نفل رکعتوں کا بیان

ظہر کی سنت بعد یہ کے بعد دو رکعت نماز نفل ہے۔ :

سنن نسائی میں حضرت عنبسہ بن ابوسفیان سے مروی فرماتے ہیں :

''أخبرتنى أختى أم حبيبة زوج النبى ﷺ أن حبيبها أبا القاسم ﷺ أخبرها قال ما من عبد مؤمن يصلى أربع ركعات بعد الظهر فتمس وجهه النار أبدا إن شاء الله عز و جل''

یعنی مجھے میری بہن حضرت ام حبیبہ نے بتایا کہ ان کے حبیب ابوالقاسم ﷺ نے انہیں بتایا کہ کوئی مومن بندہ ایسا نہیں جو ظہر کے بعد چار رکعت نماز اَدا کرے اسے جہنم کی آگ چھوے-ان شاءاللہ-

[۱/۲۰۱ باب الاختلاف على اسماعيل]

☆ الحاصل: اس حدیث پاک سے نماز ظہر ادا کرنے کے بعد چار رکعت نماز ادا کرنا ثابت ہے یعنی دو رکعت سنت مؤکدہ اور دو نفل۔

عشاء کی سنت مؤکدہ کے بعد کی نفل رکعتوں کا بیان

عشاء کی سنت بعد یہ کے بعد نفل نماز دو رکعت ہے:

سنن ابوداؤد میں حضرت زرارہ بن اوفی سے مروی انہوں نے حضرت عائشہ سے نبی

کریم ﷺ کی رات کی نمازوں سے متعلق استفسار کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا :

"کان یصلی صلاة العشاء فی جماعة ثم یرجع إلی أهله فیرکع أربع رکعات"

یعنی نبی ﷺ نمازعشا جماعت سے ادا فرمانے کے بعد اپنے گھر والوں میں تشریف لے آتے تھے اورچار رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔[سنن ابوداود،۱/۱۹۰،باب صلاة اللیل]

☆ اس حدیث پاک میں فرض نماز کے بعد دورکعت سنت مؤکدہ اوردونفل کا مجمل ذکر کیا گیا ہے۔

سنن دارقطنی میں حضرت کعب سے روایت ہے فرماتے ہیں :

"من صلی أربع رکعات بعد العشاء فقرأ فیهن وأحسن رکوعهن وسجودهن کان أجره کأجر من صلاهن فی لیلة القدر"

یعنی جوشخص عشا کی نماز کے بعد چاررکعت نماز بہترکوع وسجود کے ساتھ ادا کرے تواس کا ثواب شب قدر میں ادا کی گئی نمازوں کے ثواب کے مثل ہوگا۔[۲/۴۶۱،باب تخفیف الصلاة]

☆ اس حدیث پاک میں بھی دورکعت سنت مؤکدہ اوردونفل کا اجمالی ذکر کیا گیا ہے۔

معجم الکبیر للطبرانی میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی فرماتے ہیں

"قال رسول اللہ ﷺ من صلی العشاء فی جماعة وصلی أربع رکعات قبل أن یخرج من المسجد ،کان کعدل لیلة القدر"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی

اور مسجد سے نکلنے سے قبل چار رکعات مزید پڑھیں تو وہ شب قدر کے برابر ہوجائیں گی۔[۱۱/۳۵۱]

☆ یہ حدیث پاک بھی دورکعت سنت مؤکدہ اوردونفل نماز کی طرف اشارہ کررہی ہے۔

الحاصل: احادیث بالا سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ عشاء کے فرض ادا کرنے کے بعد وتر سے پہلے چار رکعت ادا فرماتے تھے یعنی دورکعت سنت مؤکدہ اوردورکعت نفل۔

وتر کے بعد نفل رکعتوں کا بیان

وتر نماز کے بعد نبی کریم ﷺ سے دورکعت نمازنفل ثابت ہے۔ملاحظہ ہو :

سنن ابوداؤد میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا سے روایت :

"أن رسول اللہ...رکع رکعتین وهو جالس بعدالوتر"

یعنی رسول اللہ ﷺ وتر کے بعد دورکعت نماز بیٹھ کرادا فرماتے تھے۔

[سنن ابوداؤد، ۱/۱۹۱،باب فی صلاة اللیل]

☆ اس حدیث پاک میں صاف صراحت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر کے بعد دونفل ادا فرماتے تھے۔

سنن ترمذی میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے فرماتے ہیں :

"أن النبی ﷺ کان یصلی بعد الوتر رکعتین"

یعنی نبی کریم ﷺ وتر کے بعد دورکعات ادا فرماتے تھے۔

[سنن ترمذی: ۱/۱۰۸،باب ماجاء لاوتران فی لیلة]

☆ اس حدیث میں بھی وتر کے بعد دورکعت نمازنفل کا ذکر ہے۔

سنن نسائی میں حضرت یحیٰ بن کثیر سے مروی انہوں نے فرمایا :

"أخبرنی أبو سلمة بن عبد الرحمن أنه سأل عائشة عن صلاة رسول اللہ ﷺ من اللیل فقالت کان یصلی ثلاث عشرة رکعة تسع رکعات قائما یوتر فیها ورکعتین جالسا"

یعنی مجھے ابوسلمہ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے نبی ﷺ رات کی نماز سے متعلق معلوم کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا: نبی ﷺ تیرہ رکعت ادا فرماتے نو رکعات کھڑے ہوکر اسی میں وتر بھی ہوتے اورپھر دورکعات بیٹھ کرپڑھتے۔

[۱/۱۹۶،باب إباحة الصلاة بین الوتر وبین رکعتی الفجر]

سنن ابن ماجہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنھا سے مروی :

"أن النبی ﷺ کان یصلی بعد الوتر رکعتین خفیفتین وهو جالس"

یعنی نبی کریم ﷺ وتر پڑھنے کے بعد ہلکی سی دورکعت بیٹھ کرادا فرماتے تھے۔[ص۸۳،باب ما جاء فی الرکعتین بعد الوتر جالسا]

☆ سنن نسائی اورسنن ابن ماجہ کی مذکورہ احادیث سے بھی ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر کے بعد دورکعت نفل ادا فرماتے تھے۔

الحاصل:۔نماز وتر کے نبی کریم ﷺ دورکعت نمازنفل ادا فرماتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مختلف سنن ونوافل نمازوں کی رکعتوں کابیان احادیث کی روشنی میں

نمازتراویح کی رکعتوں کا بیان

یوں توبہت سی روایتوں سے نمازتراویح کی بیس رکعات ثابت ہیں،ہم یہاں چند روایتوں کونقل کرتے ہیں۔ملاحظہ ہو

سنن کبری بیہقی میں سائب بن یزید سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں :

"کانوا یقومون علی عهد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه فی شهر رمضان بعشرین رکعة"

یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دورمبارک میں رمضان کے مہینے میں لوگ بیس رکعت ادا کرتے تھے۔[۲/۴۹۶:باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان]

اور یزید بن رومان فرماتے ہیں :

"کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه فی رمضان بثلاث وعشرین رکعة"

یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دورمبارک میں رمضان کے مہینے میں لوگ تئیس رکعت ادا کرتے تھے۔[ایضا]

ابوالخصیب فرماتے ہیں :

''کان یؤمنا سوید بن غفلة فی رمضان فیصلی خمس ترویحات عشرین رکعة''

یعنی سوید بن غفلہ رمضان میں ہماری امامت فرماتے تھے تو پانچ ترویحات سے بیس رکعت پڑھاتے تھے۔

شتیر بن شکل سے جو اصحاب حضرت علی سے ہیں مروی ہے :

''أنه کان یؤمهم فی شهر رمضان بعشرین رکعة ویوتر بثلاث''

یعنی وہ رمضان کے مہینے میں لوگوں کی بیس رکعت میں امامت فرماتے تھے اور تین وتر پڑھاتے تھے۔[ایضا]

☆سنن کبریٰ بیہقی کی مندرجہ بالا روایات سے نماز تراویح بیس رکعات ثابت ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابوالحسناء سے مروی ہے فرماتے ہیں :

''أن علیا أمر رجلا یصلی بهم فی رمضان عشرین رکعة.''

یعنی حضرت علی نے ایک شخص کو رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت نماز پڑھانے کا حکم دیا۔[مصنف ابن ابی شیبہ ۲/ ۳۹۲، ۳۹۳: باب کم یصلی فی رمضان من رکعة]

اسی میں حضرت انس بن مالک سے مروی وہ یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں

'' أن عمر بن الخطاب أمر رجلا یصلی بهم عشرین رکعة''

یعنی حضرت عمر نے ایک شخص کو لوگوں کو بیس رکعات پڑھانے کا حکم دیا۔[ایضا]

نیز حضرت نافع ابن عمر سے مروی ہے :

''کان ابن أبی ملیکة یصلی بنا فی رمضان عشرین رکعة''

یعنی ابن ابوملیکہ ہم کو رمضان میں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔[ایضا]

اور عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں :

''کان أبی بن کعب یصلی بالناس فی رمضان بالمدینة عشرین رکعة ویوتر بثلاث''

یعنی ابی بن کعب رمضان میں لوگوں کو مدینہ میں بیس رکعت اور تین وتر پڑھاتے تھے۔[ایضا]

☆ مصنف ابن ابی شیبہ کی مذکورہ روایات سے نماز تراویح بیس رکعات ثابت ہے۔

الحاصل:۔ مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوگئی کہ نماز تراویح کی رکعات کی تعداد بیس رکعات ہے۔

نماز اشراق کی رکعتوں کا بیان

اشراق کی نماز دو رکعت سے چار رکعت تک ہے :

سنن ترمذی میں حضرت انس سے مروی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

''من صلی الفجر فی جماعة ثم قعد یذکر الله حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت له کأجر حجة وعمرة''

یعنی جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر سورج طلوع ہونے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لیے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ہے۔[: ۱۳۰/۱، باب ذکر ما یستحب من الجلوس فی المسجد بعد صلاة الصبح]

☆ مذکورہ حدیث پاک سے اشراق کی نماز دو رکعت ثابت ہے۔

معجم الاوسط میں حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

''قال رسول الله ﷺ من صلی الغداة وقعد فی مصلاه حتی تطلع الشمس ثم صلی أربع رکعات غفر الله له ذنوبه ''

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز فجر ادا کی اور اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر طلوع شمس تک بیٹھا رہا پھر طلوع شمس کے بعد چار رکعت نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔[المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۰۶/۲]

☆ اس روایت سے چار رکعت نماز اشراق ثابت ہے۔

شعب الایمان للبیہقی میں حضرت حسن بن علی سے مروی فرماتے ہیں :

'' سمعت رسول الله ﷺ یقول من صلی الغداة ثم ذکر الله عز وجل حتی تطلع الشمس، ثم صلی رکعتین أو أربع رکعات لم تمس جلده النار''

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی پھر سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کیا پھر دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھی تو اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔[شعب الایمان للبیہقی، ۴۳۰/۵]

☆ اس روایت میں دو سے چار رکعت تک نماز اشراق کا بیان ہے

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث سے اشراق کی نماز دو رکعت سے چار رکعت تک ثابت ہے۔

نماز چاشت کی رکعتوں کا بیان

نماز چاشت دو رکعت سے بارہ رکعت تک ہے۔جیسا کہ

بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں :

''أوصانی النبی ﷺ برکعتی الضحی''

یعنی مجھے نبی ﷺ نے چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت فرمائی۔[صحیح بخاری، ۱۵۶/۱، باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی]

صحیح مسلم میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

''عن النبی ﷺ أنه قال یصبح علی کل سلامی من أحدکم صدقة فکل تسبیحة صدقة وکل تحمیدة صدقة وکل تهلیلة صدقة وکل تکبیرة صدقة وأمر بالمعروف صدقة ونهی عن المنکر صدقة ویجزء من ذلک رکعتان یرکعهما من الضحی''

یعنی نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں جو کوئی آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے تو ہر تسبیح (سُبحانَ اللّٰہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تحمید (اَلْحَمْدُ للّٰہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا) اور ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) اچھائی کا حکم دینا اور برائی روکنا صدقہ ہے اور سب صدقات کا متبادل چاشت کی نماز کی دو رکعتوں کا پڑھ لینا ہے۔[مسلم، ۲۵۰/۱، باب استحباب صلاة الضحی]

سنن نسائی میں حضرت ابوہریرہ سے مروی :

''أمرنی رسول الله ﷺ برکعتی الضحی''

یعنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی دو رکعتوں کا حکم فرمایا۔[سنن نسائی، ۲۵۲/۱، باب صوم النبی ﷺ]

سنن ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے فرماتے ہیں:

"قال رسول اللہ ﷺ من حافظ علی شفعة الضحی غفر له ذنوبه وإن كانت مثل زبد البحر"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کی حفاظت کرے (یعنی ان کو ادا کرے) اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔[سنن ترمذی: ۱/۱۰۸، باب ماجاء فی صلاة الضحی، سنن ابن ماجه: ص ۹۸، باب ماجاء فی صلاة الضحیٰ]

☆ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی، سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی مندرجہ بالا روایات سے چاشت کی نماز دو رکعت ثابت ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت معاذہ سے مروی انہوں نے حضرت عائشہ سے معلوم کیا:

"كم كان رسول اللہ ﷺ يصلى صلاة الضحى قالت أربع ركعات ويزيد ما شاء" [ایضاص ۲۴۹]

یعنی نبی کریم ﷺ نماز چاشت کتنی رکعت ادا فرماتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ چار رکعت اور زیادہ جو چاہتے پڑھتے۔[مسلم]

☆ صحیح مسلم کی اس حدیث پاک میں نماز چاشت چار رکعت بلکہ اس اس بھی زیادہ پڑھنے کا بیان ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

"ما أنبأ أحد أنه رأى النبي ﷺ صلى الضحى غير أم هاني ذكرت أن النبي ﷺ يوم فتح مكة اغتسل في بيتها فصلى ثمان ركعات فما رأيته صلى صلاة أخف منها غير أنه يتم الركوع والسجود"

یعنی ہم سے حضرت ام ہانی کے سوا کسی نے بیان نہیں کیا، کہ ہم نے نبی ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ان کے گھر میں فتح مکہ کے دن غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز ادا فرمائیں اور میں نے کوئی نماز اس سے ہلکی نہیں دیکھی ہے بجز اس کے کہ وہ رکوع اور سجود پورا کرتے تھے۔

[۱/ ۱۴۹، باب من تطوع فی السفر فی غیر دبر الصلوات وقبلها]

صحیح مسلم میں حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی:

"أنه لما كان عام الفتح أتت رسول اللہ ﷺ وهو بأعلى مكة قام رسول اللہ ﷺ إلى غسله فسترت عليه فاطمة ثم أخذ ثوبه فالتحف به ثم صلى ثمان ركعات سبحة الضحى"

یعنی وہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت حاضر ہوئیں جب آپ ﷺ مکہ کے بلند حصہ پر تھے رسول اللہ ﷺ غسل فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت فاطمہ نے آپ پر پردہ کر دیا پھر آپ ﷺ نے غسل کے بعد اپنے اوپر ایک کپڑا لپیٹا پھر چاشت کی آٹھ رکعات نماز ادا فرمائیں۔

[مسلم، ۱/۱۵۳، باب تستر المغتسل بثوب ونحوه]

☆ بخاری اور مسلم کی درج بالا احادیث میں آٹھ رکعت نماز چاشت کا بیانہے۔

سنن ترمذی میں حضرت انس بن مالک سے مروی انہوں نے فرمایا:

"قال رسول اللہ ﷺ من صلى الضحى ثنتى عشرة ركعة بنى اللہ قصرا في الجنة من ذهب"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص چاشت کی بارہ رکعات نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔[سنن ترمذی: ۱/ ۱۰۸، باب ماجاء فی صلاة الضحیٰ]

☆ سنن ترمذی کی اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے بارہ رکعات نماز چاشت پڑھنے کا حکم عطا فرمایا ہے۔

الحاصل:۔مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں یہ ثابت ہوا کہ نماز چاشت کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہے۔

نماز اوابین کی رکعات

مغرب کی نماز کے بعد اوابین کی نماز چھ رکعت ہے:

سنن ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا:

"قال رسول اللہ ﷺ من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم فيما بينهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتى عشرة سنة"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت (نوافل) پڑھے اور اس دوران کوئی بری بات نہ کہے تو یہ اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہے۔[سنن ترمذی: ۱/۹۸، باب ماجاء فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب]

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی فرماتے ہیں:

"أن النبي ﷺ قال من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم بينهن بسوء، عدلن له بعبادة ثنتى عشرة سنة"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت (نوافل) پڑھے اور اس دوران کوئی بری بات نہ کہے تو یہ اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہے۔[سنن ابن ماجه: ص ۸۱، باب ماجاء فی الست الرکعات بعد المغرب]

☆ الحاصل:۔سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی درج بالا روایتوں سے ثابت ہوا کہ اوابین کی نماز چھ رکعت ہے۔

نماز تہجد کی رکعتوں کا بیان

تہجد کی نماز دو رکعت سے بارہ رکعت تک ہے:

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إذا استيقظ الرجل من الليل وأيقظ امرأته فصليا ركعتين كتبا من الذاكرين اللہ كثيرا والذاكرات"

جب کوئی مرد رات میں بیدار ہو تو اپنی بیوی کو جگائے اور پھر دونوں دو رکعت نماز ادا کریں تو دونوں اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔

[ص ۹۴، باب فیمن أیقظ أهله من اللیل]

☆ درج بالا حدیث مبارک میں دو رکعت نماز تہجد کا بیان ہے۔

نیز حضرت عائشہ سے نبی ﷺ کی رمضان کی راتوں میں پڑھی جانے والی نمازوں سے متعلق معلوم کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

"ما كان رسول اللہ ﷺ يزيد في رمضان، ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة يصلى أربعا فلا تسل عن حسنهن وطولهن ثم يصلى أربعا فلا تسل عن حسنهن وطولهن ثم يصلى ثلاثا"

یعنی رسول اللہ ﷺ رمضان ہو یا غیر رمضان گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے چار رکعت پڑھتے ان کی عمدگی اور طوالت سے متعلق تو پوچھو ہی مت پھر چار رکعت پڑھتے ان کی عمدگی اور طوالت کیا کہنے! اس کے بعد تین

رکعت اَدا فرماتے ۔[بخاری ،باب قیام النبی باللیل، مسلم، ۱/ ۲۵۴ ، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ]

☆ اس حدیث پاک سے آٹھ رکعت نماز تہجد کا ثبوت ملتا ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور سنن ابوداؤد میں حضرت کریب سے مروی فرماتے ہیں :

’’ أن ابن عباس أخبره أنه بات عند ميمونة وهى خالته فاضطجعت فى عرض وسادة واضطجع رسول الله ﷺ وأهله فى طولها فنام حتى انتصف الليل ، أو قريبا منه فاستيقظ يمسح النوم عن وجهه ثم قرأ عشر آيات من آل عمران ثم قام رسول الله ﷺ إلى شن معلقة فتوضأ فأحسن الوضوء ثم قام يصلى فصنعت مثله فقمت إلى جنبه فوضع يده اليمنى على رأسى وأخذ بأذنى يفتلها ثم صلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع حتى جاء ه المؤذن فقام فصلى ركعتين ثم خرج فصلى الصبح‘‘

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رات گزاری میں بستر کے عرض میں اور رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی زوجہ بستر کے طول میں لیٹے آپ سو گئے یہاں تک کہ آدھی رات یا اس کے لگ بھگ گزر گئی۔ آپ اپنا چہرہ مبارکہ ملتے ہوئے بیدار ہوئے پھر سورۂ آل عمران کی دس آیات تلاوت فرمائیں پھر آپ لٹکی ہوئی مشک کے پاس تشریف لے گئے اور اچھی طرح وضو فرمایا پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے میں نے بھی آپ کی طرح کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے

کان ملنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر وتر پڑھے پھر مؤذن کے آنے تک لیٹ گئے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت اَدا فرمائیں پھر نکل کر صبح کی نماز ادا فرمائی۔[بخاری شریف ۱/۱۳۵ ،باب فی الوتر، مسلم، ۱/ ۲۶۰ ،باب صلاۃ النبی ﷺ ودعائہ باللیل،ابوداؤد، ۱/۱۹۴ ،باب فی صلاۃ اللیل]

☆ بخاری، مسلم اور سنن ابوداؤد کی مذکورہ بالا حدیث مبارک سے بارہ رکعت نماز تہجد ثابت ہے۔

الحاصل :۔ مذکورہ بالا احادیث کریمہ کی روشنی میں نبی کریم ﷺ سے تہجد کی نماز دو سے بارہ رکعات تک ثابت ہے۔

نوٹ :۔ اکثر کتب میں نبی کریم ﷺ کے حوالے سے تہجد کی نماز زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات تک بیان کی جاتی ہے البتہ موخر الذکر بخاری شریف کی حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ سے سونے کے بعد بارہ رکعت نماز پڑھنے کا ثبوت موجود ہے جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تہجد کی نماز بارہ رکعت بھی ادا فرمائی ہے۔ هذا ماعندی والعلم عندالله عزوجل ورسوله ﷺ

نماز تحیۃ الوضوء کی رکعتوں کا بیان

وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا سنت ہے :

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت حمران سے مروی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو فرمانے کے بعد فرمایا :

’’قال رسول الله ﷺ من توضأ نحو وضوئى هذا ثم صلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه‘‘

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کر کے دو رکعت

نماز ادا کرے اور دل میں کوئی دنیوی خیال نہ لائے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔[بخاری، ۱/۲۸ ،باب الوضوء ثلاثا ثلاثا...... مسلم، ۱/ ۱۲۰ ،باب صفة الوضوء وکماله،ابوداؤد...... نسائی، ۱/ ۱۲ ،باب المضمضة والاستنشاق]

☆ الحاصل :۔ درج بالا حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنی چاہیئے۔

نماز تحیۃ المسجد کی رکعات

مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا چاہیئے :

بخاری شریف میں حضرت عمرو بن سلیم زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے قتادہ بن ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے کہا :

’’قال النبى ﷺ إذا دخل أحدكم المسجد فلا يجلس حتى يصلى ركعتين‘‘

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔[۱/۱۵۶ ،باب ماجاء فى التطوع مثنى مثنى]

صحیح مسلم، سنن ترمذی اور نسائی میں ابو قتادہ سلمی سے مروی ہے :

’’ أن رسول الله ﷺ قال إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ركعتين قبل أن يجلس‘‘

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔[مسلم، ۱/۲۴۸ ،باب استحباب تحية المسجد، ترمذی: ۱/ ۷۱،باب اذا دخل أحدكم المسجد: سنن نسائی، ۱/۸۵،باب الأمر بالصلاة قبل الجلوس فيه]

☆ الحاصل : احادیث بالا سے ثابت ہوا کہ تحیۃ المسجد کی نماز دو رکعت ہے۔

صلاۃ التسبیح کی رکعات

صلاۃ التسبیح چار رکعت ہے :

سنن ابوداؤد اور سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

’’أن رسول الله ﷺ قال للعباس بن عبد المطلب يا عباس يا عماه ألا أعطيك ألا أمنحك ألا أحبوك ألا أفعل بك عشر خصال إذا أنت فعلت ذلك غفر الله لك ذنبك أوله وآخره قديمه وحديثه خطأه وعمده صغيره وكبيره سره وعلانيته عشر خصال أن تصلى أربع ركعات تقرأ فى كل ركعة فاتحة الكتاب وسورة فإذا فرغت من القراء ة فى أول ركعة وأنت قائم قلت سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر خمس عشرة مرة ثم تركع فتقولها وأنت راكع عشرا ثم ترفع رأسك من الركوع فتقولها عشرا ثم تهوى ساجدا فتقولها وأنت ساجد عشرا ثم ترفع رأسك من السجود فتقولها عشرا ثم تسجد فتقولها عشرا ثم ترفع رأسك فتقولها عشرا فذلك خمس وسبعون فى كل ركعة تفعل ذلك فى أربع ركعات إن استطعت أن تصليها فى كل يوم مرة فافعل فإن لم تفعل ففى كل جمعة مرة فإن لم تفعل ففى كل شهر مرة فإن لم تفعل ففى كل سنة مرة فإن لم تفعل ففى عمرك مرة‘‘

یعنی رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا: اے چچا جان کیا میں آپ کو عطا نہ کروں، کیا میں آپ کو فائدہ نہ پہنچاؤں۔ کیا میں آپ کو

ایسی دس باتیں نہ سکھاؤں کہ اگر آپ ان پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، سہواً اور قصداً کیے گئے، چھوٹے اور بڑے، چھپے اور کھلے سب گناہ بخش دے؟ اور وہ دس باتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی ایک سورت پڑھیں اور پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہونے کے بعد حالت قیام میں پندرہ مرتبہ ﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ﴾ کہیں پھر دس مرتبہ یہی کلمات رکوع میں کہیں، پھر سجدہ میں دس مرتبہ پھر سجدہ سے اُٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدہ میں جا کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدہ سے اُٹھ کر دس مرتبہ، تو یہ ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ ہیں۔ طرح چاروں رکعتوں میں اسی طرح کریں۔ اگر ہو سکے تو یہ صلوٰۃ التسبیح روزانہ ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہر جمعہ کو۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے۔ اگر یہ بھی نہ ہو تو ہر سال میں ایک مرتبہ اور اگر اتنا بھی نہ ہو سکے تو کم سے کم زندگی میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لیں۔

[سنن ابو دائود، ۱/۱۸۳، ۱۸۴، باب صلاۃ التسبیح، سنن ابن ماجه: ص ۹۹، باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح]

سنن ترمذی میں حضرت ابووہب سے مروی ہے فرماتے ہیں :

" سألت عبد اللّٰه بن المبارك عن الصلاة التى يسبح فيها ؟ قال يكبر ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله إلا غيرك ثم يقول خمس عشرة مرة سبحانَ اللّٰهِ والحمدُ لِلّٰهِ ولا إلهَ إلّا اللّٰهُ واللّٰهُ أكبرُ ثم يتعوذ ويقرأ ﴿ بسم الله الرحمٰن الرّحيم ﴾ و فاتحة الكتاب وسورة ثم يقول عشر مرات سبحانَ اللّٰهِ والحمدُ لِلّٰهِ ولا إلهَ إلّا اللّٰهُ واللّٰهُ

أكبرُ ثم يركع فيقولها عشرا ثم يرفع رأسه فيقولها عشرا ثم يسجد فيقولها عشرا ثم يرفع رأسه ويقولها عشرا ثم يسجد الثانية فيقولها عشرا يصلى أربع ركعات على هذا فذلك خمس وسبعون تسبيحة فى كل ركعة يبدأ فى كل ركعة بخمس عشر تسبيحة ثم يقرأ ثم يسبح عشرا فإن صلى ليلا فأحب إلى أن يسلم فى كل ركعتين وإن صلى نهارا فإن شاء سلم وإن شاء لم يسلم قال أبو وهب وأخبرنى عبد العزيز بن أبى رزمة عن عبد اللّٰه أنه قال يبدأ فى الركوع بسبحان ربى العظيم وفى السجود بسبحان ربى الأعلى ثلاثا ثم يسبح التسبيحات "

یعنی میں نے عبداللہ بن مبارک سے تسبیح والی نماز کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا: تکبیر کہے پھر ثنا پڑھے پھر پندرہ مرتبہ کہے :

﴿ سبحانَ اللّٰهِ والحمدُ لِلّٰهِ ولا إلهَ إلّا اللّٰهُ واللّٰهُ أكبرُ ﴾ پھر ﴿ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (اور) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ﴾ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی اور سورت پڑھے پھر دس مرتبہ ﴿ سبحانَ اللّٰهِ والحمدُ لِلّٰهِ ولا إلهَ إلّا اللّٰهُ واللّٰهُ أكبرُ ﴾ پڑھے پھر رکوع میں دس مرتبہ پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ انہیں کلمات کو پڑھے اور چاروں رکعتیں اسی انداز میں ادا کرے۔ پس یہ ہر رکعات میں پچھتر تسبیحات ہوئیں۔ ہر رکعت میں پندرہ مرتبہ سے شروع کرے پھر قراءت کرے اور دس مرتبہ تسبیح کرے اور اگر رات کو نماز ادا کرے تو مجھے ہر دو رکعتوں پر بعد سلام پھیرنا پسند ہے اگر دن کو پڑھے تو چاہے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرے یا نہ پھیرے۔ ابووہب فرماتے ہیں مجھے عبدالعزیز بن ابی رزمہ نے عبداللہ کے بارے میں بتایا کہ ان کا کہنا ہے کہ رکوع میں پہلے تین مرتبہ ﴿ سُبْحَانَ رَبِّيَ

الْعَظِيمِ ﴾ اور سجدے میں پہلے تین مرتبہ ﴿ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ﴾ پڑھے اور پھر یہ تسبیحات پڑھے۔ [سنن ترمذی: ۱/۱۰۹، باب فی صلاۃ التسبیح]

☆ الحاصل: مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ صلاۃ التسبیح کی چار رکعات ہیں۔

(نماز خسوف ونماز کسوف کی رکعات)

سورج گرھن وچاند گرھن کی نماز کی رکعتوں کا بیان

سورج گرہن اور چاند گرہن ہونے پر دو رکعت نماز پڑھنا چاہئے جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا :

"انكسفت الشمس على عهد رسول اللّٰه ﷺ فصلى ركعتين"

یعنی رسول اللہ ﷺ کے دورِ مبارک میں سورج گرہن لگا تو نبی ﷺ نے دو رکعت نماز اَدا فرمائی۔ [بخاری، ۱/۱۴۵، باب الصلاة فی كسوف القمر]

سنن کبریٰ للبیہقی میں ابوبکرہ سے مروی:

"أن النبى ﷺ صلى ركعتين مثل صلاتكم هذه فى كسوف الشمس والقمر"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے سورج اور چاند گرہن میں تمہاری نمازوں کی طرح دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ [السنن الكبرى للبيهقى]

نیز انہیں سے سنن نسائی میں روایت ہے فرماتے ہیں :

" كنا جلوسا عند النبى ﷺ فكسفت الشمس فوثب يجر ثوبه فصلى ركعتين حتى انجلت "

یعنی ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ تیزی سے اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے کھڑے ہوئے اور دو

رکعات ادا فرمائیں حتی کہ سورج گرہن ختم ہو گیا۔

[سنن نسائی، ۱/۱۶۴، باب الامر بالصلاة عند الكسوف]

سنن ابوداؤد میں حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا :

"كسفت الشمس على عهد رسول اللّٰه ﷺ فخرج فزعا يجر ثوبه وأنا معه يومئذ بالمدينة فصلى ركعتين فأطال فيهما القيام ثم انصرف وانجلت"

یعنی رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ گھبرائے ہوئے اور اپنے کپڑے (چادر) گھسیٹتے ہوئے نکلے۔ میں اس دن مدینہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضر تھا آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی اور ان میں قیام کو لمبا فرمایا پھر آپ واپس پلٹے تو سورج روشن ہو گیا۔ [سنن ابو دائود: ۱/۱۶۸، كتاب الكسوف]

☆ الحاصل :۔ احادیث مذکورہ سے سورج اور چاند گرہن کی دو رکعت نماز ثابت ہے۔

فائدہ۔ سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور چاند گہن کی نماز مستحب ہے۔

نماز استسقاء کی رکعات

ایام قحط میں دو رکعت نماز ادا کرنا سنت ہے :

صحیح بخاری میں عباد بن تمیم سے مروی وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا

"رأيت النبى ﷺ يوم خرج يستسقى قال فحول إلى الناس ظهره واستقبل القبلة يدعو ثم حول رداءه ثم صلى لنا ركعتين جهر فيهما بالقراءة"

یعنی عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ استسقا کی نماز کے لیے نکلے، تو لوگوں کی جانب اپنی پشت اطہر کر کے، قبلہ رو ہو کر دعا فرمانے لگے پھر اپنی چادر اُلٹ دی پھر ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور ان دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت فرمائی۔

[بخاری، ۱/۱۳۹، باب الجهر بالقراءة فى الاستسقاء]

اسی میں ہے :

"عبادبن تمیم عن عمه أن النبیﷺ استسقی فصلی رکعتین وقلب رداء ه"

یعنی عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیﷺ نے استسقاء کی نماز پڑھی تو دو رکعتیں پڑھیں اور پھر اپنی چادر الٹ دی۔[بخاری: ۱/ ۱۴۰. باب صلاة الاستسقاء رکعتین]

سنن ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ میں ہشام بن اِسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے مروی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا :

" أخبرنی أبی قال أرسلنی الولید بن عتبة قال عثمان ابن عقبة وکان أمیر المدینة إلی ابن عباس أسأله عن صلاة رسول اللهﷺفی الاستسقاء فقال خرج رسول الله ﷺمتبذلا متواضعا متضرعا حتی أتی المصلی زاد عثمان فرقی علی المنبر ثم اتفقاولم یخطب خطبکم هذه ولکن لم یزل فی الدعاء والتضرع والتکبیر ثم صلی رکعتین کما یصلی فی العید"

یعنی مجھ کو ولید بن عتبہ نے جو عثمان بن عتبہ کے بقول مدینہ منورہ کے امیر تھے حضرت ابن عباس کی خدمت میں رسول اللہﷺ کی نماز استسقا کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا: نبیﷺ سادہ لباس میں عاجزی وانکساری کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ آپﷺ عیدگاہ میں تشریف لائے عثمان نے زیادہ کیا کہ نبیﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور جیسے تم خطبہ پڑھتے ہو ایسا خطبہ نہیں پڑھا بلکہ دعا گریہ وزاری اور تکبیر میں برابر مشغول رہے پھر نماز عید کی طرح دو رکعتیں پڑھائیں۔[سنن ابوداود، ۱/ ۱۶۵ باب صلاة الاستسقاء، سنن ترمذی: ۱/ ۱۲۴، باب فی صلاة الاستسقاء: سنن نسائی، ۱/ ۱۷۲، باب کیف صلاة الاستسقاء، سنن ابن ماجه: ص ۹۰، باب ماجاء فی الاستسقاء]

☆ الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں استسقاء کی نماز دو رکعت اَدا کرنا ثابت ہے۔

نماز استخارہ کی رکعتوں کا بیان

کسی بھی معاملہ میں استخارہ کرنے کے لئے دو رکعت نماز ادا کرنا چاہئے۔

صحیح بخاری، سنن ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا :

"کان رسول اللهﷺ یعلمنا الاستخارة فی الأمور کلها کما یعلمنا کالسورة من القرآن یقول إذاهم أحدکم بالأمر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضة ثم یقول اللهم إنی أستخیرک بعلمک وأستقدرک بقدرتک وأسألک من فضلک العظیم فإنک تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغیوب اللهم إن کنت تعلم أن هذا الأمر خیر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة أمری أو قال فی عاجل أمری وآجله فیسره لی ثم بارک لی فیه وإن کنت تعلم أن هذا الأمر شر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة أمری أو قال فی عاجل أمر وآجله فاصرفه عنی واصرفنی عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم أرضنی به قال ویسمی حاجته"

یعنی رسول اللہﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی تلقین فرماتے تھے، جس طرح قرآن کی سورت ہمیں سکھاتے تھے، چنانچہ آپﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا اِرادہ کرے تو فرض کے علاوہ دو رکعت (نفل نماز) پڑھے پھر یہ دعا پڑھے :

"اللهم إنی أستخیرک بعلمک وأستقدرک بقدرتک وأسألک من فضلک العظیم فإنک تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغیوب اللهم إن کنت تعلم أن هذا الأمر خیر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة أمری أو قال فی عاجل أمری وآجله فیسره لی ثم بارک لی فیه وإن کنت تعلم أن هذا الأمر شر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة أمری أو قال فی عاجل أمر وآجله فاصرفه عنی

واصرفنی عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم أرضنی به قال ویسمی حاجته"

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعہ خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کی درخواست کرتا ہوں، تو قدرت والا ہے مجھے قدرت نہیں، تو علم رکھتا ہے لیکن مجھے علم نہیں، تو غیب کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے دین اور معاش اور نتیجہ کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرمادے اور میرے لیے اس میں آسانی پیدا فرما، پھر اس میں میرے واسطے برکت عطا کر۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے لیے میرے دین اور معاش اور انجام کار کے اعتبار سے برا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے باز رکھ اور میرے نصیب میں بھلائی لکھ دے جہاں بھی ہو، پھر مجھے راضی رکھ، آپﷺ نے فرمایا پھر اپنی حاجت بیان کرے۔[بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارة، ۲/ ۹۴۴، سنن ابوداود، ۱/ ۲۱۵، باب الاستخارہ، سنن ترمذی: ۱/ ۱۰۹، باب فی صلاة الاستخارة: سنن ابن ماجه: ص ۹۸، باب ماجاء فی صلاة الاستخارة]

☆ الحاصل:۔ صحیح بخاری، سنن ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ کی مذکورہ بالا حدیث کی روشنی میں ثابت ہوگیا کہ اِستخارہ کی نماز دو رکعت ہے۔

نماز حاجت کی رکعتوں کا بیان

جب کسی بندہ کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ دو رکعت نماز ادا کرے اور دعا مانگے۔

سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں عبداللہ بن ابواوفی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا :

"قال رسول اللهﷺ من کانت له إلی الله حاجة أو إلی أحد من بنی آدم فلیتوضأ ولیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی الله ولیصل علی

النبیﷺ ثم لیقل "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیمُ الْكَرِیمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ أَسْأَلُکَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِی ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًا إِلَّا قَضَیْتَهَا یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ "

یعنی نبیﷺ نے فرمایا کہ جس کسی کو اللہ کی طرف کوئی حاجت ہو یا لوگوں میں سے کسی سے کوئی کام ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور نبیﷺ پر درود بھیجے اور درج ذیل دعا پڑھے :

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیمُ الْكَرِیمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ أَسْأَلُکَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِی ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًا إِلَّا قَضَیْتَهَا یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ"

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگی والا ہے پاک ہے اللہ اور عرش عظیم کا مالک ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے (اے اللہ) میں تجھ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جو تیری رحمت اور تیری بخشش کا سبب ہیں اور میں ہر نیکی میں آسانی مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے تمام گناہ بخش دے میرے غموں کو دور فرما دے کیے اور میری ہر حاجت جو تیری رضا کے مطابق ہو پوری فرما دے، اے تمام مہربانوں سے بڑھ کر مہربانی فرمانے والے۔

[سنن ترمذی: ۱/ ۱۰۸، ۱۰۹، باب فی صلاة الحاجة: سنن ابن ماجه: ص ۹۸، ۹۹ باب ماجاء فی صلاة الحاجة]

☆ الحاصل:۔ درج بالا حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نمازِ حاجت دو رکعت ہے۔

نماز توبہ کی رکعتوں کا بیان

اگر کوئی بندہ اپنے گناہوں سے تائب ہونا چاہے تو توبہ سے قبل دو رکعت نماز ادا کرے۔

سنن ابوداؤد اور ابن ماجہ میں اسما بن حکم فزاری سے مروی انہوں نے حضرت علی سے سنا انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے ابوبکر نے بیان کیا اور ابوبکر نے سچ فرمایا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا:

”ما من عبد يذنب ذنبا فيحسن الطهور ثم يقوم فيصلي ركعتين ثم يستغفر اللّٰه إلا غفر اللّٰه له ثم قرأ هذه الآية (والذين إذا فعلوا فاحشة أو ظلموا أنفسهم ذكروا اللّٰه)إلى آخر الآية“

یعنی کوئی شخص ایسا نہیں جس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرے اس کے بعد بارگاہ الٰہی میں توبہ و استغفار کرے، اور اس پر اللہ تعالیٰ اسے معاف نہ فرمائے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ...إِلَى آخِرِ الْآيَةِ) (اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اَڑ نہ جائیں۔

[سنن ابوداود، ۱/۲۱۳،باب في الاستغفار:سنن ابن ماجه:ص ۱۰۰ ،باب ماجاء فى ان الصلوٰة كفارة]

☆ الحاصل:۔حدیث بالا سے ثابت ہوا کہ نمازِ توبہ دو رکعت ادا کرنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆

رکعاتِ نماز کا ثبوت فقہ حنفی کی روشنی میں

فرض نمازوں کی رکعات کا اجمالی بیان

ہر مسلمان عاقل بالغ مقیم پر ایک دن میں سترہ ۱۷ رکعت نماز فرض ہے۔ اور مسافر پر گیارہ رکعت فرض ہے۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب بدائع الصنائع میں ہے

”وأما عدد ركعات هذه الصلوات فالمصلي لا يخلو إما أن يكون مقيما وإما أن يكون مسافرا فإن كان مقيما فعدد ركعاتها سبعة عشر ركعتان ، وأربع ، وأربع وثلاث ، وأربع ، عرفنا ذلك بفعل النبى ﷺ وقوله: (صلوا كما رأيتمونى أصلى) وهذا لأنه ليس فى كتاب اللّٰه عدد ركعات هذه الصلوات فكانت نصوص الكتاب العزيز مجملة فى حق المقدار . ثم زال الإجمال ببيان النبى ﷺ قولا وفعلا كما فى نصوص الزكاة والعشر والحج وغير ذلك وإن كان مسافرا فعدد ركعاتها فى حقه إحدى عشرة عندنا: ركعتان ، وركعتان ، وركعتان ، وثلاث وركعتان“

اور رہی ان نمازوں کی رکعتوں کی تعداد تو نمازی یا تو مقیم ہوگا یا مسافر اگر مقیم ہے تو ان نمازوں کی رکعتوں کی تعداد سترہ (۱۷) ہے۔ دو رکعت (نماز فجر) چار (نماز ظہر) چار (نماز عصر) تین (مغرب) چار (عشا) ہم نے اس کو پہچانا نبی کریم ﷺ کے فعل مبارک اور قول مبارک تم نماز پڑھو جیسا مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھو، اور یہ اس لیے کہ کتاب اللہ میں ان نمازوں کی رکعتوں کی

تعداد نہیں ہے پس آیات کریمہ نمازوں کی مقدار کے سلسلے میں مجمل ہیں پھر نبی کریم ﷺ کے قولاً و فعلاً بیان سے اجمال دور ہو گیا اور اگر مسافر ہے تو نماز کی رکعتوں کی تعداد مسافر نمازی کے حق میں ہمارے نزدیک گیارہ رکعت ہیں دو (فجر) میں دو (ظہر) میں دو (عصر) میں تین (مغرب) میں دو (عشاء) میں۔

[بدائع الصنائع، للكاسانى، ۱/۲۵۷ كتاب الصلوٰة]

فقہ حنفی میں نماز پنجگانہ کی فرض رکعات کا تفصیلی بیان

نماز فجر کی فرض رکعات

مراقی الفلاح میں ہے ”فيعتقد افتراض ركعتى الفجر“

یعنی پس فجر کی دو رکعتوں کے فرض ہونے کا اعتقاد رکھے۔[۱/۱۲۶]

مبسوط سرخسی میں حضرت عبداللہ ابن عباس کے حوالے سے ہے

”صلاة الفجر ركعتان“ یعنی فجر کی (فرض) نماز دو رکعت ہے۔[۱/۲۳۵]

☆ بالجملہ: فجر کی فرض نماز دو رکعت ہے۔

ظہر کی فرض رکعات

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے ”يصلى سنة الظهر أربعا ثم الفرض أربعا“

(ظہر کی چار سنتیں ادا کرے پھر چار فرض)[۱/۲۰۰ ،باب الوتر والنوافل]

مبسوط للشیبانی میں ہے ”الظهر أربع ركعات“

(ظہر (نماز فرض) چار رکعت ہے)[۱/۳۶۹ ،باب صلاة الجمعة]

محیط برہانی میں ہے

”مقيم صلى الظهر أربعاً“ (مقیم ظہر کی (فرض) نماز چار رکعت پڑھے)

[۲/۱۲۴ نوع فى بيان اجتماع حكم السفر والاقامة]

☆ الحاصل: نماز ظہر کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

نماز عصر کی فرض رکعات

جوہرہ نیرہ میں ہے

”يصلى أربع ركعات ينوى بها الظهر والعصر والعشاء ؛ لأن هذه الصلوات الثلاث عددها متفق“

(چار رکعت نماز ادا کرے اور اس میں ظہر اور عصر اور عشاء کی نیت کرے اس لئے کہ بالاتفاق ان تینوں نمازوں کی رکعات کی تعداد ایک ہے (یعنی ظہر بھی چار رکعت ہے عصر اور عشاء بھی چار چار رکعت ہے)[الجوهرة النيرة،باب قضاء الفوائت، ۱/۹۶]

حاشیہ طحطاوی میں ہے

”بعث عزير فقيل له كم لبثت قال لبثت يوما فرأى الشمس فقال أو بعض يوم فقيل له إنك لبثت مائة عام ميتا ثم بعثت فصلى أربع ركعات فصارت العصر“

حضرت عزیر زندہ ہوئے تو ان سے کہا گیا کہ کتنے دن ٹھہرے انہوں نے کہا ایک دن یا کچھ کم تو ان سے کہا گیا کہ تم سو سال موت کی حالت میں ٹھہرے پھر میں نے زندہ کیا تو حضرت عزیر نے چار رکعت نماز ادا کی تو (یہ نماز) نماز عصر ہوگئی)

[حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، كتاب الصلاة ص ۱۷۱]

☆ الحاصل: عصر کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

نماز مغرب کی فرض رکعات

شرح فتح القدیر میں حضرت عبداللہ ابن عمر کے حوالے سے ہے کہ

"فصلی المغرب ثلاث رکعات" (یعنی انہوں نے مغرب کی نماز تین رکعت پڑھائی)[شرح فتح القدیر ۴۹۱/۲،کتاب الحج]

حاشیہ طحطاوی میں ہے

"غفر لداود عند المغرب فقام فصلی أربع رکعات فجهد فی الثالثة.... فصارت المغرب ثلاثا"

(حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ مغرب کے وقت قبول ہُوئی تو آپ چار رکعتیں پڑھنے کھڑے ہوئے تھک کر تیسری پر بیٹھ گئے، پس مغرب کی نماز تین رکعت ہوگئی)[کتاب الصلاۃ ص ۱۷۱]

☆ الحاصل: نماز مغرب کے فرض تین رکعات ہیں۔

نماز عشاء کی فرض رکعات

بحر الرائق میں ہے

" أنه علیه الصلاة والسلام کان یصلی أربع رکعات فرض العشاء "

(نبی کریم ﷺ عشاء کے فرض چار رکعت ادا فرماتے تھے)[۹۴/۲،باب الوتر والنوافل]

جوہرہ نیرہ میں ہے

"یصلی أربع رکعات ینوی بها الظهر والعصر والعشاء ؛ لأن هذه الصلوات الثلاث عددها متفق"

(چار رکعت نماز ادا کرے اور اس میں ظہر اور عصر اور عشاء کی نیت کرے اس لئے کہ

بالاتفاق ان تینوں نمازوں کی رکعات کی تعداد ایک ہے (یعنی ظہر بھی چار رکعت ہے عصر اور عشاء بھی چار چار رکعت ہے)[الجوهرة النیرة،باب قضاء الفوائت، ۹۶/۱]

☆ الحاصل: عشاء کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

جمعہ کی فرض رکعات

مبسوط شیبانی میں ہے

"الجمعة إنما هی رکعتان" (نماز جمعہ (فرض) دو رکعت ہے)

[مبسوط للشیبانی، ۳۶۹/۱،باب صلاة الجمعة]

فتاوی عالمگیری میں ہے "صلاة الجمعة رکعتان"

(جمعہ کی (فرض) نماز دو رکعت ہے)[باب فی صلاۃالجمعة، ۱۴۹/۱]

بدائع الصنائع میں حضرت عبداللہ ابن عمر کے حوالے سے ہے

"صلاة الجمعة رکعتان" (جمعہ کی (فرض) نماز دو رکعت ہے)

[بدائع الصنائع، ۲۵۸/۱،کتاب الصلاة]

☆ الحاصل:۔ جمعہ کی فرض نماز دو رکعت ہے۔

قصر نماز کی رکعات کا بیان

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے

"فعندنا فرض المسافر فی الرباعیة رکعتان"

(ہمارے نزدیک چار رکعت ولی نماز میں مسافر کی فرض نماز دو رکعت ہے)

[تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ۲۱۰/۱:باب صلاۃالمسافر]

فتاوی عالمگیری میں ہے

"فرض المسافر فی الرباعیة رکعتان ، کذا فی الهدایة"

(مسافر پر چار رکعت والی نماز میں دو رکعت فرض ہے)[۱۳۹/۱،باب فی صلاۃالمسافر]

مبسوط شیبانی میں ہے

"یصلی الفجر رکعتین مثل صلاة المقیم ویقصر الظهر فیصلی رکعتین ویقصر العصر فیصلی رکعتین ویصلی المغرب صلاة المقیم ویقصر العشاء فیصلی رکعتین و یصلی الوتر ثلاث رکعات صلاة المقیم"

(یعنی (مسافر نمازی) مقیم کی نماز کی طرح فجر کی دو رکعات ادا کرے گا اور ظہر میں قصر کرے گا پس دو رکعت نماز ادا کرے گا اور عصر میں قصر کرے گا دو رکعت ادا کرے گا اور مغرب کی نماز مقیم کی نماز کی طرح ادا کرے گا اور عشاء میں قصر کرے گا دو رکعت پڑھے گا اور وتر مقیم کی نماز کے مثل تین رکعت ہی ادا کرے گا)[۲۸۹/۱ باب صلاة المسافر]

☆ یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ مذکورہ حکم فقط ظہر عصر اور عشاء کی فرض نماز کا ہے بقیہ نمازیں جیسے فجر اور مغرب کے فرض اور وتر اور جملہ سنن ونوافل کی مکمل رکعات ادا کرنی ہیں ان میں قصر نہیں ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے

"لا قصر فی الفجر والمغرب" (فجر اور مغرب میں قصر نہیں ہے)

اور اسی میں ہے "وکذا لا قصر فی السنن والتطوعات" (اور یوں ہی سنن ونوافل میں بھی قصر نہیں ہے)[فصل فی صلاة المسافر، ۲۶۰/۱]

فتاوی قاضی خاں میں ہے " لا یرخص له فی ترک السنن ولا فی قصرها"[۲۰۳/۱،باب صلاۃالمسافر]

بحر الرائق میں ہے "لا قصر فی الوتر والسنن" (وتر اور سنتوں میں قصر نہیں)

اور ہے : " والمختار أنه إن کان حال أمن وقرار یأتی بها ؛ لأنها شرعت مکملات والمسافر إلیه محتاج ، وإن کان حال خوف لا یأتی بها ؛ لأنه ترک بعذر" (اور مختار یہ ہے کہ اگر مسافر مامون ومطمئن ہو تو سنن ونوافل ادا کرے اس لئے کہ وہ فرائض کی تکمیل کے لئے ہی مشروع ہیں اور مسافر اس بات کا محتاج ہے اور اگر خوف ہو تو نہ ادا کرے اس لئے کہ اس کا چھوڑنا عذر کے سبب ہے)

اسی میں ہے

"لا قصر فی الفرض الثنائی والثلاثی" (دو رکعت والی اور تین رکعت والی فرض نماز میں قصر نہیں ہے)[۲۲۹/۲ : ۲۳۰ :باب صلاة المسافر]

☆ الحاصل: چار رکعت والی نماز میں قصر دو رکعت ہے۔

واجب نمازوں کی رکعات کا بیان فقہ حنفی میں

نماز وتر کی رکعات کا بیان

بدائع الصنائع میں ہے "

قال أصحابنا الوتر ثلاث رکعات بتسلیمة واحدة "

(ہمارے اصحاب نے فرمایا کہ وتر تین رکعت ہیں ایک سلام سے)

[۶۰۹/۱،کتاب الصلاة،صلاة الوتر]

فتاوی عالمگیری میں ہے

"الوتر ثلاث رکعات"[۱۱۱/۱،فصل فی صلاۃالوتر]

تحفۃ الفقہاء لسمرقندی میں ہے ”فعندنا الوتر ثلاث رکعات بتسلیمة واحدة“

(ہمارے نزدیک وتر تین رکعت ہیں ایک سلام سے)[۱/۲۰۲، باب صلاۃ الوتر]

☆ بالجملہ:۔ وتر کی نماز تین رکعت ہے۔

نماز عیدین کی رکعتوں کا بیان

فتح القدیر میں ہے ”یصلی الإمام بالناس رکعتین“

(امام لوگوں کو (عید کی نماز) دو رکعت پڑھائے)[۳/۲۰۵، باب صلاۃ العیدین]

فتاوی عالمگیری میں ہے ”یصل الامام رکعتین‘

‘(امام دو رکعت نماز پڑھائے)[۱/۱۵۰، باب فی صلاۃ العیدین]

بحر الرائق میں ہے ”اما کونھار کعتین فمتفق علیه“

(نماز عید کا دو رکعت ہونا متفق علیہ ہے)[۲/۲۸۰، باب صلاۃ العیدین]

☆ الحاصل:۔ عید الفطر اور عید اضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے۔

سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ نمازوں کا

اجمالی بیان

سنن مؤکدہ نمازوں کی رکعات کا بیان

فتاوی عالمگیری میں ہے :

”سن قبل الفجر وبعد الظهر والمغرب والعشاء رکعتان وقبل الظهر والجمعة وبعدها أربع كذا فى المتون“

یعنی فجر سے پہلے ظہر کے بعد اور مغرب اور عشاء کے بعد دو رکعت نماز سنت ہے اور ظہر اور جمعہ سے پہلے اور اس کے بعد چار رکعت نماز سنت ہے ایسا ہی متون میں ہے۔

[فتاوی عالمگیری، ۱/۱۱۲، باب فی النوافل]

فتاوی نوازل میں ہے :

”سنن الرواتب ان یصلی قبل صلاة الفجر رکعتین واربعا قبل الظهر ورکعتین بعدها ورکعتین بعدالمغرب ورکعتین بعدالعشاء“

یعنی سنن مؤکدہ یہ کہ فجر سے پہلے دو رکعت پڑھے اور ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھے اور دو رکعت مغرب اور دو رکعت عشاء کے بعد پڑھے۔

[فتاوی نوازل لسمرقندی، ۹۶، فصل فی النوافل]

☆ الحاصل: نماز فجر کے فرض سے پہلے دو رکعت ظہر کی نماز فرض سے پہلے چار رکعت مغرب کے فرض کے بعد دو رکعت عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

سنن غیر مؤکدہ نمازوں کی رکعات کا بیان

فتاوی نوازل میں ہے :

”واما الاربع قبل العصر فحسن والاربع قبل العشاء مستحب“

یعنی عصر سے پہلے چار رکعت نماز مستحسن اور عشاء سے پہلے چار رکعت نماز مستحب ہے۔

[فتاوی نوازل، ۹۷، فصل فی النوافل]

فتاوی عالمگیری میں ہے :

”وندب الأربع قبل العصر والعشاء وبعدها والست بعد المغرب كذا فى الكنز وخير محمد رحمه الله تعالى بين الأربع والركعتين قبل العصر

وبعد العشاء والأفضل الأربع فى كليهما هكذا فى الكافى“

یعنی عصر اور عشاء سے پہلے چار رکعت اور عشاء کے بعد چار رکعت اور چھ رکعت مغرب کے بعد مستحب ہیں ایسا ہی کنز میں ہے امام محمد علیہ الرحمہ نے عشاء سے پہلے چار رکعت اور دو رکعت کے درمیان اختیار دیا ہے البتہ عشاء اور عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرنا افضل ہے ایسا ہی کافی میں ہے۔[فتاوی عالمگیری، ۱/۱۱۲، باب فی النوافل]

☆ الحاصل: نماز عصر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعت عشاء سے پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

نماز پنجگانہ کی سنن مؤکدہ رکعتوں کا بیان

فجر کی سنت مؤکدہ رکعات

محیط برہانی میں ہے ”التطوع قبل الفجر رکعتان“

یعنی فجر سے پہلے دو رکعت سنت ہیں۔[۲/۱۶۰]

”السنة رکعتان قبل الفجر“ (فجر سے پہلے دو رکعت سنت ہیں)

[الهدایه شرح بدایة المبتدی، جلد ۱ جزء ۲، ص ۳۵، باب النوافل]

نور الایضاح میں ہے ”سن سنة مؤکدة رکعتان قبل الفجر“

یعنی فجر سے پہلے دو رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں۔[۱۲۹، فصل فی النوافل]

☆ بالجملہ: فجر کے فرض سے قبل دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

قبل ظہر سنت مؤکدہ رکعات کا بیان

محیط برہانی میں ہے ”التطوع قبل الظهر أربع رکعات“

یعنی ظہر سے چار رکعت سنت ہیں۔[محیط برہانی، ۲/۱۶۰]

ہدایہ میں ہے

”السنة ....اربع قبل الظهر“ (ظہر سے پہلے چار رکعت سنت ہیں)

[الهدایه شرح بدایة المبتدی، جلد ۱ جزء ۲، ص ۳۵، باب النوافل]

بحر الرائق میں ہے: ”الأصح أن الأربع قبل الظهر آكدا“

(زیادہ صحیح یہ ہے کہ قبل ظہر چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں۔

[۲/۸۶، باب الوتر والنوافل]

الحاصل:۔ ظہر کے فرض سے پہلے چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

ظہر کے بعد کی سنت مؤکدہ رکعات

محیط برہانی میں ہے ’بعد الظهر رکعتان“ (ظہر کے بعد دو رکعتیں ہیں)[۲/۱۶۰]

درر الحکام شرح غرر الاحکام میں ہے

”صرح جماعة استحباب أربع بعد الظهر“

(ایک جماعت نے ظہر کے بعد چار رکعت کے مستحب ہونے کی تصریح کی ہے)[۲/۱۵ ۱۶، باب الوتر والنوافل]

شرح فتح القدیر میں ہے ”فنقول صرح جماعة من المشايخ أنه يستحب أربع بعد الظهر لحديث رووه وهو أنه صلى الله عليه وسلم قال من صلى أربعا قبل

الظهر وأربعا بعدها حرمه الله على النار رواه أبو داود والترمذي والنسائي"

(ہم کہتے ہیں کہ مشائخ کی ایک جماعت نے ظہر کے بعد چار رکعت کے مستحب ہونے کی صراحت فرمائی ہے اس حدیث کے مطابق جسے انہوں نے روایت کیا ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار رکعت نماز پڑھی اللہ تعالیٰ نے اس کو جہنم پر حرام فرمادیا)[شرح فتح القدیر، ۱/۴۶۰باب النوافل]

☆ بالجملہ:۔ظہر کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے اور دو رکعت نفل ہے۔

مغرب کے بعد کی سنت مؤکدہ رکعات

امدادالفتاح شرح نورالایضاح میں ہے"سن سنة مؤكدة ركعتان بعدالمغرب"

(مغرب کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ ہیں)[۴۲۶،فصل فی بیان النوافل]

محیط برہانی میں ہے

"التطوع بعد المغرب ركعتان"(مغرب کے بعد دو رکعت سنت ہیں)[۱۶۰/۲]

ہدایہ میں ہے

"السنة ركعتان بعدالمغرب"(مغرب کے بعد دو رکعت نماز سنت ہے)

[الهدايه شرح بداية المبتدى، جلد ۱ جزء ۲، ص ۳۵، باب النوافل]

☆ الحاصل:۔مغرب کی فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

بعد عشاء سنت مؤکدہ و نفل رکعات

محیط برہانی میں ہے

"والتطوع بعدها ركعتان ...وإن تطوع بأربع بعدها، فهو أفضل"

(عشاء کے بعد دو رکعت سنت ہیں اور اگر چار رکعت ادا کریں تو افضل ہے)

[۱۶۱/۲،فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده]

ہدایہ شرح بدایہ میں ہے"ذكر فيه ركعتين بعد العشاء وفي غيره ذكر الأربع فلهذا خير إلا أن الأربع أفضل خصوصا عند أبي حنيفة"

(سنن مؤکدہ سے متعلق حدیث میں عشاء کے بعد دو رکعت کا ذکر ہے اور اس کے علاوہ احادیث میں چار رکعت کا ذکر کیا گیا ہے اسی لیے اختیار ہے مگر چار افضل ہے خصوصاً امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ کے نزدیک)[جلد ۱ جزء ۲، ص ۳۶، باب النوافل]

☆ بالجملہ:۔نماز عشاء کی فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ اور دو رکعت نماز نفل ہے۔

قبل جمعہ سنت مؤکدہ رکعات کا بیان

محیط برہانی میں ہے"التطوع قبل الجمعة أربع ركعات"

(جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت ہیں)[۱۶۲/۲]

امدادالفتاح شرح نورالایضاح میں ہے

"سن سنة مؤكدة اربع كعات قبل الجمعة"

(جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں)[ص ۴۲۷،فصل فی بیان النوافل]

☆ الحاصل:۔جمعہ کی فرض نماز سے قبل چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

بعد(فرض) جمعہ سنت مؤکدہ و غیر مؤکدہ رکعتوں کا بیان

مبسوط سرخسی میں ہے'التطوع بعد الجمعة أربع'

'(جمعہ کے بعد چار رکعت سنت ہیں)[۲۸۷/۱]

جوہرہ نیرہ میں ہے"يتطوع بعد الجمعة بأربع ركعات"(جمعہ کے بعد چار رکعات سنت ادا کرے)[۱۳۲/۱،باب صلاة الجمعة]

☆ الحاصل:۔جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

☆☆☆☆☆

نماز پنجگانہ کی سنن غیر مؤکدہ رکعات کا بیان

قبل نماز عصر غیر مؤکدہ سنت رکعات

محیط برہانی میں ہے""قبل العصر، فإن تطوع بأربع ركعات فحسن"

(عصر سے پہلے اگر چار رکعات نفل (سنت غیر مؤکدہ) ادا کرے تو اچھا ہے)[۱۶۰/۲]

فتاوی نوازل میں ہے'الاربع قبل العصر فحسن"

(عصر کی (فرض) نماز سے پہلے چار رکعت مستحسن ہے)[۹۷،فصل فی النوافل]

مجمع الانہر میں ہے

"وندب أي حبب الأربع قبل العصر أو ركعتان لاختلاف الآثار

والأخبار لكن أفضلية الأربع أظهر"

(آثار و اخبار کے مختلف ہونے کے سبب عصر سے پہلے چار رکعت یا دو رکعت مستحب ہے لیکن چار رکعت کی افضلیت زیادہ ظاہر ہے)[۱۹۵/۱،باب الوتر والنوافل]

☆ بالجملہ: نماز عصر سے پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ ہے۔

عشاء سے قبل سنت غیر مؤکدہ رکعات

محیط برہانی میں ہے

"التطوع قبل العشاء، فإن تطوع قبلها بأربع ركعات فحسن"

(عشاء سے پہلے چار رکعات ادا کرنا بہتر ہے)[التطوع قبل الفرض وبعده، ۱۶۱/۲]

فتاوی نوازل میں ہے"الاربع قبل العشاء مستحب"

(عشاء سے پہلے چار رکعت مستحب ہے)[۹۷،فصل فی النوافل]

امدادالفتاح شرح نورالایضاح میں ہے"يستحب ان يصلى قبل العشاء اربعا"

(عشاء سے پہلے چار رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے)[۴۲۸،فصل فی بیان النوافل]

☆ الحاصل:۔عشاء سے پہلے چار رکعت نماز مستحب و مستحسن ہے۔

بعد(فرض) جمعہ سنت غیر مؤکدہ رکعات

جوہرہ نیرہ میں ہے"بعدها بست يصلي أربعا ثم ركعتين"

(جمعہ کے بعد چھ رکعات (سنت ہیں) چار پھر دو)[۱۳۲/۱،باب صلاة الجمعة]

☆ اس عبارت میں جمعہ کے فرض کے بعد چھ رکعت کا ذکر ہے جس میں چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں اور دو رکعت سنت غیر مؤکدہ۔

محیط برہانی میں ہے

''قال شمس الأئمة الحلوانی الأفضل أن یصلی أربعاً ثم رکعتین''

(شمس الأئمۃ حلوانی نے کہا کہ افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار رکعت ادا کرے پھر دو رکعت)(۲/۱۶۲)

☆اس عبارت میں بھی چار رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت سنت غیر مؤکدہ کا ذکر ہے۔

حاشیہ طحطاوی میں ہے ''یصلی اربعاقبل الجمعة وستابعدها''

(جمعہ سے قبل چار رکعت اور اس کے بعد چھ رکعت ادا کرے)[کتاب الصلاۃ، ۳۸۹]

اس عبارت میں بھی بعد جمعہ چار رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت غیر مؤکدہ کا ذکر ہے۔

☆ الحاصل:۔جمعہ کی فرض نماز کے بعد چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے اور دو رکعت سنت غیر مؤکدہ ہے۔

نماز پنجگانہ کی نفل رکعات کا بیان

ظہر کے بعد کی نفل رکعتوں کا بیان

امداد الفتاح شرح نور الایضاح میں ہے ''یندب بعد الظهر اربع رکعات''

(ظہر کے بعد چار رکعت نماز مستحب ہے)[فصل فی بیان النوافل۔ص:۴۲۶]

☆ مذکورہ عبارت میں ظہر کے فرض کے بعد دو رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ کے علاوہ دو رکعت نماز نفل کا ذکر ہے جن کا ادا کرنا مستحب ہے۔

بحر الرائق میں ہے ''لم یذکر المصنف من المندوبات الأربع بعد الظهر وصرح باستحبابها جماعة من المشایخ''

(مصنف نے ظہر کے بعد چار رکعات کا ذکر مندوبات میں نہیں کیا حالانکہ مشائخ کی جماعت نے اس کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی ہے)[۲/۸۹:باب الوتر والنوافل]

☆ اس عبارت میں بھی دو رکعت سنت مؤکدہ کے ساتھ دو رکعت نفل پڑھنے کو مستحب قرار دیا گیا ہے۔

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے

''یستحب أن یصلی بعد الظهر أربعا''

(ظہر کے بعد چار رکعت نماز ادا کرنا مستحب ہے)[۱/۷۲: کتاب الصلاۃ]

با لجملہ: ظہر کی سنت بعد یہ کے بعد دو رکعت نماز نفل ہے۔

عشاء کے بعد کی نفل رکعتوں کا بیان

عنایہ شرح ہدایہ میں ہے ''یصلی رکعتین بعد العشاء فی قول أبی یوسف ومحمد ، وأما علی قول أبی حنیفة فالأفضل أن یصلی أربعا''

(عشاء کے بعد دو رکعت نماز پڑھے ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک چار رکعت پڑھنا افضل ہے)[۲/۱۹۷:باب النوافل]

☆ مذکورہ عبارت میں امام اعظم سے عشاء کی دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ اور دو رکعت ادا کرنے کی افضلیت ثابت ہے۔

اللباب فی شرح الکتاب میں ہے

''ذکر فیه رکعتین بعد العشاء وفی غیره ذکر الأربع، فلهذا خیر إلا أن الأربع أفضل''(اس میں عشاء کے بعد دو رکعت کا ذکر ہے اور اس کے علاوہ کتب میں چار کا ذکر ہے اسی لئے نمازی کو اختیار ہے(کہ دو پڑھے یا رچار)مگر چار رکعت افضل ہے)

[۱/۴۵:باب النوافل]

☆ اس عبارت سے بھی یہی ظاہر ہے کہ عشاء کے بعد چار رکعت ادا کرنا افضل ہے یعنی دو رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت نماز نفل۔

☆ الحاصل:عشاء کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ کے بعد دو رکعت نفل نماز ہے۔

وتر کے بعد کی نفل رکعات

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

''کان یفعله ﷺ من صلاۃ رکعتین بعد الوتر''

(نبی کریم ﷺ دو رکعتیں وتر کے بعد ادا فرماتے تھے)

[۴۰۳،فصل فی صلاۃالنفل جالساً]

امام محمد بن حسن شیبانی کی کتاب ''الحجة علی اهل المدینة''میں ہے

''رکعتین بعد الوتر''(دو رکعت وتر کے بعد ہیں)[الحجة: ۱/۱۹۶]

☆ بالجملہ:۔وتر کے بعد دو رکعت نماز نفل ہے۔

مختلف نفل و مستحب نمازوں کی رکعتوں کا بیان فقہ حنفی کی روشنی میں

تراویح کی رکعتوں کا بیان

ملتقی الابحر میں ہے

''التراویح سنة مؤکدة ... بجماعة عشرون رکعة بعشر تسلیمات''

(تراویح بیس رکعت با جماعت دس سلاموں سے سنت مؤکدہ ہے)

[۱/۲۳،باب الوتر والنوافل] مبسوط سرخسی میں ہے

''فی اتفاق الصحابة رضوان الله علیهم علی تقدیر التراویح بعشرین رکعة''

(صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اتفاق سے تراویح کی مقدار بیس رکعت ہے)[۱/۲۸۵،]

کنز الدقائق میں ہے ''سن فی رمضان عشرون رکعة بعشر تسلیمات''

(تراویح رمضان میں بیس رکعت دس سلام سے سنت ہیں)[ص ۱۹،فصل فی التراویح]

☆ الحاصل:۔نماز تراویح کی بیس رکعات ہیں۔

نماز اشراق کی رکعات کا بیان

امداد الفتاح شرح نور الایضاح میں ہے ''عن أنس قال قال رسول الله ﷺ من صلی الفجر فی جماعة ثم قعد یذکر الله تعالی حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت له کأجر حجة وعمرة تامةتامة ''

(حضرت انس سے مروی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر سورج طلوع ہونے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لیے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ہے)[۱۸۶،باب المسحتب من اوقات الصلاۃ]

حاشیہ طحطاوی میں ہے

''قوله (ثم قعد یذکر اللّٰه تعالی)أفاد العلامة القاری فی شرح الحصن الحصین أن القعود لیس بشرط وإنما المدارعلی الاشتغال بالذکر هذا الوقت قوله(ثم صلی رکعتین)ویقال لهمارکعتا الإشراق وهما غیر سنة الضحی''

(مصنف کے قول''پھر(نماز فجر کے بعد)اللہ کے ذکر کے لیے بیٹھے''(سے متعلق

)علامہ قاری نے حصن حصین کی شرح میں افادہ کیا کہ بیٹھنا شرط نہیں ہے بلکہ اس وقت ذکر میں مشغول ہونے پر مدار ہے اوران کے قول ''کہ پھر دورکعت نماز پڑھے'' کہا گیا ہے کہ یہ اشراق کی دورکعتیں ہیں جونماز چاشت سنت کے علاوہ ہیں)[کتاب الصلاۃ، ص ۱۸۱]

☆ الحاصل :۔اشراق کی نماز دورکعت ہے۔

نماز چاشت کی رکعات کابیان:۔

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

''فی الدر عن المنية أقلها ركعتان وأكثرها اثنتا عشرة''

(درمیں منیہ کے حوالے سے ہے کہ نماز چاشت کی کم از دورکعت ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ)[فصل فی تحیۃ المسجد، ۳۹۵]

فتاوی عالمگیری میں ہے ''أقلها ركعتان وأكثرها ثنتا عشرة ركعة''

(نماز چاشت کی کم از دورکعت ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ)[۱/۱۱۲،باب فی النوافل]

بحرالرائق میں ہے ''أقلها ركعتان وأكثرها ثنتا عشرة ركعة''

(نماز چاشت کی کم از دورکعت ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ)[۲/۹۰،باب الوتر والنوافل]

☆ الحاصل :۔نماز چاشت کی دورکعت سے بارہ رکعات تک ہیں۔

نماز اوابین کی رکعات

منحۃ الخالق علی بحرالرائق میں ہے ''فی المفتاح وندب ست ركعات بعد المغرب يعني غير سنة المغرب''

(مفتاح میں ہے کہ مغرب کے بعد مغرب کی سنتوں کے علاوہ چھ رکعات نماز مستحب

ہے)[۲/۸۹،باب الوتر والنوافل]

مبسوط سرخسی میں ہے ''وإن تطوع بعد المغرب بست ركعات فهو أفضل''

(اور اگر مغرب کے بعد چھ رکعت نفل ادا کرے تو وہ افضل ہے)[۱/۲۸۶]

مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر میں ہے

''والست بعد المغرب تسمى صلاة الأوابين''(چھ رکعت نماز مغرب کے بعد ہے نام رکھا گیا اس اوابین کی نماز)[۱/۱۹۵،باب الوتر والنوافل]

☆ الحاصل :۔نماز اوابین کی چھ رکعات ہیں۔

نماز تہجد کی رکعات

ردالمحتار میں ہے ''أقل التهجد ركعتان وأوسطه أربع وأكثره ثمان''

(نماز تہجد کم سے کم دورکعت اور اوسط درجہ تہجد کا چار رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہیں)[۲/۴۶۸،باب الوتر والنوافل]

حلبی کبیری میں ہے

''منتهى تهجده عليه الصلاة والسلام ثماني ركعتاو اقله ركعتان''

(نبی کریم ﷺ کی تہجد کی نماز زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت ہے اور کم از کم دورکعت ہے)

[غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی المعروف بہ حلبی کبیری،ص ۳۳۹،فصل فی النوافل]

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

''دورکعت نفل صبح طلوع ہونے سے پہلے پڑھ لے تہجد ہو گیا اقل درجہ تہجد کا یہ ہے اور سنت سے آٹھ رکعت مروی ہے اور مشائخ کرام سے بارہ'' [فتاوی رضویہ قدیم،۳/۴۷۱]

☆ بالجملہ :۔نماز تہجد کی دورکعت سے بارہ رکعات تک ہیں۔

تحیۃ الوضو کی رکعات کابیان

بحرالرائق میں ہے ''ومن المندوبات ركعتان عقيب الوضوء''

(اور مستحب نمازوں میں سے دورکعت وضو کے بعد ہیں)[۲/۹۱،باب الوتر والنوافل]

فتاوی عالمگیری میں ہے ''ركعتان عقيب الوضوء''

(وضو کے بعد دورکعت نماز ہے)[۱/۱۱۲،باب فی النوافل]

امداد الفتاح شرح نور الایضاح میں ہے ''ندب ركعتان بعدالوضوء''

(وضو کے بعد دورکعت مستحب ہیں)[ص ۴۳۸،فصل فی تحیۃ المسجد]

☆ بالجملہ :۔تحیۃ الوضوء کی نماز دورکعات ہیں۔

تحیۃ المسجد کی رکعات کاذکر

بحرالرائق شرح کنزالدقائق میں ہے

''ومن المندوبات تحية المسجد...وصرح في الخلاصة باستحبابها وأنها ركعتان''

(تحیۃ المسجد مستحب نمازوں میں سے ہے اور خلاصہ میں اس کے استحباب کی صراحت کی ہے اور یہ کہ وہ دورکعت نماز ہے)[۲/۹۱،باب الوتر والنوافل]

فتاوی عالمگیری میں ہے ''تحية المسجد وهي ركعتان''

(تحیۃ المسجد دورکعت نماز ہے)[۱/۱۱۲،باب فی النوافل]

دررالحکام شرح غرر الاحکام میں ہے ''وهي ركعتان قبل القعود''

(تحیۃ المسجد دورکعت نماز ہے بیٹھنے سے قبل)[۲/۲۲]

☆ الحاصل :۔تحیۃ المسجد دورکعت نماز ہے۔

صلاۃ التسبیح کی رکعات

فتاوی عالمگیری میں ہے:

''صلاة التسبيح فذكرها في الملتقط يكبر ويقرأ الثناء ثم يقول سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر خمس عشرة مرة ثم يتعوذ ويقرأ فاتحة الكتاب وسورة ثم يقرأ هذه الكلمات عشرا وفي الركوع عشرا وفي القيام عشرا وفي كل سجدة عشرا وبين السجدتين عشرا ويتمها أربع ركعات''

(صلاۃ التسبیح ملتقط میں صلاۃ التسبیح کا ذکر کیا کہ تکبیر کہے اور ثنا پڑھے پھر مذکورہ تسبیح پندرہ مرتبہ پڑھے پھر استعاذہ پڑھے اور سورہ فاتحہ اور ایک سورۃ پھر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے اور رکوع میں یہی کلمات دس مرتبہ پڑھے اور رکوع سے اٹھنے کے بعد قیام میں دس مرتبہ پڑھے اور دونوں سجدوں میں دس دس مرتبہ پڑھے اور دونوں سجدوں کے درمیان دس مرتبہ پڑھے اور اسی طرح چار رکعات پوری کرے)[۱/۱۱۲،۱۱۳،باب فی النوافل]

منحۃ الخالق علی بحرالرائق میں ہے:

''والمختار منهما أن يكبر ويقرأ سبحانك اللهم إلخ ثم يقول ''سبحان الله والحمد لله ولا إله إلاالله والله أكبر'' خمس عشرة مرة ثم يقرأ الفاتحة وسورة مثل سورة (والضحى) ثم يقول سبحان الله إلخ عشر مرات ثم يركع ويقول سبحان ربي العظيم ثلاثا ثم يقول سبحان الله عشرا ثم يرفع رأسه ويقول سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد ويقول سبحان الله إلخ عشر مرات ثم يكبر

ویسجد ویسبح ثلاثا ثم یقول سبحان اللّٰہ إلخ عشرا ثم یرفع رأسه ویکبر ویقعد ثم یقول سبحان اللّٰہ إلخ عشرا ثم یکبر ویسجد ویسبح ثلاثا ثم یقول سبحان اللّٰہ إلخ عشرا ثم یقوم ویفعل فی الثانیة مثل الأولی یصلی أربع رکعات بتسلیمة واحدة وبقعدتین"

(دونوں روایتوں میں سے مختار یہ ہے کہ تکبیر کہے اور ثنا پڑھے پھر پندرہ مرتبہ " سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا إله إلا اللّٰہ واللّٰہ أکبر " کہے پھر سورہ فاتحہ پڑھے اور سورہ ضحی کے مثل کوئی سورۃ پڑھے پھر دس مرتبہ یہی کلمات کہے پھر رکوع کرے اور تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہے پھر دس مرتبہ مذکورہ تسبیح کہے پھر رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہے پھر دس مرتبہ یہی کلمات کہے پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے سجدہ میں سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ کہے پھر دس مرتبہ یہی کلمات کہے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر تکبیر کہے اور جلسہ میں یہی کلمات دس مرتبہ کہے پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے اور سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ کہے پھر یہی کلمات دس مرتبہ کہے پھر کھڑا ہو جاء اور دوسری رکعت میں پہلی رکعت ک مثل کرے اس طرح ایک سلام اور دو قعدوں سے چار رکعت ادا کرے)[باب مایفسد الصلاۃ، ۲/۵۲، ۵۳]

☆ بالجملہ:۔ صلاۃ التسبیح کی چار رکعات نماز ہے۔

سورج گرہن اور چاند گرہن کی رکعتوں کا بیان

فتاوی نوازل میں ہے "اذا انکسفت الشمس صلی الامام بالناس رکعتین"

(جب سورج گرہن ہو تو امام لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے)[ص ۱۱۸]

فتاوی عالمگیری میں ہے

"یصلون رکعتین فی خسوف القمر وحدانا هکذا فی محیط السرخسی"

(لوگ چاند گرہن کی نماز دو رکعت فرداً فرداً ادا کریں گے ایسا ہی محیط سرخسی میں ہے)

[باب فی صلاۃ الکسوف، ۱/۱۵۳]

☆ بالجملہ:۔ سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز دو رکعت ہے۔

نماز استسقاء کی رکعتوں کا بیان

بدائع الصنائع میں ہے

"فظاهر الروایة عن أبی حنیفة أنه قال لا صلاة فی الاستسقاء، وإنما فیه الدعاء وأراد بقوله لا صلاة فی الاستسقاء الصلاة بجماعة أی لا صلاة فیه بجماعة..وإن صلوا وحدانا فلا بأس به وهذا مذهب أبی حنیفة، وقال محمد: صلی الإمام أو نائبه فی الاستسقاء رکعتین بجماعة کما فی الجمعة"

(ظاہر روایت ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ ہے انہوں نے فرمایا کہ استسقاء نماز نہیں بلکہ دعا ہے اور ان کے قول "لا صلاۃ فی الاستسقاء" سے مراد یہ ہے کہ نماز استسقاء میں جماعت نہیں..اگر تنہا پڑھیں تو کوئی حرج نہیں اور یہ ابوحنیفہ کا مذہب ہے اور امام محمد نے فرمایا کہ امام یا نائب امام استسقاء میں جمعہ کی مثل دو رکعت نماز پڑھائے)[۱/۶۳۱، باب صلاۃ الاستسقاء]

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"قال أبو حنیفة رحمه اللّٰہ تعالی لیس فی الاستسقاء صلاة مسنونة فی جماعة، کذا فی الهدایة،... وإن صلوا وحدانا فلا بأس به، کذا فی الذخیرة...وقالا یخرج الإمام ویصلی بهم رکعتین یجهر فیهما بالقراء ة"

(ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ نماز استسقاء میں جماعت مسنون نہیں ہے ایسا ہی ہدایہ میں ہے اور اگر تنہا تنہا پڑھیں تو کوئی حرج نہیں ایسا ہی ذخیرہ میں ہے اور صاحبین نے کہا کہ امام نکلے اور لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے اور ان دونوں رکعتوں میں قراءت بالجہر کرے)[باب فی الاستسقاء، ۱/۱۵۳]

☆ بالجملہ:۔ استسقاء کی دو رکعتیں ہیں۔

نماز استخارہ کی رکعات

فتاوی عالمگیری میں ہے "صلاۃ الاستخارۃ وهی رکعتان"

(نماز استخارہ دو رکعتیں ہیں)[۱/۱۱۲، باب فی النوافل]

درمختار میں ہے "ومنها رکعتا الاستخارۃ"

(نفل نمازوں میں استخارہ کی دو رکعت ہے)[۲/۴۷۰]

☆ بالجملہ:۔ استخارہ کی دو رکعتیں ہیں۔

نماز حاجت کی رکعات کا بیان

بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے

"ومن المندوبات صلاۃ الحاجة وهی رکعتان"

(مستحب نمازوں میں نماز حاجت ہے اور وہ دو رکعت نماز ہے)[باب الوتر والنوافل، ۲/۹۲]

فتاوی عالمگیری میں ہے "صلاۃ الحاجة وهی رکعتان"

(نماز حاجت دو رکعت ہے)[۱/۱۱۲، باب فی النوافل]

☆ بالجملہ:۔ نماز حاجت دو رکعت نماز ہے۔

نماز توبہ کی رکعت

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

"صلاۃ الإستغفار لمعصیة وقعت منه لما عن علی عن أبی بکر الصدیق رضی اللّٰہ تعالی عنهما أن رسول اللّٰہ ﷺ قال ما من عبد یذنب ذنبا فیتوضأ ویحسن الوضوء ثم یصلی رکعتین فیستغفر اللّٰہ إلا غفر له کذا فی القهستانی"

(نماز توبہ گناہ کے لیے ہے جو اس سے واقع ہوا ہے جیسا کہ حضرت علی سے مروی وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرے اس کے بعد بارگاہ الٰہی میں توبہ و استغفار کرے، اور اس پر اللہ تعالی اسے معاف نہ فرمائے۔ ایسا ہی قہستانی میں ہے)[ص ۴۰۱، فصل فی تحیۃ المسجد]

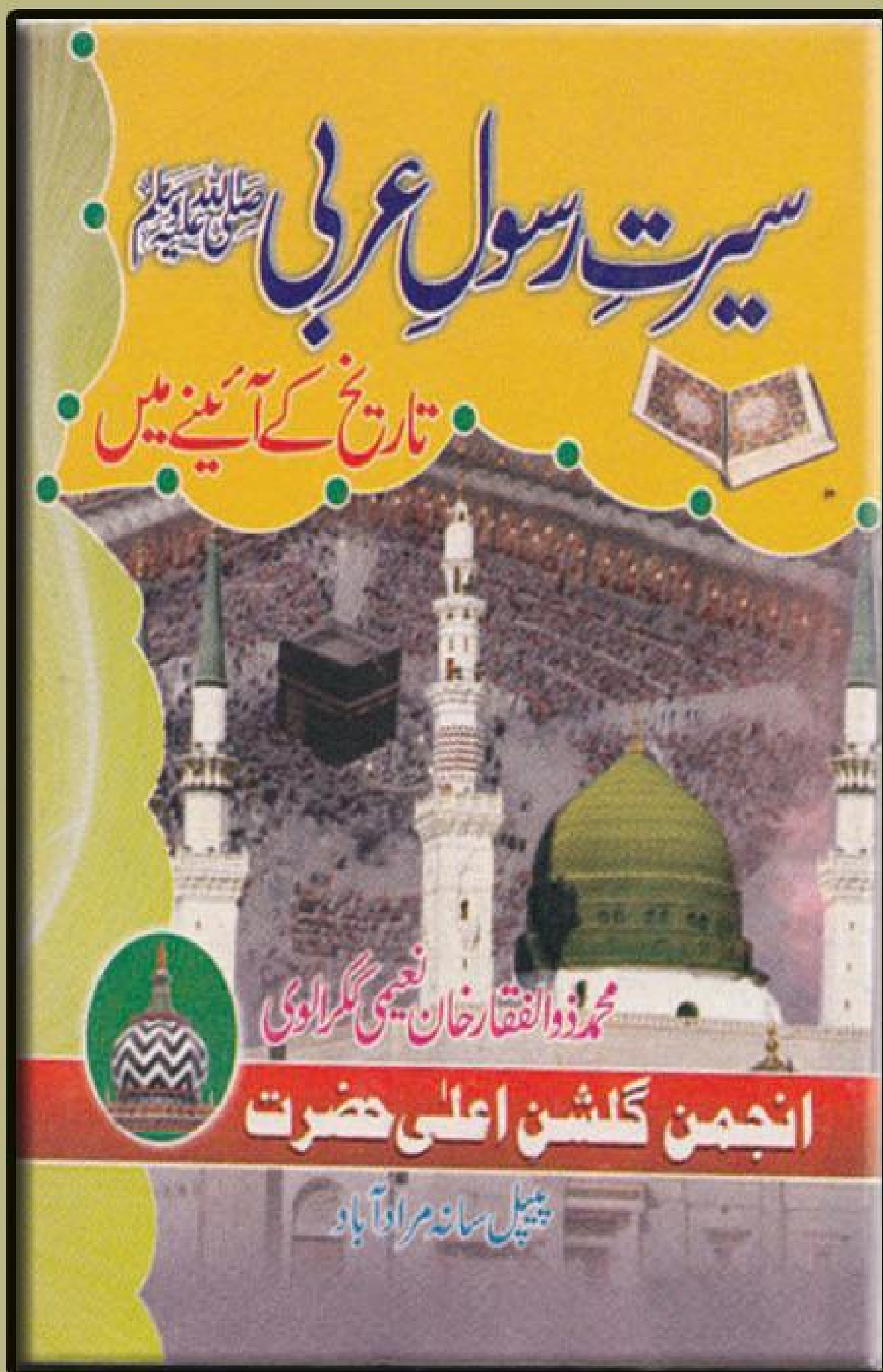
☆ الحاصل:۔ نماز توبہ و استغفار دو رکعت ہے۔

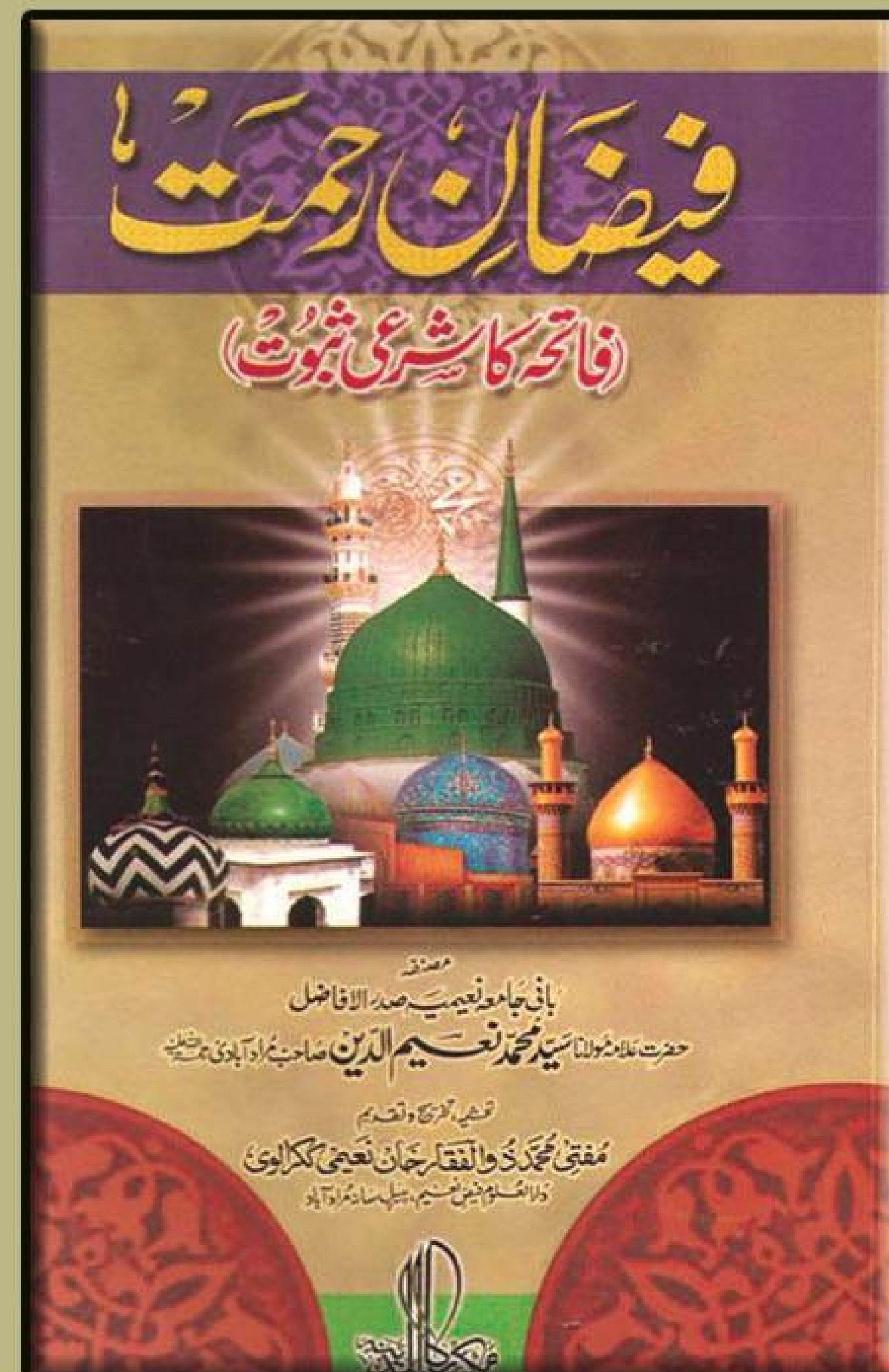
تمت الکتاب بعون الملک الوہاب

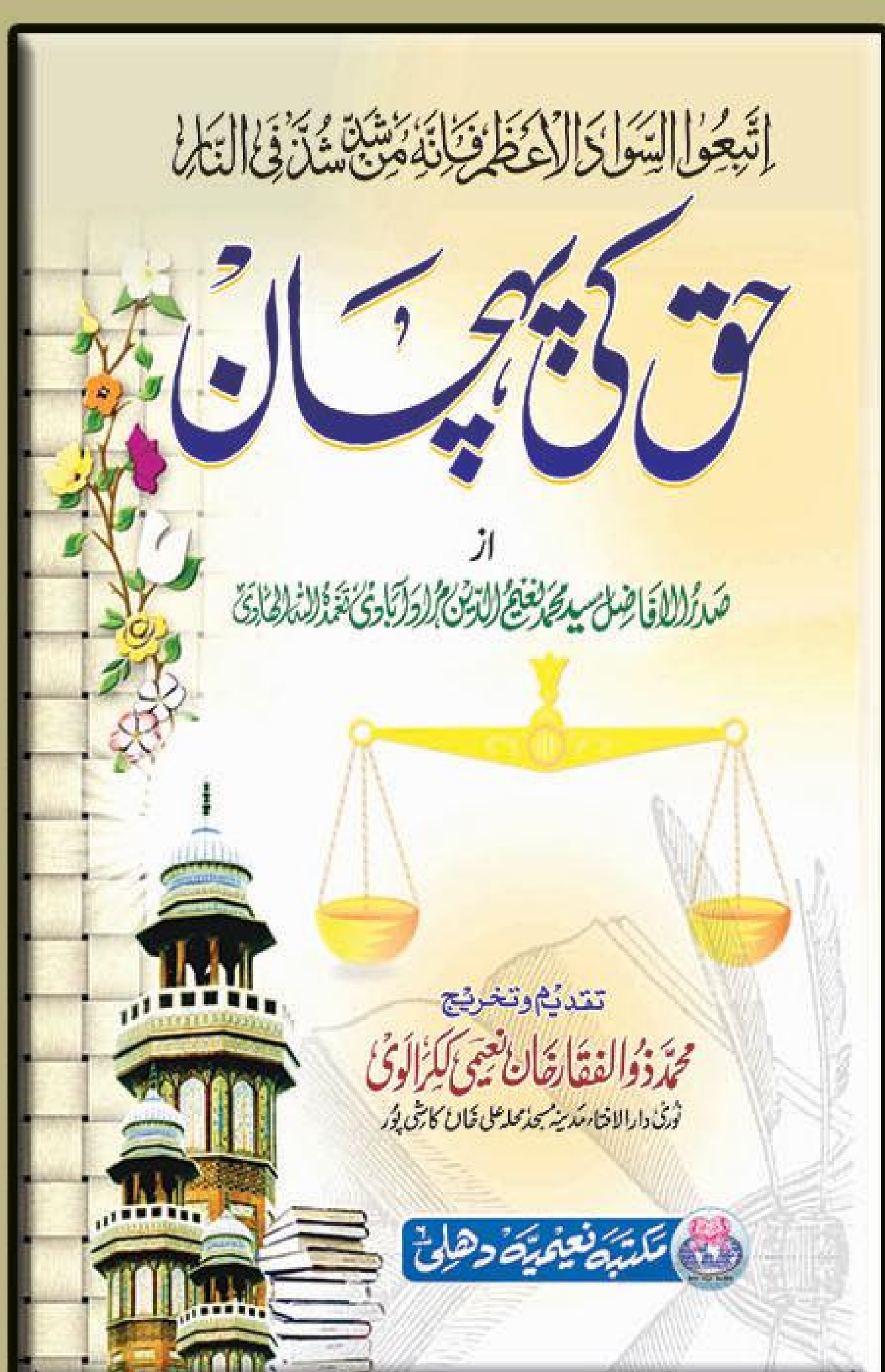
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ

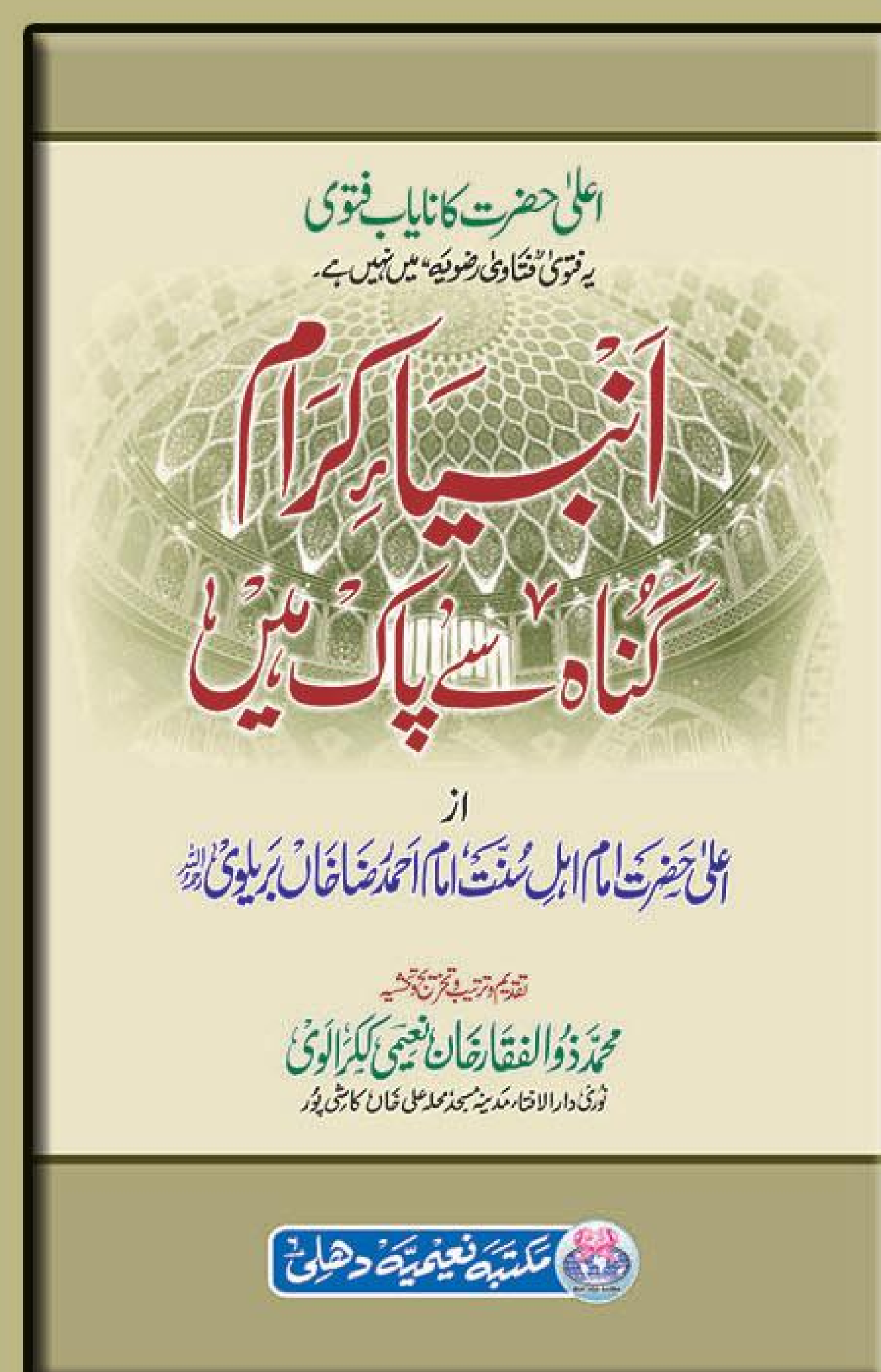
واصحابہ اجمعین

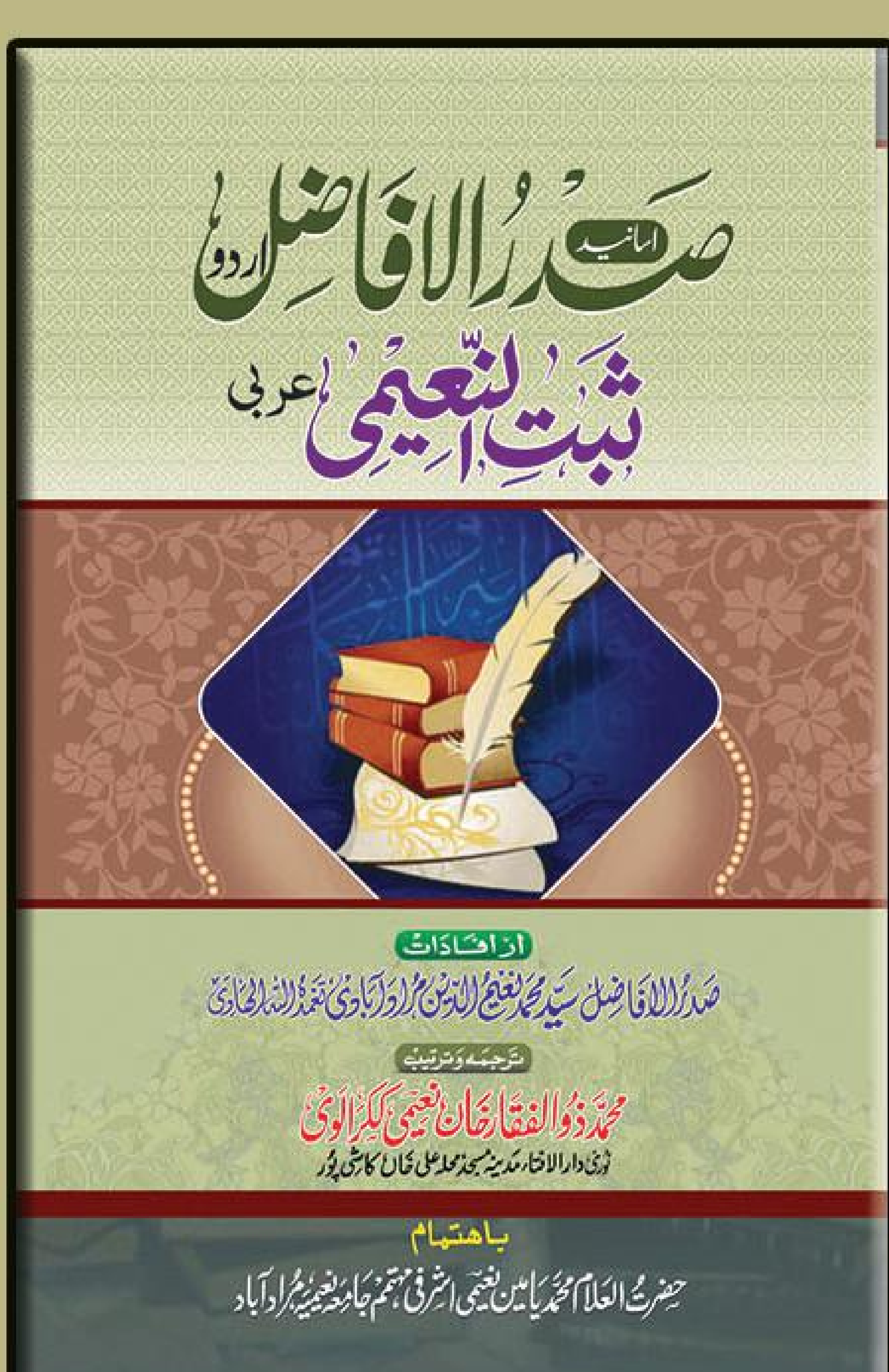
☆☆☆☆☆

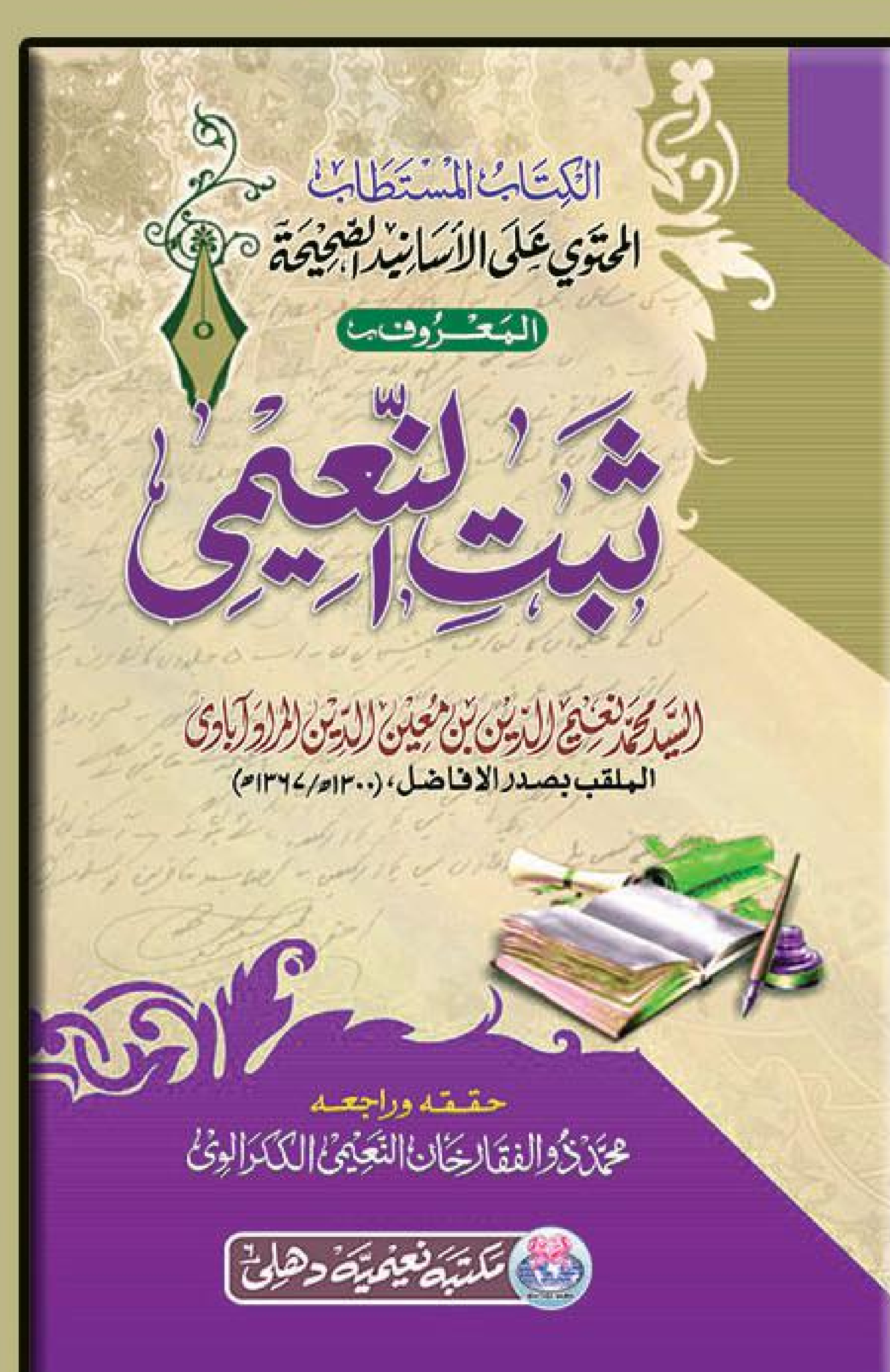

سیرتِ رسولِ عربی ﷺ
تاریخ کے آئینے میں
محمد ذوالفقار خان نعیمی ککراوی
انجمن گلشن اعلیٰ حضرت
پیپل سانہ مراد آباد


فیضانِ رحمت
(فاتحہ کا شرعی ثبوت)
بانی جامعہ نعیمیہ صدر الافاضل
مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککراوی


اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار
حق کی پہچان
از
تقدیم و تخریج
محمد ذوالفقار خان نعیمی ککراوی
مکتبہ نعیمیہ دھلی


اعلیٰ حضرت کا نایاب فتوی
انبیاءِ کرام
گناہ سے پاک ہیں
از
اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خاں بریلوی
محمد ذوالفقار خان نعیمی ککراوی
مکتبہ نعیمیہ دھلی


صدر الافاضل اردو
ثبت النعیمی عربی
از افادات
ترجمہ و ترتیب
محمد ذوالفقار خان نعیمی ککراوی
باہتمام


الكتاب المستطاب
المحتوي على الأسانيد الصحيحة
المعروف بـ
ثبت النعيمي
الملقب بصدر الافاضل
حققه وراجعه
محمد ذوالفقار خان النعيمي الككراوي
مکتبہ نعیمیہ دھلی